عقائد اہلسنت کا پاسبان
دوماہی
مجلّہ
کلمہ حق
پاکستان
جماعت اسلامی کے بارے میں شہزادہ اعلیٰ حضرت
حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کا نایاب فتویٰ
سوانح وہابیت کی تصویر
برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جبلپوری
سوانح وہابیت کی تصویر
برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق جبلپوری
مختصر روئیداد مناظرہ ملتان
کیا ابن تیمیہ کے عقائد کی شاہ ولی اللہ نے تصدیق کی ہے؟
مولانا مفتی محمد محبوب علی خان لکھنوی
دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچا چٹھا
مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات علامہ سید احمد قادری رضوی
نظریات صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)
حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی
وہابیوں کے تضادات قسط نمبر 6 میثم عباس رضوی
دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں۔ قسط نمبر 6
میثم عباس رضوی
مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی، مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی
کے فتویٰ کفر کی زد میں
میثم عباس رضوی

کتابی سلسلہ

عقائد اہلسنت کا پاسبان

کلمہ حق

دو ماہی مجلہ

تاریخ اشاعت

27 ستمبر 2011ء

شمارہ نمبر 7

مئی، جون 2011ء

بفیضان نظر

فرید الدہر، وحید العصر رضی اللہ عنہ، حجۃ الخلف، تاج المحققین سراج المدققین
شیخ الاسلام والمسلمین خاتمۃ الفقہاء والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین
برہان الفضلاء الصدرین، بحر العلوم، کاشف السر المکتوم، زین العرب والعجم
مفیض الکمالات الربانیہ علی العالم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت مفتی

امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی

علیہ رحمۃ اللہ

ایڈیٹر

عبد المصطفیٰ رضوی

نائب ایڈیٹر

غلام صدیق نقشبندی مجددی

بذریعہ خط و کتابت رابطے کے لیے پتہ P.O. BOX 7786 صدر کراچی

کلمہ حق حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر 0324-2311741

قیمت فی شمارہ 25 روپے

پاسبان اہل سنت وجماعت

(پاکستان)

جماعت اسلامی کے بارے میں

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند کا نایاب فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں وہابی، دیوبندی، مرکزی جماعت اسلامی کے عقائد کے اشخاص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ مفصل جواب بموجب شرع عنایت فرمائیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز تو اللہ کی ہے سب کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ ایسا کہنا کیا درست ہے۔ اگر نہیں تو ان لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ مذکورہ بالا عقائد کے حافظ کے پیچھے تراویح میں قرآن شریف سننا کیسا ہے؟

(عبدالخالق، بریلی)

جواب: کسی بدمذہب کو امام بنانا حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز، کوئی نماز ہو فرض یا نفل جو نماز اس کے پیچھے پڑھی گئی ہے اسے پھر پڑھنا لازم بدمذہب تو بدمذہب ہے کسی سنی صحیح العقیدہ فاسق معلن کو امام بنانے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا اور جو نماز فاسق معلن کے پیچھے پڑھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ فاسق کے امام بنانے سے بدمذہب کا امام بنانا اور بھی اشد ہے۔ "تبیین الحقائق" وغیرہ میں تصریح فرمائی۔

لو قدموا فاسقا یا ثمون۔

اگر فاسق کو مقدم کریں گے آگے بڑھائیں گے گنہگار ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ بتائی۔

لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قدو جب علیھم اھانتہ شرعاً۔

کہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے۔ (یہ حکم شرعی کا الٹ ہے خود سمجھو کہ حکم شرعی کیا ہے) حدیث میں ہے:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذالک العرش۔

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تبارک تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی لرز جاتا ہے۔ درمختار میں ہے۔

کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا

جو نماز کراہت تحریم کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب۔

بھلا جس کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہ ہو کہ اس کی صحبت بد برا اثر کرے گی تو اسے امام بنانا کیسا؟

قرآن عظیم فرماتا ہے:

واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

علامہ عارف باللہ سیدی ملا احمد جیون قدس سرہٗ اس آیت شریفہ کے نیچے تحریر فرماتے ہیں۔

تفسیرات احمدیہ صفحہ ۲۲۶، مطبوعہ دہلی میں القوم الظالمین المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع۔ ''قوم الظالمین عام ہے، بدمذہب اور فاسق اور کافر کو اور ان سب کے ساتھ مجالست ممنوع ہے۔'' مبتدع (بدمذہب) کی تعظیم و توقیر کی نسبت حدیث شریف کا ارشاد ہے۔ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ جو کسی بدعتی وہابی دیوبندی مودودی تبلیغی، قادیانی، رافضی، نیچری وغیرہ کی تعظیم کرے گا تو بہت ہی اشد خطرناک ہے اس سے میل جول ہی پُر خطر ہے واجب الحذر ہے۔ قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ...... بدمذہب سے نرمی برتنے اس کا اکرام کرنے اس سے بکشادہ روئی ملنے پر حدیث میں ارشاد فرمایا۔ من الان لہ او اکرامہ او بقیہ ببشر فقد استخف بما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...... جو اسے جھڑکے جو اس کی اہانت کرے اس کے لیے حدیث میں ہے: من انتھر صاحب بدعۃ ملأ اللہ قلبہ امنا و ایمانا۔ اسے کو مژدہ ہے کہ خدا اس کے دل کو امن اور ایمان سے پُر فرما دے گا۔ من اھان صاحب بدعۃ امنہ اللہ یوم الفزع الاکبر۔ اسے قیامت کے دن امان ملنے کی خوشخبری ہے کہ اہوال قیامت سے مامون ہوگا۔ بدمذہبوں کو حدیث میں دوزخیوں کا کتا فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے اصحاب البدع کلاب اھل النار۔ مبتدع دوزخیوں کے کتے ہیں۔ بدمذہب کو امام بنانا کیسا ہے اس کا حکم تو بغض و اہانت ہے، مسجد سے روکنا اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے تو حکومت سے چارہ جوئی کرنا اسے مسجد سے رکوانا بلکہ ممکن ہو تو شہر بدر کرانا، یہ احکام ہیں۔ درمختار میں ہے۔ یمنع منہ کل موذ و لو بلسانہ۔ تو جو ایسا ہے جسے مسجد میں آنے سے روکنے کا حکم ہوا ہے جسے شہر بدر کرانے کا حکم ہے۔ اگر یہ ممکن ہے تو اسے امام بنانا کیسی اوندھی مت کی الٹی بات از قبیل واہیات ہے۔ مبتدع جو اپنی بدعت کی طرف داعی ہو جو اپنی بدمذہبی کا پرچار کرتا ہو اس سے

احتراز کافر سے احتراز سے بھی زیادہ اوکد ہے اس کا ضرر اس کے ضرر سے اشد ہے۔ امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

اما المبتدع خفی صحبتہ خطر لسرایۃ الدعوۃ والعدی شرمھا الیہ فالمبتدع مستحق للھجو والمقاطعۃ۔

اسی میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

المبتدع الذی یدعوا الیٰ بدعۃ فانکانت البدعۃ بحیث یکفربھا فامرہ اشد من الذی لانہ لا یقرہ بجزیہ ولا یسامح یعقود ذمۃ والعان مما لا یکفربھا وامرہ بینہ و بین اللہ احف من الکافر لا محالۃ لکن الامر فی الانکار علیہ اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقد واکفرہ فلا یلتفتون الی قولہ اذلا یدعی لنفسہ الاسلام و اعتقاد الحق وامام المبتدع الذی یدعوالی البدعۃ و یزعم ان مادعا اللّٰہ حق فھو سبب لغوایۃ الخلق فشرہ متعدیا لاستحبات فی اظہار لغضبہ و معاذاتہ والانقطاع عنہ و تحقیرہ والتشنیع علیہ بید عنہ و تنفیر الناس عنہ اشد۔

اور وہ بدمذہب بددین جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہو جیسے قادیانی اور رافضی اور وہابی وغیرہ اس کے پیچھے نماز باطل ایسی جیسے ایسوں کے لیے حدیث میں ارشاد ہے۔

لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم و اذا ماتوا فلا تشھد و ھم و لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم او کما قال علیہ الصلاۃ والسلام۔

ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلاۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عولا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین۔

وہابی کا دھرم ہے کہ وہی مومن و موحد ہے اس کے سوا جو ہے وہ کافر و مشرک ہے۔ حتیٰ کہ اللہ و رسول جل وعلی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کے دھرم پر مشرک اور مشرک گر اس اجمال کی تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدنا الوالد الماجد قدس سرہ العزیز کی تصانیف مبارکہ خصوصا رسالہ شریفہ'' الامن

والعلی'' جس کا دوسرا نام ہے ''اکمال الطامعه علی شرك سوسی بالامور العامه'' ملاحظہ کریں۔ وہابی دھرم کی پشتکیں ''کتاب التوحید''، ''تقویۃ الایمان''، ''بہشتی زیور''، ''اصلاح الرسوم'' اور وہابیہ کے اس بارے میں برساتی حشرات الارض کی طرح رسالے اور اب مودودی کی کتابیں دیکھئے۔ روز روشن کی طرح صاف صاف یہی نظر آئے گا کہ وہابی ہی مسلمان ہے اور سب مشرک ابوجہل اور وہ شرک میں برابر، آج کے مسلمانوں ہی پر یہ عنایت نہیں بلکہ تیرہ سو برس سے یہی حال ہے۔ مودودی نے اسی لیے اپنی جماعت کا نام اسلامی جماعت رکھا ہے۔ مودودی کی کتابوں میں وہی ''کتاب التوحید'' اور ''تقویت الایمانی'' شرک پھیلا ہوا ہے۔ مودودی کے نزدیک جاہلیت جسے وہ کفر جانتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد ہی میں اسلام میں گھس آئی اس کی کتابوں میں یہ ملے گا کہ گزشتہ تیرہ صدی کے مسلمان مشرک، بدعتی خوش عقیدہ جاہلیت خالصہ جاہلیت راہبہ، جاہلیت مشرکانہ کے پابند تھے۔ مودودی کے نزدیک دین اسلام صرف اسلامی نظام کو عملاً نافذ کرنے کا نام ہے۔ مودودی کی ایک عبارت نمونہ کے لیے ملاحظہ کیجئے جس سے روشن ہے کہ سارے عالم کے لوگ جو اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، در حقیقت مشرک ہیں۔

تجدید احیاء دین صفحہ ۱۵، ۱۶ مطبوعہ رام پور ''ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارت نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔ دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت، وفات، ظہور وغیاب، کرامات وخوارق، اختیارات وتصرفات اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے تقربات کی کیفیات کے متعلق پوری میتھالوجی ہوگئی جو بت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے لگا کھا سکتی ہے۔ تیسری طرف توسل استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں، ان بزرگوں کے نام ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہوگئی جو اللہ کے ماننے والے مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم انسان کی رسائی سے دور ہے۔ اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے سب امور نیچے کے اہلکاروں ہی سے وابستہ ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ، آلہ، دیوتا، اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث وقطب، ابدال اولیاء، اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔ مردودی کی ''تنقیحات'' مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور کا صفحہ نمبر ۴۳ دیکھئے قوم مسلم پر خاص عنایات ملاحظہ فرمایئے۔

''آپ ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالیے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ نفاق اور بدعقیدگی کی کون سی قسم ایسی ہے جس کا انسان تصور کر سکتا ہے اور وہ مسلمانوں میں موجود نہ ہوں۔ اسلامی جماعت کے نظام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور اب تک جاہلیت کے عقائد پر جمے ہوئے ہیں اور وہ بھی ہیں جو اسلام کے اساسی اصولوں میں شک رکھتے ہیں اور شکوک کی علانیہ تبلیغ کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو علی الاعلان انکار کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو اسلامی عقائد اور شعار کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں، وہ بھی ہیں جو علانیہ مذہب اور مذہبیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں وہ بھی جو خدا اور رسول کی تعلیمات کے مقابلہ میں کفار سے حاصل کئے ہوئے تخیلات وافکار کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول ﷺ کے قانون پر جاہلیت کی رسوم یا کفار کے قانون کو مقدم رکھتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لیے شعائر اسلامی کی توہین کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو اپنے چھوٹے سے فائدہ کی خاطر اسلام کے مصالح کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں، وہ بھی ہیں جو اسلام کے مقابلے میں کفر کا ساتھ دیتے ہیں اسلام کے اغراض کے خلاف کفار کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ان کو اتنا بھی عزیز نہیں کہ اس کی خاطر وہ ایک بال برابر نقصان گوارہ کر سکیں، راسخ الایمان اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک نہایت قلیل جماعت کو چھوڑ کر اس قوم کی بہت بڑی اکثریت اس قسم کے منافق اور فاسد العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے۔''

مودودی کہتا ہے ''اسلام کی صورت کو تصوف کے ماننے والوں نے مسخ کر دیا ہے، اس تصوف کو مٹانا اتنا ہی ضروری ہے جیسا مغربی تہذیب جاہلیت جدیدہ کو مٹانا تصوف کو بے مٹے خدا کا دین قائم ہی نہیں ہو سکتا جو پیروں ولیوں کو مانتے ہیں سب کی دماغی حالت گھٹیا قسم کی ہوتی ہے صوفیوں کے احزاب اعمال اور اوراد و وظائف اسلام کے مخالف اور جاہلیت ہیں خانقاہی اسلام دین اسلام نہیں، سراسر جاہلیت راہبہ و مشرکانہ ہے۔

مودودی مسلمانوں کے اس نماز روزے کو قرآن خوانی کو عبادت ہی نہیں جانتا وہ کہتا ہے۔

''آپ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کھڑا ہونا، گھٹنوں پر ہاتھ ٹیکنا اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر سجدہ کرنا بس یہی چند افعال وحرکات بجائے خود عبادت ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے شوال کا چاند نکلنے تک روزانہ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کا نام عبادت ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کے

چند رکوع زبان سے پڑھ دینے کا نام عبادت ہے غرض آپ نے چند افعال کی ظاہری شکلوں کا نام عبادت رکھ چھوڑا ہے لیکن اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جس عبادت کے لیے آپ کو پیدا کیا ہے اور جس کا آپ کو حکم دیا ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے۔"

مودودی کے نزدیک یہ افعال، نماز، روزہ، قرآن خوانی عبادت نہیں، نہ ان کے لیے تمہیں خدا نے پیدا کیا ہے نہ اس کا حکم دیا، وہابی، قادیانی، رافضی، چکڑالوی سب ہی مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں۔ رافضی تو گنتی کے چند صحابہ کے سوا جب سے اب تک کے سارے کے سارے مسلمانوں کو کافر جانتا ہے۔ قادیانی ان سب کو جواسے نبی نہ مانے کافر بتاتا ہے، یونہی چکڑالوی بھی اور چکڑالوی تو پانچ نمازوں ہی کا منکر ہے صرف تین مانتا ہے۔ حدیث کا مطلق منکر ہے۔ حدیث پر عمل کو شرک ٹھہراتا ہے۔ گزشتہ تمام صدیوں کے علماء کو جاہل عجمی سازش میں پھنس کر احادیث کے غیر یقینی مجموعہ پر عمل کی تبلیغ کرنے والا بتاتا ہے۔ وہ کہتا ہے سنت کو بالکل ترک کر دینا چاہیے۔ مسلمانوں کے یہ گروہ اور ان کی یہ لڑائیاں سب اسی سنت کی رہین منت ہیں۔ گروہ وہابیہ اللہ عزوجل کو جھوٹ بولنے اور ہر عیب سے ملوث ہو سکنے پر قادر ٹھہراتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں طرح طرح کی کھلی کھلی گستاخیاں کرتا ہے۔ یونہی قادیانی انبیاء کی شان میں گستاخ ان کے معجزوں کو مسمریزم کہتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ خدا کی شان میں گستاخی کرے، رسولوں کی توہین کرے، قرآن کو نہ مانے یا اس کی نمایاں مثالیں کہے۔ قرآن میں کمی وبیشی کا قائل ہو، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو نبوت کا اہل نہ مانے مولیٰ علی کو اہل جانے، جبریل امین کو غلط کار بتائے کہ نبوت خدا نے بھیجی تھی مولیٰ علی کے لیے، جبریل نے غلطی کی دے گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، پانچوں نمازوں کا قائل نہ ہو تین ہی مانے بلکہ جو نماز روزے، قرآن خوانی کو عبادت ہی نہ جانے صرف کہہ دے کہ خدا نے جس عبادت کے لیے تمہیں پیدا کیا اور جس کا حکم دیا وہ اور ہی چیز ہے، تمہیں مسلمان ہی نہ جانے، کچھ بھی کرے کچھ بھی بکے، نماز ان سب کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کے لیے فرمائے۔ ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ رسول فرمائے ...... لا تجالسوھم۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ لا تواکلوھم ولا تشاربوھم۔ ان کے ساتھ کچھ کھاؤ پیو نہیں۔ ولا تناکحوھم۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ واذا مرضوا فلا تعودوھم۔ وہ بیمار پڑیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ واذا ماتوا فلا تشھدوھم۔ وہ مر جائیں تو ان کے جنازے پر مت جاؤ۔ ولا تصلوا علیھم۔ ان کی نماز جنازہ نہ

پڑھو۔ ولا تصلوا معھم۔ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اور یہ کہنے والا کہے نہیں جی نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے، نماز تو اللہ کی ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سوال کے اور سب نمبروں کا جواب اس میں آ گیا۔

سوال: معین امام کی بلا اجازت نماز پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: امام معین کی بلا اجازت امامت کی جرات نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: مذکورہ بالا عقائد کے لوگوں کی کمیٹی جلسہ وغیرہ میں جانا اور ان کی کتابیں پڑھنا ان کے مدرسہ میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا کیسا ہے؟ جوابات بموجب شرع شریف مع مہر ودستخط مرحمت فرمائیے۔

جواب: اس سوال کا جواب بھی واضح ہے۔ ایسوں کا وعظ سننا، ایسوں کی کتابیں پڑھنا بھی حرام ہے اور بچوں کو ان سے تعلیم دلوانا بھی حرام ہے۔

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے منقذ من الضلال سے یہاں کچھ نقل کر دینا مناسب فرماتے ہیں جو فلسفہ کی کتابوں اخوان الصفا وغیرہ کا مطالعہ کرے گا ان میں اسرار نبوت کلام صوفیاء کرام پائے گا۔

جو فلاسفہ نے اپنی تحریروں میں کیا ہے تو وہ قبول کرے گا ان کے دل میں فلاسفہ سے خوش عقیدگی پیدا ہو گی نتیجہ یہ نکلے گا کہ احکام شرع واحکام تصوف کو فلاسفہ آڑ بنا کر جن باطل مسائل کی تبلیغ کرتے ہیں آہستہ آہستہ اس کے دل میں اترتے رہیں گے اور یہ عقائد باطلہ کو قبول کرتا رہے گا اس لیے میں کہتا ہوں کہ عامہ اہل اسلام میں جو ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتے پایا جائے اسے فوری تنبیہ سختی سے باز رکھنے کی ضرورت ہے اور میں پہلے بتا چکا ہوں۔ جس طرح دریا کے پھسلنے کناروں سے ناسمجھ کو روکنا ضروری ہے جو تیرنا نہیں جانتا اسی طرح کم علم کو ایسی کتابوں سے بچانا ہم پر واجب ہے اور جس طرح بچوں کو سانپ چھونے سے روک دینا آپ ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح ایسے کلمات سننے سے کانوں کو بچانا، بلکہ جس طرح مداری ناسمجھ بچوں کے سامنے سانپ کو ہاتھ نہیں لگاتا کہ کہیں بچے اس کی ریس نہ کرنے لگیں اور بچوں کے سامنے خود بھی سانپ سے خوف کھاتا ہے اور بچوں کو خوف دلاتا ہے اسی طرح عالم مقتدا پر یہ فرض ہے کہ وہ عوام کے سامنے نہ خود ایسی کتابیں دیکھے نہ دیکھنے دے۔ ضرور ہے کہ ایسی کتابوں کے مکائد پر انہیں متنبہ کرتا رہے...... الخ

مختصراً اسی میں ایک اور جگہ اس سے اوپر فرمایا، تعجب خیز امر یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی سمجھ پر کامل اعتماد رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے علم وعقل سے حق وباطل میں تمیز وہدایت وگمراہی میں فرق کرسکتے ہیں تو اگر ہم ان باطل پرستوں کی تحریریں دیکھیں تو ہم پران کا کیا اثر ہوگا۔ یہ محض ان کا خیال خام ہے ایسے کم علموں اور ناواقفوں کو ہرگز اس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ بددین بدمذہب کی تحریر کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم......(فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ) (نوری کرن بریلی شمارہ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ضروری نوٹ: یہ مبارکہ فتاویٰ مصطفویہ میں شامل نہیں ہے۔

❖❖❖

سوافل وہابیت کی تصویر

۱۳۲۷ھ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی جبلپوری رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمام اہل سنت پر سلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ...... پیارے بھائیو!

مولیٰ عزوجل تم سب پر دونوں جہاں میں اپنی رحمتیں فرمائے اور ابلیس وخناس کے وسوسوں سے بچائے۔ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

واما ینزغنك من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ انہ ھوالسمیع العلیم۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر 200، پارہ 9)

ترجمہ: "اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی حرکت پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک اللہ ہی سنتا جانتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے قرآن عظیم میں بتوں کی مذمت تلاوت فرمائی۔ ملعون نے کافروں کو "الٹی" سوجھائی کہ انہوں نے معاذ اللہ بتوں کی تعریف کی۔ مسلمانو! اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد المائۃ الحاضرۃ صاحب الحجۃ القاہرہ دامت برکاتہم العالیہ کا ایک فتویٰ۔ اس کافر مرتد کے بارے میں جسے ممبر پر تعظیماً بٹھایا جائے اور وہ گستاخی وبے ادبی سے من گھڑت جھوٹی روایتیں پڑھے گنگوہی صاحب کے اوراق پریشان مسماۃ "فتاوے رشیدیہ" میں چھپا، جسے وہابیہ مخذولین نے معاذ اللہ مجلس میلاد مبارک سے انکار کا فتویٰ ٹھیرایا۔ اور امام اہلسنت کی طرف وہابیت منسوب کی اس کا تعجب نہ تھا۔ فرعون کافر نے بھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اپنا سا جان کر کافر کہا تھا۔

فعلت فعلتك التی فعلت و انت من الکفرین۔ (الشعراء، آیت نمبر 19، پارہ 19)

تعجب فتوے سے استناد کا ہے۔ بعینہ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک ملحد زندیق سے کہا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا؟ کہا، قرآن میں تو نمازیوں کو سزا ویل بتائی ہے۔ کہ جہنم میں ایک کواں ہے جس کے عذاب کی سختی سے دوزخ بھی پناہ مانگتی ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں ہے فویل اللمصلین ویل کا عذاب ہے نمازیوں کے لیے۔ اور اس اندھے بے ایمان نے یہ نہ دیکھا کہ قرآن مجید میں نماز کے تو جابجا تاکیدی احکام ہیں۔ یہاں معاذ اللہ نمازیوں کے لیے ویل نہ بتایا بلکہ یہ فرمایا ہے۔

فویل اللمصلین الذین ھم و عن صلوتھم ساھونo الذین ھم یراء ونo ویمنعون الماعونo (سورہ الماعون، آیت 4 تا 7، پارہ 30)

" ویل کا عذاب ہے ان نمازیوں کے لیے جو وقت گزار کر پڑھتے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور مانگے نہیں دیتے برتنے کی چیز۔"

تو ایسے نمازیوں کو ویل کا مستحق بتایا ہے جن میں یہ تین صفتیں ہوں۔

(۱) نماز کی پرواہ نہ ہو جب وقت قضا ہو جائے تو پڑھنے کو اٹھیں۔ (۲) وہ بھی اللہ کے لیے نہیں بلکہ دکھاوے کو۔ (۳) حد بھر کے بخیل۔

اسی طرح فتاویٰ رضویہ مبارکہ میں مجالس طیبہ میلاد اقدس کے فضائل و برکات سے دریا لہرا رہے ہیں۔ یہاں اُس مجلس کی نسبت فرمایا ہے۔ جس کے یہ تین حالات ہیں۔ (۱) منبر پر کہ اصل مسند حضور پُر نور سید عالم ﷺ ہے، ایک شرابی فاسق معلن کا فر مرتد کو بٹھایا جائے جو احکام شریعت سے مسخرہ پن کرتا ہے۔ (۲) وہ بھی جھوٹی افترائی روایتیں بکے۔ (۳) وہ بھی بے ادبی اور گستاخی کے ساتھ۔

مسلمانو! ایسے مجمع اور ایسے قاری کی نسبت وہ احکام ہیں۔ ان کو عام مجالس متبرکہ پر ڈھال لینا اور لعنۃ اللہ علی الکذبین سے اصلاً نہ ڈرنا۔ بعینہ ایسا ہی ہے یا نہیں کہ اُس اندھے ملعون زندیق نے کہا۔ قرآن مجید میں نمازیوں کے لیے ویل کا عذاب بتایا ہے لہٰذا نماز حرام ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی الظلمین و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فتاویٰ گنگوہی سے یہ نقل دو تحریروں نے لی۔ ایک کلکتہ والی، دوسری اسی ۲۷، اپریل یعنی ۲۵ رجب کی منڈے والی۔ پہلی نے فتویٰ مبارکہ نقل کر کے نوٹ میں حاشیہ دیا کہ "مبتعین مولوی احمد رضا خاں صاحب کو خوف کا مقام ہے کہ مجالس مروجہ ممنوعہ مبتدعہ ولادت کو خود اُن کے مقتدا حرام بلکہ کفر لکھتے ہیں۔

جس کی نو ایجادی کے ثمرات شاہ اربل سے آپ ہی تک مثل شیر مادر مرغوب ہوئے ہیں۔" یہ تحریر دیکھ کر خیال ہوا تھا کہ اگرچہ یہ نقل ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ اس کی اصل ہے مگر شاید یہ ناپاک حاشیہ اسی نقل کی خطا ہو۔ لیکن جب حصہ دوم (فتاویٰ) رشیدیہ منگا کر دیکھا معلوم ہوا کہ "اس کی اصل ہی میں خطا ہے۔" اسی پر یہ (گزشتہ) ملعون حاشیہ چڑھا ہے الحق۔ جس قوم کا خدا کم از کم کاذب بالامکان ہو۔ اُس کا کاذب بالفعل ہونا ہر فرض سے اہم فرض ہے ورنہ عابد و معبود مساوی ہو جائیں گے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس دوسری نئی نے اُس کذب ملعون میں کلکتہ والی کا ساتھ دیا اور یہ عناد صریح اور اضافہ کیا کہ اُس کے بڑے بھی مجلس میلاد مبارک کے منکر نہیں۔ ایسی ہی زوائد و مفاسد پر انکار رکھتے ہیں۔ اور نہ دیکھا کہ گنگوہی صاحب مختلف تحریروں میں رنگ برنگ کی بولیاں بولتے ہیں۔ اپنے فتاویٰ حصہ سوم صفحہ ۱۴۳ اور ۱۴۴ میں صاف صاف عام حکم اخیر دے گئے کہ "کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 248، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اردو بازار کراچی)

دوسری فتویٰ: مولیٰ عزوجل کی خصلت تحریف بتاتا ہے کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 13، پارہ نمبر 6) وہابیہ یہود کے پورے وارث ہیں تحریف میں ان سے کم نہیں۔ پہلے فتوے میں تحریف معنوی کی تھی کہ حکم کو کہیں سے کہیں لگا دیا۔ فتاویٰ گنگوہی میں ایک اور فتویٰ دو جے کے بارے میں بنام فتوائے اعلیٰ حضرت دام ظلہم الاقدس شائع ہوا۔ اس میں تحریف لفظی بھی کی۔ یہ فتویٰ مجموعہ گنگوہی (یعنی فتاویٰ رشیدیہ) حصہ اول صفحہ ۲۵۰ پر بحوالہ جلد چہارم فتاویٰ رضویہ کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۳۱۰ یوں نقل کیا۔ "تین برس کے بچے کی فاتحہ دو جے کی ہونا چاہیے یا سوم کی۔" الجواب: "شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن۔ باقی یہ تعین (۱) عرفی ہیں جب چاہیں کریں انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 145، 146 مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) قطع نظر اس سے کہ یہ فتویٰ جلد چہارم میں نہیں بلکہ فتاویٰ مبارکہ کی آٹھویں جلد صفحہ ۳۱۰ میں ہے اصل میں یوں تھا۔ "انہیں دنوں کی گنتی ضرور شرعی جاننا جہالت ہے

(۱) فتاویٰ مبارکہ میں لفظ تعین نہیں تعیین ہے 12

والله سبحنه و تعالیٰ اعلم۔" ایک مجہول شخص رام پور سے آیا۔ اور منافقانہ بنی بنا بعض استفتے کیے جن کا جواب اس جلد میں موجود تھا۔

دارالافتاء سے اُسے وہ جلد عطا ہوئی کہ نقل کرلے۔ اس نے یہ کارروائی کی کہ "جہالت ہے" کے بعد موٹے قلم سے کہ اس وقت اسے وہی ملا ہوگا، یہ لفظ بڑھا دیے "وبدعت"۔ سطر میں اس کی گنجائش نہ تھی لہٰذا وسطر کے نیچے اور بدعت سطر کے اوپر بین السطور میں بنایا کہ شکل تحریر یوں ہوگئی۔ "ضرور شرعی جانتا جہالت ہے والله سبحنه وتعالیٰ اعلم۔" یہ افترا کہ اس مجہول نے کیا چالاک گنگوہی فتاوٰی والا سمجھا کہ کام نہ دے گا کہ عرفی وتعیین کو شرعاً واجب جاننا ضرور بدعت ہے۔ پھر یہ عبارت کہ "جہالت ہے و بدعت" محض غلط ہے کہ ہندی جملہ پر فارسی عطف۔ جو عبارات اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی اعلیٰ مرتبہ فصاحت سے مطلع ہے فوراً اُسے سنتے ہی جان لے گا کہ یہ فتاوٰی مبارکہ کی عبارت نہیں لہٰذا اُس نے دو چالاکیاں کیں۔ لفظ شرعی کا گھٹا دینا اور ترکیب جملہ کا پلٹ دینا۔ اور عبارت یوں بنائی گئی۔ "کتنی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے۔" یعنی جاہل وہابیوں کے سمجھانے کو ہو جائے کہ ضروری اگرچہ شرعاً نہ جانے صرف عرفاً ہی مانے جب بھی بدعتی ہے۔ اور اسی پر اسے حاشیہ چڑھانے کی جرات ہوئی۔ کہ وہ ہمارے علمائے مانعین کی موافقت کرتے ہیں۔ نابینا صاحب کو یہ نہ سوجھا کہ فتوائے مبارکہ میں ان ایام اور ان کے غیر سب میں اجازت فرمائی ہے کہ یہ تعیین عرفی ہیں جب چاہیں کریں یعنی سوم کرو تو حرج نہیں اور قبل یا بعد تو حرج نہیں اور تعین کو بھی منع نہ فرمایا بلکہ صرف اُس کے ضروری جاننے کو۔ تو جہلائے مانعین کی موافقت کہاں ہوئی۔ اور منڈلے والے کی حماقت کہ "تیجہ، دسویں بیسویں چالیسویں کو بھی جہالت و بدعت فرماتے ہیں۔" کتنی صریح دروغ بافی وکذابی ہے مگر کذب تو گنگوہی چیلوں کے دھرم کا رکن اعظم ہے۔ والله لا یهدی القوم الظلمین۔

فقیر عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی جبل پوری غفرلہٗ

12 شعبان الخیر 1337 ہجری

❖❖❖

سوالف وہابیت کی تصویر

۱۳۳۷ھ

خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت علامہ عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی جبلپوری رضی اللہ عنہ

اللہ اکبر...... اسمٰعیل دہلوی وگنگوہی وتھانوی ونانوتوی صاحبان اور سارے کے سارے دیوبندی ووہابی نہ درپردہ بلکہ اعلانیہ کٹے مشرک نکلے۔

ایں یہ کیا...... یہ حضرات تو توحید بنانے کے لیے تمام رسولوں سے بگڑے۔ امام الطائفہ نے صاف لکھ دیا کہ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔" (تقویۃ الایمان مطبع صدیقی دہلی ۱۲۷۳ھ صفحہ ۳۱ صفحہ ۸) بھلا جو رسولوں کو نہ مانیں نہ ملائکہ کو نہ محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ اور ان کو ماننا نرا خبط بتائیں وہ اور شرک کریں۔ جی ہاں ع کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہیں۔ کتابیں موجود ہیں۔ دیکھ لیجئے اگر ان میں ایک ایک خود انہیں کے منہ پکا کھا مشرک نہ نکلے تو شکایت کیجئے ایک ایک کے کثیر شرک ہیں۔ رسالہ مبارکہ "کشف ضلال دیوبند" میں اسماعیل دہلوی صاحب کے ۳۶ شرک نانوتوی صاحب کے ۳۸ گنگوہی صاحب کے ۵۰ تھانوی صاحب کے ۵۱ شرک گنائے ہیں۔ اس کاغذ میں اُن کی کہاں گنجائش لہٰذا ہر ایک کا ایک ایک شرک سن لیجئے۔

اسماعیل دہلوی کا شرک:

صراط مستقیم مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۸۵ھ "اصحاب ایں مراتب عالیہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند ایشاں را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست۔" (ترجمہ) یعنی "یہ اولیاء مختار مطلق ہوتے ہیں کہ عالم میں جو چاہیں تصرف کریں انہیں یہ کہنا پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔" (صراط مستقیم، صفحہ 138 و 139، ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور) تقویت الایمان صفحہ ۸۔ "اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔" (تقویۃ الایمان، پہلا باب، صفحہ ۲۷،

مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور) [1] ”جو کسی اور کو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے...... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان، دوسرا باب، صفحہ ۳۱، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور) (۱) ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“ (تقویۃ الایمان، چھٹا باب، صفحہ ۶۸، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور) ”کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں“ (تقویۃ الایمان، پانچواں باب، صفحہ ۵۳، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

نانوتوی صاحب کا شرک

تحذیر الناس۔ ”معجزہ خاص ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت میں قبضہ میں رہتا ہے گہ و بیگاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔“ (تحذیر الناس، صفحہ 10، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) معلوم ہوا کہ معجزہ نبی کے اختیار میں ہوتا ہے نبی کو ہر وقت اس پر قدرت ہے۔ نبی بحکم الٰہی اپنی قدرت عطائیہ سے اُسے ظاہر فرماتا ہے جو اللہ عزوجل نے اُسے دی ہے۔

اب امام الطائفہ کی سنئے۔ ”منصب امامت“ رسالہ اسماعیل دہلوی منقولہ فتاوے گنگوہی (یعنی فتاوی رشیدیہ)۔ ”حق جل وعلا بقدرت کاملہ خود در عالم تصرفے عجیب بنا بر تصدیق مقبولے میسر باید نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در او ایجاد میسر باید او را با ظہار آں مامور بینماید۔“ (فتاوی رشیدیہ، صفحہ 102، مطبوعہ محمد علی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی) ہر کہ ایں عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد بیشک مشرک مردود ست وکافر مطرود۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ 103، مطبوعہ محمد علی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی) ”یعنی معجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کی تصدیق کے لیے عالم میں خود کوئی عجیب تصرف کر دیتا ہے نہ یہ کہ اس تصرف کی قدرت نبی کو دے اور اس کے اظہار کا حکم فرمائے۔ جو ایسا عقیدہ رکھے بیشک

---

[1] ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ مختار کل ہیں اس پر قدرے تفصیلی بحث فقیر نے اپنے رسالہ ”اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین“ میں کی۔

۱۴۲۷ ہجری

مشرک مردود اور کافر ملعون ہے۔“ (یعنی اگرچہ نانوتوی صاحب ہوں) گنگوہی صاحب نے جو اس پر مجنونانہ رجسٹری فرمائی اور نبی کو محض قلم رکھا فقط فرق اتنا کہ قلم لکھنے میں عاجز اور بے خبر دونوں ہے اور نبی معجزہ میں عاجز ہے لیکن بے خبر نہیں۔ معجزہ ہوتے ہوئے جان رہا ہے قبضہ کسی وقت بھی نہیں۔ نہ کہ ہر وقت اور یہ کہ ایسا ماننے والے کو جو اسماعیل دہلوی نے کافر ملعون کہا حق ہے۔ یہ اُن کے صفحہ ۳۱ سے دیکھئے اور ان امور کا پورا بیان کشف ضلال دیو بند میں۔

تھانوی صاحب کا شرک:

حاجی امداد اللہ صاحب کا رسالہ مجھ کیہ۔ ترجمہ شمائم امدادیہ ”عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل یعبادی الذین اسر فو علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (الزمر، آیت نمبر 53، پارہ 24) مرجع ضمیر متکلم کا آنحضرت ﷺ ہیں۔ یعنی اللہ عزوجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کہو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ تھانوی صاحب کا اس پر حاشیہ یہ ہے۔ قرینہ بھی اس معنی کا ہے آگے فرماتا ہے۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحمتی تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی۔“ (شمائم امدادیہ، صفحہ 71، مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ) تقویت الایمان

”کوئی نام عبد النبی رکھتا ہے...... کوئی غلام محی الدین، غرض جو کچھ ہندو بتوں سے کرتے یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کئے جاتے ہیں اور بیچ شرک میں گرفتار ہیں۔“ (تقویۃ الایمان، پہلا باب، صفحہ ۲۵، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور) ایک شخص کو نبی کا بندہ کہنے والا اسماعیلی فتوے سے سچا مشرک ہے اور اس کا دعویٰ مسلمانی جھوٹا۔ تھانوی صاحب جو تمام اولین و آخرین مسلمین کو نبی کا بندہ بنا رہے ہیں کتنے بڑے کٹے مشرک ہیں اور مسلمانی کے دعوے میں جھوٹے۔

گنگوہی صاحب کا شرک:

فتاوی گنگوہی (یعنی فتاوی رشیدیہ) ”جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے زبان روکے۔“ (فتاوی

رشیدیہ، صفحہ 215، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) اللہ اللہ کہاں تو وہ تقویۃ الایمانی جبروتی حکم صفحہ ۱۱ کہ خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے۔ اور کہاں یہ کہ بے خدا کے دیے خود بخود علم غیب مانے جب بھی کفر نہیں فقط اندیشہ کفر ہے۔ وہابی صاحب عموماً اور دیوبندیہ خصوصاً بتائیں کہ گنگوہی صاحب ایسے بھاری شرک کو کفر نہ جان کر مشرک ہوئے یا نہیں اور ان کا عظیم اقراری شرک وہ براہین قاطعہ گنگوہی کا قول ہے کہ۔ ''علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔'' (براہین قاطعہ، صفحہ 55، مطبوعہ دار اشاعت اردو بازار کراچی)

دیکھو وہی علم ہے جسے خدا کی ایسی صفت خاصہ مانا کہ نبی ﷺ کے لیے اس کا ثابت کرنے والا مشرک بے ایمان اسی کو اپنے منہ سے ابلیس لعین کے لیے ثابت مانا یعنی ابلیس ان کے خدا کا شریک ہوا۔ اس سے بدتر کون سا شرک خبیث ہوگا۔ اور ان کے وہ شرک تو اسماعیلی تقویۃ الایمانی تھے ان کا یہ شرک اکبر اخبث قطعی یقینی ہے۔ اس کی پردہ دری سترہ برس سے عالم آشکارا ہو رہی ہے۔ متعدد کتب و رسائل میں اس کا تذکرہ ہے۔ سب میں اول ''المعتمد المستند'' اور سب سے مفصل اب تازہ رسالہ ''الموت الاحمر'' میں اسی کلمہ پر باتفاق علمائے حرمین شریفین نے گنگوہی صاحب کو کافر مرتد لکھا۔ اور فرمایا کہ ''من شك في كفره و عذابه فقد كفر۔'' ''جو اس قول پر مطلع ہو کر گنگوہی کے کفر میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔''

سارے دیوبندیوں کا اشد شرک:

سارے وہابیوں میں کروڑوں خداؤں کی پوجا۔ امام الوہابیہ اپنے رسالہ یکروزی میں معاذ اللہ، اللہ عزوجل کا جھوٹ جائز کرنے پر یہ دلیل لایا کہ آدمی تو جھوٹ بول سکتا ہے، خدا نہ بول سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ جائے تمام وہابیہ اسے نقص قدرت مانتے ہیں حالانکہ یہ ان کا محض جنون کفری و کفر جنونی ہے۔ جس کا کشف ''سبحٰن السبوح'' و ''دامان باغ سبحٰن السبوح'' وغیرہما میں کر دیا۔ مسلمانوں نے وہابیہ کی اس دلیل ذلیل پر نقض کیا کہ آدمی تو چوری کر سکتا ہے تو تمہارا معبود بھی چور ہو سکے۔ اعتراض کا جواب تھا ناچار محمود حسن دیوبندی۔ اعلیٰ مدرس مدرسہ دیوبند نے پرچہ نظام الملک ۲۵ اگست ۸۹ء میں صاف قبول دیا کہ ''چوری شراب خواری سے معارضہ کم فہمی یہ کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔'' یعنی ہاں۔

ان کا خدا چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے۔ اور ایک محمود حسن کیا ہر دیوبندی وہابی کو یہی کہنا پڑے گا۔ اب ہر مسلمان خدا کو ایک جان کر کہے چوری کیا ہے۔ پرایا مال چھپا کر لینا۔ اپنی ملک لینا چوری نہیں ہو سکتا۔ جب ان کا خدا چوری کر سکتا ہے تو ضروری ہے کہ کسی چیز کا اور شخص مالک ہو جس میں ان کے خدا کی ملک نہ ہو یا اس سے چھپا کر لے جب تو چوری ہوگی۔ لیکن بندوں کا اور ان کی ہر چیز کا خدا ہی مالک ہے تو ضرور ہے کہ وہ شخص دوسرا خدا ہے۔ اور خدا فقط ممکن نہیں ہوتا اس کا وجود واجب ہے۔ تو ضرور ہے کہ دوسرا خدا موجود ہو۔ پھر آدمی کیا ایک ہی کی چوری کر سکتا ہے، نہیں بلکہ کروڑوں کی۔ وہابیہ کا خدا اگر ایک ہی کی چوری کر سکے تو پھر انسان سے قدرت میں گھٹ رہے تو قطعاً ثابت ہوا کہ سارے دیوبندی اور تمام وہابی کروڑوں خداؤں کے پجاری ہیں۔

دم ہے۔ تھانوی انبیٹھی دیوبندی یا کسی وہابی میں کہ اس کا جواب لا سکے اپنے کروڑوں خداؤں میں سے ایک بھی گھٹا سکے۔

هاتوا برهانكم ان كنتم صدقين ٥ كذلك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون و صلى الله على سيدنا و مولنا و ناصرنا و ماؤنا محمد واله و صحبه اجمعين برحمتك يا ارحم الرحمين۔

❖❖❖

اہم اعلان

کلمہ حق کے جواب میں دیوبندیوں کے شائع شدہ ''سیف حق'' کا دندان شکن جواب جلد آ رہا ہے کلمہ حق کا یہ خصوصی شمارہ کم و بیش 250 صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اس شمارے میں دیوبندیوں کی وہ درگت بنے گی جو وہ ساری زندگی یاد رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (انتظامیہ کلمہ حق)

مختصر روئیداد مناظرہ ملتان

مابین اہل السنۃ والجماعت وفرقہ نجدیہ دیوبندیہ

بتاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ بمطابق ۴ جون ۱۹۳۴ء

بمقام باغ لانگے خاں (ملتان) منعقد ہوا

مناظر اہلسنت امام المناظرین فاتح دیوبندیت ابوالفتح مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ

مناظر دیوبند: مولوی ابوالوفا شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاء اللہ بخاری کانگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کی بیکسی ابوالقاسم شاہجہانپوری کی بے بس اور مولانا ابوالفتح لکھنوی و جناب مولا ابوالاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندی کانھم خشب مسندہ۔

ملتان میں ایک مدت دراز سے کانگرسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ وہابیت کر رہے تھے۔ اور دیوبندی وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ آپ کی بدزبانی اور برہنہ گوئی جس میں آپ مشتاق ہیں۔ حضرات اولیاء کرام وصوفیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی گستاخی میں صرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنوائیں اور کبھی پاک پتن شریف اور حاجی پور شریف کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہا اور اپنے پیر حضرت مقتدائے جہاں غوث زماں پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھہرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف وتوصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علماء اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشد وہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے

ایمانوں کی حفاظت کرنے کے لیے بتاریخ ۲، ۳، ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا اور ہندوستان و پنجاب کے اکابر علماء کرام ومشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی۔ اور حضرات ذیل تشریف فرما ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ ابوالحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث کچھوچھ شریف۔

۲۔ استاد العلماء حضرت مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد۔

۳۔ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر المدرسین بریلی۔

۴۔ مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب، سیالکوٹ۔

۵۔ حضرت عارف کامل مولانا فیض محمد صاحب

۶۔ حضرت مولانا فضل حق صاحب، ڈیرہ غازی خاں

۷۔ حضرت شیر بیشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب لکھنوی

۸۔ حضرت ابوالاسد مولانا محمد عبدالحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر

۹۔ حضرت علامہ زمان مولانا نواب الدین صاحب امرتسر

۱۰۔ حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلوی

حضرت قبلہ قدوۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم۔ بوجہ علالت طبع تشریف نہ لا سکے۔ نیز حضرت مولانا ابوالبرکات سید محمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لیجانے کے باعث تشریف نہ لا سکے۔

حضرات علماء کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ اہل باطل نے جو کفر اور بدمذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں۔ ان کے پرخچے اڑ گئے حضرت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت واصحاب کرام واولیاء ذیشان کے صحیح شان وادب ومحبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی۔

حاضرین جلسہ کے بے حد اصرار پر جلسہ کے لیے ایک دن اور اضافہ کیا گیا۔ چار یوم نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر وخوبی ہوتا رہا۔

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین ومشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری اور عین گرمی کی جوانی

میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر بہ ہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت قبلہ عالمیان مخدوم المخادیم حاجی سید محمد صدر الدین شاہ صاحب حسنی الحسینی الجیلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیر پیران صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمر ہم وقدر ہم کی بہ ہمہ قسم عمیم توجہ سے ایسا ممکن ہوا کہ حاضرین حیران تھے۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ پنڈال جلسہ حاضرین کی کثرت سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی وتندہی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام سہرا حضرات ذیل کے سر پر ہے۔

ا۔ مولوی قاضی حافظ فیض رسول صاحب نائب صدر انجمن

۲۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب معتمی قریشی جنرل سیکرٹری

۳۔ مولوی محمد امین صاحب [illegible] فنانشل سیکرٹری

۴۔ مولوی [illegible] اللہ صاحب محاسب

۵۔ مولوی محبوب احمد صاحب سیکرٹری پراپیگنڈہ

۶۔ مولوی غلام محمد صاحب آفس سیکرٹری

سیٹھ حاجی جمعہ صاحب، حاجی حسن بخش صاحب، میاں طالب دین صاحب، مولوی کریم داد، حاجی چراغ دین صاحب، حاجی سراج دین صاحب، مولوی محمد رمضان صاحب، مستری محمد حسین صاحب، مولوی قاضی علی محمد صاحب، چودھری اللہ وسایا صاحب، میاں الٰہی بخش صاحب، شیخ اللہ وسایا صاحب، خلیفہ بہاؤ الدین صاحب...... نیز طلباء کرام مدرسہ سبحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تندہی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضا کاران امداد کی۔ ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوند انہیں علم باعمل نصیب فرماوے۔

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبند خاموش محض رہے اور تیسرے دن شام کو جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا اور علمائے سنت اب تشریف لیجانے والے ہیں۔ ایک تحریر بھیجی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اس کا جواب فوراً دیا گیا اور پے درپے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام باغ لانگے خاں بتاریخ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبندیہ

کے اقوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔ جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولیس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کے لیے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطاء اللہ بخاری کو بنایا۔ جس پر مولوی قاضی فیض رسول صاحب اہل سنت نے اعتراض کیا کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں اس لیے آپ شرعاً مجرم ہیں۔ اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کے لیے خود پیش ہونا چاہیے۔ لہٰذا آپ صدارت کے قابل نہیں، اس پر مولوی عطاء اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کر کہنے لگے کہ آپ نے میری توہین کی ہے۔ یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہو گا۔ ہم تو کہتے ہیں یہ ہیں کہ آپ نے اور آپ کے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر آپ لوگ کافر مرتد ہیں۔ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا مولوی عطاء اللہ اس کا جواب کچھ نہ دے سکے۔ مگر مرغی کی وہی ایک ٹانگ رہی کہ ان الفاظ کو واپس لو بالآخر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے اور مولوی عطاء اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیے۔ بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سن کر بخار آ گیا۔ اور کہنے لگا میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کروں گا۔ میری جماعت جس مناظر کو چاہیے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جس پر مولانا ابو الاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب بریلوی نے باجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں آپ نے وہابیت کا بیج بویا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور ان کے ایمانوں پر حملے کیے۔ عقائد دیوبندیہ کی تبلیغ کی تو آپ کو ہی مناظرہ کرنا چاہیے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں۔ میدان مناظرہ میں آنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں؟ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ ایک تحریر لکھ دیجئے کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں اور اس کے بعد آئندہ پھر کسی جگہ وہابیت کی تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اس کے کیا معنی ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں۔ جب مسلمان آپ سے آپ کے دعویٰ باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسروں کے گردن پر رکھ دیں۔ اس کا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ نہ

دے سکے۔ اور ان کی جہالت اور نا قابلیت سارے مجمع پر روشن ہوگئی۔ ساری پبلک اس پر نفرین اور ملامت کر رہی تھی اور تمام مجمع اس سے مطالبہ کر رہا تھا کہ مولوی عطاء اللہ تم خود مناظرہ کرو۔ ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تم نے ہمارے ایمان بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور علماء اہل سنت کو چیلنج دیئے ہیں۔ اس وقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے؟ جس شیران حق کو مقابلہ کے لیے بلایا تھا، اب وہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو۔ مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی طراری بھول گئے تھے اور بے کسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ مولانا ابوالاسد کی شیرانہ گرج نے ان کے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈال دی تھی اس کا اچھلنا کودنا نقال سے بڑھ کر نقلیں کرنا۔ سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے لیے تیار نہ ہو سکے اور سارے مجمع نے ان کی جہالت کمزوری اور بے کسی کو آپ نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہہ کر بھاگنا چاہا کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کفریات بکے ہیں۔ تو ان سے مناظرہ کرو۔ اس پر سارے مجمع نے ان کے منہ میں پتھر دے دیا کہ تم نے ہم سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علماء ربانین کہا۔ ان کی مدح سرائی کی۔ ان کے عقائد کفریہ کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بنا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتانا تمہارا فرار ہے۔ بالآخر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف لائے۔ اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ پبلک نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظر کو وہ اپنی طرف سے پیش کریں، اسی کے ساتھ مناظرہ کر لیجئے۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہلسنت نے اس بات کو فراخ دلی سے منظور کر دیا اور حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب نے اعلان فرمایا کہ ہماری طرف سے مناظر شیر بیشہ سنت جناب ابوالفتح قاری مولوی حشمت علی خان صاحب لکھنوی ہوں گے۔ عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کو پیش کیا۔ بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابوالوفا دیوبندی شاہجہانپوری نے بڑی کوشش کہ کسی طرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے اور اسی طرح وقت ضائع ہو جاوے۔ اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔ پہلے اس پر گفتگو چھیڑی کہ مدعی ہم ہوں گے۔ اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ

المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم بالدلیل او التنبیہ

''یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کے لیے قائم کرے۔ دلیل سے یا تنبیہ سے''

تو ہمارا دعویٰ ہے کہ (۱) رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہٗ کو جھوٹا کہا ہے۔ (۲) قاسم نانوتوی نے ختم النبوت کا انکار کیا اور (۳) خلیل احمد انبیٹھوی نے شیطان کے علم کو حضرت نبی اکرم ﷺ سے زائد بتایا۔ (۴) اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل بتایا لہٰذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں۔ آج ہم اس دعویٰ پر دلائل قاطعہ پیش کریں گے۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن براہین قاطعہ کے انبار لگا دیں گے۔ آپ کو ہمارے اس دعویٰ پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو لکھ کر دے دیجئے۔ ہمارا آپ کا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیونکر بنتے ہیں؟ ابوالوفاء اس کا کوئی جواب نہ دے سکے اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ یہ مناظرہ رشیدیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا صفحہ ۳۳ دیکھئے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

ثم للبحث ثلثہ اجزاء مبادی ھی تعیین المدعی...... واوسا ھی الدلائل و مقاطع ھی المقدمات التی ینتھی البحث الیھا من الضروریات و الظنیات المسلمۃ عند الخصم۔

یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعا کی تعیین ہے...... اور اوساط یعنی دلائل ہیں اور مقاطع ہیں۔ یعنی وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی مقدمہ بدیہیہ یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اس کی بھی تقریر آخری ہوگی۔ اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اس کی تقریر آخری ہوگی۔ مولوی ابوالوفا نے مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۳۶ کھول کر عبارت پڑھی۔ اور اس کا مطلب اپنی طرف سے یہ گڑھ کر بتایا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔ شیر بیشہ سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپ کی مان لینے کے لیے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ لکھیں۔ اور یہ لکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔ اور اس پر دستخط کر کے ہمیں دے دیجئے۔ مولوی عطاء اللہ بولے کہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو روئیداد میں اخبارات میں اشتہارات میں

شائع کر کے دنیا کو دکھادوں گا کہ دیو بند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں جن کو رشیدیہ کی عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے۔ شیر بیشہ سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا اور ابوالوفاء کو لکھنے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔ آخر مولوی عطاء اللہ بولے کہ یہ وقت بیکار ضائع ہو رہا ہے۔ اس بحث کو چھوڑیے اور مناظرہ شروع کریے۔

شیر بیشہ سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجئے اور بتایئے وہ کون سا جملہ ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ آپ کم از کم اُس جملہ پر خط کھینچ دیجئے ورنہ آپ اُس کا مطلب بتادیجئے اگر مناظرہ چاہتے ہیں۔ تو اپنے مناظر کو ایسی جاہلانہ تقریر سے روکیے مجبور ہو کر ابوالوفا نے تسلیم کیا کہ بیشک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجئے۔

شیر بیشہ سنت: (بعد خطبہ مسنونہ) مسلمانو! آج بہت مبارک دن ہے کہ آج وہابیہ دیو بندیہ کے مولویوں کی موجودگی میں تمہارے سامنے ان کے عقائد کفریہ پیش کیے جاتے ہیں اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجئے کہ یہ لمبی داڑھی والے نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں۔ سنیے مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب "حفظ الایمان" صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور بارگاہ رسالت میں منہ بھر کر گالی دی یہ کھلا ہوا کفر وارتداد ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے "براہین قاطعہ" صفحہ ۵۱ پر لکھا، "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" اس عبارت میں گنگوہی و انبیٹھی نے شیطان و ملک الموت کے علم کے وسیع اور زائد ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت بتا کر کہا کہ حضور ﷺ کے علم مبارک کے زائد ماننے کو مشرک بتایا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی و انبیٹھی دونوں کافر و مرتد ہیں۔

ابوالوفا شاہجہانپوری: حفظ الایمان کی جو عبارت پڑھی ہے اس میں آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے۔ اس میں توہین اس وقت ہوتی جبکہ اس میں لفظ جیسا ہوتا اور چونکہ اس میں لفظ جیسا نہیں ہے اس لیے اس میں توہین نہیں ہے۔ آپ کے مولانا احمد رضا خان صاحب نے توہین کی ہے۔ اور ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ "جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے قریب محسوس ہوئی تھی۔" دیکھئے انہوں نے اپنے پیر بھائی کی قبر کو رسول اللہ ﷺ کی قبر کے برابر بتایا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ "مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول ﷺ گھوڑے پر سوار تشریف لیے جارہے ہیں، میں نے عرض کی کہ کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔ الحمدللہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔" اس میں وہ خود امام بنے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف میں لکھتے ہیں کہ "حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑ اور میرا دین و مذہب میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" دیکھئے شریعت کا اتباع تو حتی الامکان بتایا اور اپنے گھڑے ہوئے دین و مذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھ کر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطانی کو شیطانی علوم زیادہ ہیں اور رسول اللہ کو روحانی علوم زیادہ ہیں۔

شیر بیشہ سنت: افسوس مولوی اشرف علی کی محبت نے آپ کو اندھا کر دیا ہے۔ آپ کو ان کی عبارت توہین نہیں دکھائی دیتی۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں (جیسا) کا لفظ نہیں ہے اس لیے اس میں توہین نہیں۔ سنئے، میں چند عبارتیں آپ کے مولویوں کے لیے بولتا ہوں ان میں (جیسا) کا لفظ نہ ہوگا۔ بتایئے ان عبارتوں میں آپ کے مولویوں کی توہین ہے یا نہیں۔

(۱) مولوی اشرف علی کے چہرے کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا چہرہ تو سور کا بھی ہے۔

(۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے، ایسا کان تو گدھے کا بھی ہے۔

(۳) مولوی ابوالوفا کے دانت کی کیا تخصیص ہے، ایسا دانت تو کتے کا بھی ہے۔

دیکھئے ان عبارتوں میں جیسا کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی توہین ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو مولوی اشرف علی کی عبارت بارگاہ رسالت میں توہین کیوں نہیں؟! اگر یہ الفاظ آپ لوگوں کی توہین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھ کر ہمیں دیجئے ہم شائع کریں گے کہ مولوی ابوالوفا صاحب نے اپنے

مولویوں کی یہ تعریفیں کی ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو دھوکا میں ڈالنے کے لیے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم ﷺ حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں۔ جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوں گے تو اس وقت وہی خوشبو تو محسوس ہوگی جس سے روضہ اقدس مہک رہا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناصر بنایا ہے اور حضور ہر جگہ جلوہ فرما ہیں، لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوہ خاص فرماتے ہیں۔ تو اس وقت حضور کی اس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی کوچے مہک جاتے ہیں۔ اس کو کفر بتانا اس پر مبنی کہ آپ کا امام اسماعیل دہلوی "تقویت الایمان" صفحہ ۶۹ پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت نبی اکرم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے تو آپ کے نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے لکھا۔ یہ بھی آپ کا کفر خبیث ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم ﷺ کے امام بننے کا الزام لگایا۔ یہ آپ کا جھوٹ ہے، فریب ہے، کذب ہے، افترا ہے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ الملفوظ میں دکھادیں۔ دس ہزار کے مجمع عظیم میں آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آپ کو کیا خبر ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنی ہر صفت ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن حضور اکرم ﷺ اگر اس نماز میں شرکت فرمادیں تو حضور بھی امام ہوں گے اور وہ امام سرکار دوعالم ﷺ کا مقتدی بن جاوے گا۔ وہ ایسی بلند بالا سرکار ہے۔ جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں۔ مدارج النبوت اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں، سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنے چاہتے ہیں۔ سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار ان کے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ میں:

كنا نقتدى بابى بكر و ابوبكر كان يقتدى برسول الله صلى الله عليه وسلم

یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے اور ان کے امام جناب حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔

اب آپ کو معلوم ہوا الملفوظ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دوعالم ﷺ نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اس پر حمد الٰہی بجالائے۔ آپ کا اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ

آپ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کا کفر ہے۔ وصایا شریف کی عبارت پر آپ نے جاہلانہ اعتراض کیا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپ کا دین ہے یا نہیں۔ اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتویٰ سے کافر ہوئے کہ آپ نے اسلام کو اپنا گھڑا ہوا دین بتلایا اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں تو ہمارے فتویٰ سے کافر ہوئے۔ مولوی صاحب جب آپ مریں گے اور منکر نکیر قبر میں آئیں گے تو پوچھیں گے۔ (ما دينك) تیرا دین کیا ہے؟ تو آپ کہہ دیجئے گا کہ میرا دین کوئی نہیں کیونکہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے۔ پھر نکیرین آپ کی خبر خوب لیں گے۔

براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب بتلایا کہ شیطان کے لیے شیطانی علوم کی زیادتی مانی ہے۔ مگر اس عبارت میں شیطان کے ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے۔ آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم شیطانی ہیں۔ یا رحمانی اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کر کے آپ کافر ہوئے اور اگر رحمانی کہیں تو یہ رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور ﷺ سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے بہرحال آپ کافر ہوئے۔

ابوالوفاء شاہجہانپوری: آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی خان صاحب کی تقریر سن لی **میری کسی بات** کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک حفظ الایمان کی **عبارت میں "جیسا"** کا لفظ نہ دکھلا دیویں۔ اس وقت تک آپ ہرگز توہین ثابت نہیں کر سکتے۔ سنئے، **مولوی احمد رضا خان** صاحب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں:

زمانہ میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچھا نہ جان
اک شخص میں جمع ہو سب جہان

دیکھئے اگلوں میں انبیاء و اولیاء سب شامل ہوئے ہیں۔ یہ بارگاہ رسالت میں کس قدر توہین ہے۔ آپ نے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں لکھتے کہ میرا دین و مذہب اسلام ہے بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے ان کی کتابوں میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ خدا چوری کر سکتا ہے، شراب پی سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کو اپنا دین مذہب بتارہے ہیں اور

اسی پر قائم رہنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔ آپ سے ہو سکے تو ان توہینوں کا جواب دیجئے مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہوگئی

جس وقت دوران مناظرہ میں مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب نے سورۃ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی۔ اور فاخلع نعلیك تک پہنچے۔ تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے ایک فرد رذیل مجسم شیطان نے اپنے کمینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا کہ اپنا جوتا پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان۔ اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر ہماری جماعت اہل سنت والجماعت میں سخت ہیجان واضطراب بے چینی و بے قراری پھیل گئی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب واعظ صدر مجلس مناظرہ اہل سنت والجماعت نے نہایت بردباری وحسن انتظام سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پُر اثر تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو دیکھ کر دانش منداصحاب تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔

شیر بیشہ سنت: آپ نے کہا کہ میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا گھڑا ہوا دین مذہب حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ دین مذہب ہرگز نہ ماننا جو وہابیوں دیوبندیوں کی کتب میں ہے بلکہ اس دین ومذہب پر قائم رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ افسوس اپنے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت قبلہ کی طرف منسوب کردیا۔ محمود حسن دیوبندی "الجہد المقل" کے صفحہ ۴۱ پر اسماعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے۔ "والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد" "یعنی" اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خداتعالیٰ کی قدرت سے زائد ہوجائے" کیونکہ میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ خداتعالیٰ نہ بول سکے تو اس کی قدر گھٹ جائے گی تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر کام انسان کرسکتا ہے وہ سب کام خداتعالیٰ کرسکتا ہے ورنہ قدرت انسان ربانی سے زائد ہوجائے گی تو انسان چوری شراب خوری زنا اغلام وغیرہ کرسکتا ہے تو لازم آئے گا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا بھی یہ سب کام کرسکتا ہے۔ ورنہ اس کی قدرت انسانی قدرت سے کم ہوجائے گی۔ بے حیائی آپ پر ختم ہوچکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کردیا۔ اعلیٰ

حضرت کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے۔ اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں۔ پھر اس قدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں سب اولیاء وانبیاء داخل ہیں۔ جب اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں تو یہ قضیہ مہملہ ہوا آپ ایسے مہمل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنایا میں پیش کرتا ہوں دیکھئے آپ کا امام اسماعیل دہلوی تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر لکھتا ہے۔ "ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔" اب بتائیے آپ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں۔ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کافر اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مخلوق ہیں یا چھوٹے۔ اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ کافر اور اگر بڑا مخلوق جانیں تو آپ کا امام کہتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خداتعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یعنی چمار کی بھی بارگاہ الٰہی میں کچھ عزت ہے لیکن اللہ کے بڑے مخلوق حضور اکرم ﷺ کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں جتنی چمار کی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ملعون ہے نہ مرتد ہے، جہنمی ہے، بے ایمان ہے۔ آپ نے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی آنتیں آپ کے گلے میں پڑیں۔ یہ کرامت ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے حضور اکرم ﷺ کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا۔ اور حق کا بول بالا ہوا۔ ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا۔ کیسے سمجھے یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے۔ علامہ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنی کتاب "الانسان الکامل" میں فرماتے ہیں کہ "جہان عالم صغیر ہے۔ اور انسان عالم کبیر عالم صغیر میں جو کچھ ہے۔ وہ عالم کبیر کے اندر موجود ہے۔" آپ بارگاہ رسالت ﷺ کی توہین کرتا جانیں اللہ جل شانہٗ کو نعوذ ماب عد منها گالیاں دیتی جانیں۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور سن لیجئے مولوی محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے۔

"زبان پر اہل اھوا کے ہے کیوں اُعل ہُبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی"

اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم ﷺ کا ثانی بنادیا۔ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری: آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ مولوی حشمت علی خاں صاحب میری بات کا جواب نہیں دے سکتے اور مناظرہ رشیدیہ میں ہے کہ جو مناظر ایسی تقریر کرے جس کا جواب مخالف نہ دے سکے۔ اس کی تقریر پر مناظرہ ختم ہوجانا چاہیے۔ لہٰذا میں کہتا ہوں کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیے۔ حفظ الایمان کی عبارت میں "جیسا" کا لفظ نہیں دکھلا سکے۔ اگر دکھلا دیں تو میں ایک ہزار روپیہ

انعام دیتا ہوں۔ مولوی عبدالسمیع رامپوری نے یہ لکھا تھا کہ چونکہ شیطان و ملک الموت علیہ السلام کو ساری دنیا کا علم ہے اور حضور ان سے افضل ہیں تو حضور ﷺ کو بھی ساری دنیا کا علم ہونا چاہیے۔ اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی شان وراء الوراء ہے حضور کو شیطان اور ملک الموت پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے۔ شیطان کو جو شیطانی علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اول درجہ میں ہیں۔ اور مولانا گنگوہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں۔ ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف میں ہے۔

ثانی اثنین اذھما فی الغار

دیکھئے اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول ﷺ کا ثانی بتلایا گیا۔ کیا یہ بھی توہین ہے؟

شیر بیشہ سنت: اپنے نزدیک مولوی ابوالوفا صاحب نے مناظرہ ختم کر دیا۔ میں بار بار جواب دے چکا ہوں۔ لیکن مولوی ابوالوفا ایسے جاہل ہیں کہ ان کی سمجھ میں آتا ہی نہیں۔ افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل محض ہے جس کو معمولی عبارت سمجھنے کی لیاقت نہیں۔ میں نے مثالیں پیش کی تھیں۔ اور اب پھر سنا دیتا ہوں۔

آپ لوگوں کے مذہب میں آپ کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔ بتایئے ایک شخص کہتا ہے۔ گاندھی آنکھوں والا ہے۔ اس پر میں کہوں کہ گاندھی کو کل آنکھیں ملی ہیں۔ یا بعض اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اس میں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں، سور کی بھی ہیں۔ مولوی عطاء اللہ بتلائیں بلکہ اپنے مناظرے کھلوائیں کہ اس میں ان کے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہے تو افسوس پور بندر کاٹھیاوار کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہو جائے۔ مگر حضور مالک دو جہاں ﷺ کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو۔ اسی منہ پر آپ کو اسلام کا دعویٰ ہے۔ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ کے عزت سے زیادہ ہے۔ آپ لوگوں سے بڑھ کر کون کافر ہوگا۔ اور سنئے میں کہتا ہوں کہ مولوی اشرف علی کی ذات پر مولویت کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد کل علم یا بعض اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں اشرف علی تھانوی کی کیا تخصیص ایسا علم گدھے کتے سور کو بھی حاصل ہے۔ کہئے اس میں اشرف علی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کیوں میں نے "جیسا" کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ جب تک جیسا کا لفظ نہ ہو ایسا کے لفظ میں توہین نہیں ہوتی۔

اب تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ آپ نے مولانا عبدالسمیع صاحب مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت انوار ساطعہ میں دکھلا دیویں تو آپ کو دس ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبدالسمیع صاحب نے تو صرف یہ فرمایا کہ جب شیطان اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود مانا۔ شرک نہیں تو حضور اکرم ﷺ کو باذن الٰہی ہر جگہ موجود ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہے؟ اس پر گنگوہی کو غصہ آیا اور امر سے کہہ دیا کہ شیطان اور ملک الموت کی یہ دست نص سے ثابت ہوئی۔ حضرت فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ یعنی شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے علم کا زیادہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

اگر براہین قاطعہ کی عبارت میں آپ (شیطانی علوم) کا لفظ دکھلا دیں۔ تو ابھی آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کیا آپ حضرت ملک الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا۔ اور نہ آپ دے سکتے ہیں۔ ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام شریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے اس کو عربی محاورہ میں قیاس کیا۔ تو بتایئے ابلیس آپ سے اول ہے تو کیا ہم آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں اور سنئے اسی مرثیہ میں دیوبندی کہتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہونچے خود حضرت
کہیں کیوں کر بھلا کس منہ سے مولانا تھے لاثانی

یعنی جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ وہیں گنگوہی پہنچ گئے۔ اس شعر میں اس نے حضور ﷺ کو گنگوہی کا ثانی بتلا دیا۔ یہ پہلے سے ہی زیادہ ڈبل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ہیں اور سنئے لکھتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول اسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلاموں کا تو پوچھنا ہی کیا جو اس کے کالے کلوٹے بندے ہیں۔ وہ جس جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں۔ اور سنئے اسی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم کہتا ہے

اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھی۔ آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کی مسیحائی کو دیکھئے کہ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہیے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں گالی ہوئی یا نہیں؟

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہوگئے۔ سارے مجمع نے مولوی ابوالوفا کی بیکسی عاجزی خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور اہل سنت کی فتح مبین اور دیوبندیہ وہابیہ کی شکست کا آواز بلند اعلان کر دیا۔ صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ تین بج چکے ہیں۔ نماز ظہر اور کھانا کھانے کے لیے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل صبح آٹھ بجے اس مقام پر مناظرہ ہوگا۔ لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے دو تار پیش کیے کہ میری بیوی بیمار ہے، مجھے جانا ضروری ہے۔ میں آج رات کو ضرور چلا جاؤں گا۔ لہٰذا ابھی تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیے۔ لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہوگیا۔ یہ وہی شخص ہے جو ابتدا مناظرہ میں کہہ رہا تھا کہ اگرچہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھر بار کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔ بہر حال مولویان دیوبندیہ وہابیہ اس پارٹی کو لیے ہوئے میدان میں مناظرہ سے بھاگ نکلے۔ اس کے بعد اہل سنت والجماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔ اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیر بیشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علی خاں صاحب لکھنوی کو مبارکباد پیش کی۔ حضرات علماء اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی وہاں سے دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت مخدوم العالم قبلہ جہاناں پیر سید حاجی الحرمین جناب محمد صدر الدین صاحب دام برکاتہم۔ القدسیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ حضرت قبلہ روئیداد مناظرہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور اپنے مبارک دعاؤں سے مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا اور تمغہ فتح و نصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور بیرونجات میں تقسیم اور چسپاں کرائے گئے۔

قاضی علی محمد تبلیغی ناظم انجمن حزب الاحناف ملتان

❖❖❖

کیا ابن تیمیہ کے عقائد کی شاہ ولی اللہ صاحب نے تصدیق کی ہے؟

(از مولانا مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب مدنپورہ جامع مسجد بمبئی)

(حواشی: میثم عباس رضوی)

سوال: ۱۹۶۲۔۸۔۲۸ کو ہندوستان اخبار میں دین و دانش کے کالم میں پرواز اصلاحی کا مضمون "شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی دعوت اور علمائے ہند" پڑھا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خط ان کے محقق شاگرد ملا محمد معین الدین سندھی کے نام کا کچھ حصہ نقل ہے، وہ یہ ہے: "ہم نے (ابن تیمیہ) کے حالات کی خوب تحقیق کی ہے وہ قرآن مجید کے عالم و حدیث رسول اللہ ﷺ کے حافظ، دونوں کے لغوی و شرعی معانی کے ماہر، آثار سلف کے عارف اور نحو و لغت کے استاد تھے...... اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے میں بڑے تیز طرار...... فسق اور بدعت کی ان میں کوئی بات نہ تھی۔ چند ایک مسئلوں میں خواہ مخواہ ان پر سختی کی گئی۔ ایسی شخصیت نادر الوجود ہوتی ہے۔" (از مکتوبات شاہ ولی اللہ صاحب)

سنی علماء شاہ صاحب کو سنی کہتے ہیں، آخر اس خط کی کیا حقیقت ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی و مجدد سرہندی صاحب کا کیا فتویٰ ہے ابن تیمیہ پر؟ (سید محمد اشفاق، بمبئی نمبر ۸)

جواب: اس پُرفتن دور میں اصلاحی و تبلیغی و اسلامی نام کے بہت دعوے دار نکل رہے ہیں، سنی بھائی ان سے ہرگز مرعوب نہ ہوں بلکہ یہ دیکھیں کہ ان کے عقائد فسادی و کفری ہیں یا واقعی دعوے کے مطابق و موافق ہیں۔ یہ تو بھلا فتنہ و فساد کا دور ہے کہ ہر جگہ کفر و کافری کا شور ہے۔ خیر القرون کے دور میں اصلاحیوں کے مورثین نے دعویٰ کیا اور قرآن نے کھلم کھلا ان کا جواب دیا کہ خبردار ہو یہی تو فسادی لوگ ہیں تو سنی بھائیوں کو نام نہاد اصلاحی کی بات پر کان نہ دھرنا چاہیے۔ پرواز صاحب بے پر کے بیچارے کیا پرواز کریں گے۔ شاہ صاحب کا نام پیش کر کے سنیوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ابن تیمیہ کی کتابیں شاہ صاحب کے

زمانہ میں چھپی ہی نہیں اور نہ ہندوستان پہنچیں۔ پھر شاہ صاحب کو کیا خبر کہ ابن تیمیہ کی کتابوں میں کیا لکھا ہے؟ تو شاہ صاحب نے ہرگز ہرگز ابن تیمیہ کے عقائد کی تصدیق نہیں کی۔[1]

(۱) اصلاحی دعوے دار پر ضروری ہے وہ بتائے کہ شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کی فلاں فلاں کتاب پہنچی اور عقائد میں ابن تیمیہ کی فلاں فلاں کتاب شاہ صاحب کو پہنچی اور شاہ صاحب نے بغور ان کو پڑھا اگر پہنچی بھی نہیں اور پڑھی بھی نہیں تو تصدیق غلط ہے اور اگر پہنچیں تو مگر بغور شاہ صاحب نے ان کا مطالعہ نہ کیا تو تصدیق بیکار ہے۔ اور اگر پہنچیں مگر اس کے عقائد کی کتابیں نہ پہنچیں تب بھی تصدیق باطل ہے وہ تصدیق ایسی ہی ہے کہ کسی بے خبر علاقہ میں مرزائی پہنچ کر مرزا قادیانی کی تعریف کرنے لگیں۔ مسلمان جا کر وہاں کے مولوی بے خبر ناواقف سے پوچھیں۔ یہاں بے خبر مولوی مرزا کے عقائد سے تو لاعلم ہو مگر چالاک مرزائی نے اپنا آدمی بھیج کر مولوی کو بھی مرزا کی تعریف سنوادی اور وہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولے تو وہ بول غلط و باطل ہے۔ جب تک اس کو مرزا کے عقائد کفریہ سے واقفیت نہ ہو پھر اس واقفیت کے بعد یا وہ مرزا کی موافقت کر کے مرزائی ٹھہرے گا یا اس پر شرعی فتویٰ صادر کر کے سنی ثابت ہوگا۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب کو اگر ابن تیمیہ کے عقائد کی کتابیں ملیں اور وہ ان کے موافق تھیں تو خود شاہ صاحب نے وہی عقیدے اپنی کتب میں نہ لکھے۔ شاہ صاحب نے اپنی کتب میں تصرفات اولیاء کو بڑی دھوم سے لکھا ہے اور نذر و نیاز اولیاء کو خوب بیان کیا ہے۔ اور عبدالرسول کا جواز تو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لکھا ہے [2]۔ دیکھئے ''مودودی صاحب کا الٹا مذہب'' اور ''تنویر الایقان''۔

(۳) حقیقت یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصنیفات و تحریرات سنیوں کو اسماعیل دہلوی اور دوسرے وہابیوں کے ذریعہ سے ان کے تغیر و تبدل کے بعد پہنچیں [3] تو شاہ صاحب کی کتب سنیوں کے لیے سب قابل اعتبار نہیں اور سنی بھائی ہرگز شاہ صاحبان کے کتب سے ہرگز ہرگز ملزم نہیں ہیں۔ ہاں شاہ صاحب کی کتب سے ہر وہابی ضرور ضرور ملزم ہے اور اسی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے دونوں صاحبزادے حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب [4] و حضرت مولانا محمد مخصوص اللہ [5] صاحب نے تقویۃ الایمان کے رد لکھے اور حضرت مولانا رشید الدین خاں صاحب نے رد لکھا اور خود شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتب میں اب بھی کتنی عبارتیں موجود ہیں۔ کیا پرواز صاحب نے یہ عبارت پڑھ کر اصلاحی رنگ دکھایا یا بے پر کی پرواز کی۔ شاہ صاحب نے تحفہ (اثنا عشریہ) میں لکھا ہے کہ

''حضرت امیر و ذریۃ طاہرہ اور اتمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و نذر و نیاز و صدقات بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ''

(ترجمہ) ''تمام امت حضرت امیر اور ان کی اولاد طاہرہ کو پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتے ہیں اور دنیا کے کاموں کو ان سے متعلق جانتے ہیں اور فاتحہ درود اور نذر و صدقات ان کے واسطے مروج و معمول ہو گئے'' کیا پرواز صاحب اس عبارت شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کے مذہب سے درست بتائیں گے؟

(۴) پرواز صاحب نے خود ابن تیمیہ کی کیا کیا کتابیں پڑھی ہیں، ایک عبارت اس کی ملاحظہ ہو۔ ''الصارم المسلول'' صفحہ ۴۱ میں ہے۔

و قد اقامہ اللہ تعالیٰ مقام نفسہ فی امرہ ونہیہ و اخبارہ و بیانہ فلا یجوز ان یفرق بین اللہ و رسولہ فی شی عمن ہذہ الامور۔ [1]

کیا یہ عبارت ابن تیمیہ کی شاہ صاحب کے عقیدے کے موافق اور پرواز صاحب اپنے ہم نواؤں سے اس عبارت کے حق صحیح ہونے کا فتویٰ دلوائیں گے اور کیا اس کے اردو ترجمے سے مسلمانوں کو خبردار فرمائیں گے یا بے پر کی پرواز کا ارادہ فرمائیں گے۔ کیا شاہ صاحب نے اس عقیدہ ابن تیمیہ کی موافقت میں کسی کتاب میں کچھ لکھا ہے؟ ہے تو ثبوت دو اور نہیں لکھا اور ہرگز نہیں لکھا تو شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کا موید و مصدق بتا کر ان کو بدنام نہ کرو۔ شاہ صاحب کا اس عقیدہ میں موافق نہ ہونا اور وہابیوں دیوبندیوں، ندویوں، مودودیوں کا ابن تیمیہ کے اس عقیدہ میں اس کا ہمنوا نہ ہونا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ شاہ صاحب کی تصدیق غلط و باطل ہے ان پر افترا ہے۔ پرواز صاحب پرواز نہ فرمائیں بلکہ ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ کو سامنے رکھیں معلوم تو ہو کہ اس کے عقائد کیا ہیں اور کن عقائد کو اس نے دنیا میں پھیلایا اور یاد رکھیں کہ بغیر عقائد معلوم ہوئے کسی پر حکم شرعی بیان نہیں ہوتا اور آپ کو نہیں معلوم تو بے ثبوت نہ لکھیے۔

ہر عاقل اور سمجھدار جانتا ہے کہ کسی شخص پر کسی مذہب کی پیروی کا حکم جب ہی ہو سکتا ہے جب وہ اس مذہب کا معتقد ہو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غلامی کا دعویٰ کرے اور حضرات اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھے ان پر شرک کے فتوے لگائے تو وہ خارجی ہوگا۔ اور جو اس کا عکس ہوگا وہ رافضی ہوگا اور جو مرزا قادیانی کو نبی یا مثل نبی یا مسیح موعود یا مجدد یا کم از کم اپنا پیشوا مانتا ہوگا اور وہ بابی بہائی ہوگا اور جو آغا خاں سے مذہبی تعلق رکھے گا وہ آغا خانی ہوگا۔ اور جو الیاس کاندھلوی ایجنٹ برطانیہ کو مثیل

انبیایا اپنا مقتدا مانے وہ الیاسی وہابی دیوبندی ہوگا۔ الیاس وظیفہ خوار برٹش کا مثیل والا دعویٰ دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ مسمّی بنام تاریخی "الیاسی پارٹی کون ہے کیا چاہتی ہے" ملاحظہ فرمایئے۔ اسی طرح ابن تیمیہ خارجی وہابی کے عقائد جب تک اہل سنت والے عقائد نہ ثابت ہوں ہرگز ہرگز اس کو بھی سنی نہیں کہا جائے گا۔ پرواز صاحب اصلاحی دعویٰ کراتے ہوئے بلا ثبوت شرعی اس کی صفائی کرانے لگے اور اس کا الزام جناب معلی القاب شاہ ولی اللہ صاحب پر لگا دیا حالانکہ شاہ صاحب اور ابن تیمیہ کے عقائد میں بون بعید ہے شاہ صاحب کی کتاب "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" کو ہی دیکھ لیتے تو پرواز صاحب کے ہوش جاتے رہتے۔ شاہ صاحب وسیلہ کے بھی قائل ہیں اور ندائے غیر اللہ کے بھی مجوز ہیں اور یا علی یا علی خود پکارتے رہے اور مریدوں اور شاگردوں سے پکرواتے رہے اور ان کو بھی بتاتے رہے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو معین اور مددگار و مشکل کشا اور دافع البلا سمجھتے مانتے اور بتاتے رہے۔ پرواز صاحب ذرا "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" کو پڑھ کر شمار فرمایئے کتنے درجن مشائخ ہیں جن سے شاہ صاحب نے "نادعلی شریف" کی اجازتیں لیں اور دوسروں کو اجازتیں دیں۔ خود وظیفے کئے اور دوسروں سے کرائے اور آنے والوں کے لیے کتاب میں لکھ گئے۔ یہ ہے نادعلی شریف۔

ناد علیاً مظہر العجائب

تجدہ عوناً لک فی النوائب

کل ھم و غم سینجلی

بولایتک یا علی یا علی

پرواز صاحب فرمائیں کہ ابن تیمیہ کے مذہب اور اس کے فتووں سے یہ پڑھنا وظیفہ کرنا چپنا جائز ہے، یا شرک و کفر وارتداد؟ اور اس کے پڑھنے اور پڑھوانے والے جناب شاہ صاحب ابن تیمیہ کے فتووں سے کون ہیں مسلمان یا...... پرواز صاحب، یہ بھی بتا دیجئے کہ "نادعلی" پڑھنے پڑھوانے اور اس کو درست ماننے والے شاہ صاحب پر ابن عبدالوہاب نجدی کی "کتاب التوحید" اور برٹشی ایجنٹ جناب اسماعیل دہلوی مصنف "تقویۃ الایمان" اور عبدالعزیز سعود نجدی مصنف و مولف کتاب "الھدیۃ السنیہ" کے کیا فتوے ہیں۔ ان کے فتووں سے شاہ صاحب مسلمان ہیں یا کون؟ صاف صاف لکھئے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک نہ جھونکئے۔ ذرا ہمت فرما کر ان مذکورین کی کتب مذکورہ کی عبارات لکھ کر شاہ صاحب

پر حکم بیان فرمایئے تاکہ مسلمان بھائی کسی نتیجہ پر پہنچیں اور جناب کی سچائی کی پرواز بھی معلوم ہو۔ اور شاہ صاحب کے قصیدہ "اطیب النغم" ۷ کو بھی سامنے رکھئے۔ اور الصارم المسلول ص ۱۴۱ میں جو ابن تیمیہ نے اپنا مذہب وعقیدہ لکھا ہے۔

و قد اقامه الله تعالىٰ مقام نفسه في امره و نهيه و اخباره و بيانه فلا يجوز ان يفرق بين الله و رسوله في شئى من هذا الامور۔

اس کا صحیح مکمل ترجمہ لکھئے پھر یہ لکھئے کہ خود آپ اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے موافق ہیں یا مخالف؟ موافق ہیں تو اس پر دلائل و براہین لایئے یہ بھی لکھئے کہ آپ کے بڑوں پرکھوں، پرانوں، سیانوں میں کون کون اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے موافق گزرے۔ نام بنام لکھئے اور موجودین وہابی نجدی، غیر مقلد وہابی، دیوبندی وہابی ندوی وہابی الیاسی وہابی کفوری وہابی جمعیتی وہابی مودودی وہابی خاکساری وہابی احراری وہابی اے بی این آر ی میں کون کون اس عقیدہ میں ابن تیمیہ کے پیرو ہیں اور ان کے کیا دلائل ہیں اور اگر آپ اور آپ کے پرکھے اور موجودین وہابیہ سارے کے سارے ابن تیمیہ کے اس عقیدے کے مخالف ہیں تو ابن تیمیہ پر اس عقیدہ کی وجہ سے آپ اور آپ کی ساری ٹولی کا کیا فتویٰ ہے صاف صاف لکھئے۔ کیا اسی ابن تیمیہ کی صفائی شاہ صاحب سے کراتے ہیں جس کے عقیدے میں خود آپ اور آپ کی ساری ٹولی مخالف ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ بازی و چالبازی نہیں؟ پرواز صاحب! جیتی مکھیاں نہ نگلئے۔ ہو سکے تو ابن تیمیہ کے عقائد صاف صاف معہ حوالہ کتب لکھئے، ورنہ سچی توبہ فرمایئے۔ اور آرزو صاحب مالک وایڈیٹر "اخبار ہندوستان" بمبئی سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس عبارت ابن تیمیہ کا صحیح اردو ترجمہ کرا کے سمجھیں اور غور فرما کر لکھیں کہ کیا ابن تیمیہ کے اس عقیدے میں آپ اس کے ہم نوا ہم مذہب ہیں۔ کیا آپ خدا اور رسول دونوں کو برابر مانتے ہیں۔ اگر یہ عقیدہ ہے تو پرواز صاحب سے ہی اپنے لیے اصلاحی فتویٰ معلوم کر کے اپنی اصلاح فرمایئے۔ اور اگر ابن تیمیہ کے اس عقیدے کے آپ خلاف ہیں تو مخالف عقیدے والے کی تعریف و توصیف اپنے اخبار میں چھاپ کر اپنے اخبار کو بدنام اور مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کا سبب نہ بنئے۔ پرواز صاحب بغور سنیں اور پڑھیں کہ ان کے معتبر و مستند امام ابن تیمیہ کے اور عقائد کیا ہیں۔ مگر فقیر کا احسان مانیں کہ جس سے وہ ناواقف تھے بے علم و بے خبر تھے اس سے فقیر انہیں خبردار کرتا اور ان کے آگے کھول کر ذکر کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب "ابن تیمیہ" ۸

(۶) اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۰ میں ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ ”قرآن مجید میں بعض جگہ اعضاء خداوندی کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف چہرہ، آنکھ، ہاتھ، پہلو، نفس، پنڈلی وغیرہ کو نسبت دی ہے، چہرہ کے متعلق یہ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ فاینما تولوا فثم وجه الله ...... (البقرہ) پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو ادھر اللہ کا چہرہ ہے۔ اور ویبقی وجہ ربک رحمن ۔ اور تیرے پروردگار کا چہرہ باقی رہے گا۔“ اور صفحہ ۱۷۱ میں ہے۔ ”کل شئی هالك الا وجهه ...... ہر چیز اس کے چہرے کے سوا ہلاک ہو جانے والی ہے ...... واصنع الفلک باعیننا ۔ اور تم کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے بناؤ۔ تجری باعیننا نوح کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔“ اس میں جہات اور جسمیت الٰہیہ کا اثبات ہے۔ کیا آپ دیوبندی وندوی و تحقیقی ومودودی اسی عقیدے پر ہیں؟

(۷) اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے کہ ”ابن تیمیہ نے رائج الوقت مسلک اشاعرہ کے خلاف صفات باری تعالیٰ اور جہت خداوندی کو ثابت کیا اور اسی کو اعتقاد الفرقۃ الناجیۃ المنصورۃ الی قیام الساعۃ اہل السنۃ والجماعۃ (نجات پانے والے اور تا قیام قیامت فتحیاب رہنے والے فرقہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ) قرار دیا تھا۔“ یہ ہے ابن تیمیہ کا عقیدہ۔ کیا آپ اور وہابیوں دیوبندیوں جمعیتوں کا یہی عقیدہ ہے۔ اگر ہے تو دلائل دیجئے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب کے خلف اکبر و جانشین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ یہیں ملاحظہ فرمایئے۔ وھوھذا۔ یہ دیکھئے ”تحفہ اثناء عشریہ“ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳، صفحہ ۲۲۵ میں لکھتے ہیں۔ ”عقیدہ سیزدھم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جھتی از فوق و تحت متصور نیست و همین ست مذهب اهل سنت و جماعت۔“ یعنی تیرہواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان نہیں اور اس کے لیے کوئی جہت نیچے اوپر داہنے بائیں آگے پیچھے کی متصور نہیں ہو سکتی۔ اور یہی عقیدہ و مذہب ہے۔ اہل سنت وجماعت کا۔“ پرواز صاحب فرمائیں کہ شاہ صاحب سچے یا ابن تیمیہ، صاف صاف جواب دیجئے اور ایک فتویٰ شاہ صاحب کا اور بھی سنئے۔ اسی تحفہ اثناء عشریہ میں ہے۔ ”عقیدہ دوازدھم باری تعالیٰ را جسم نیست و طول و عرض و عمق ندارد و ذی صورت و شکل نیست۔“ (ترجمہ: ”بارھواں عقیدہ یہ کہ باری تعالیٰ کا نہ جسم ہے نہ طول نہ عرض اور نہ وہ عمق رکھتا ہے نہ صورت نہ شکل رکھتا ہے۔“ ترجمہ منقول از تحفہ اثنا عشریہ مترجم اردو مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، میثم رضوی)

مصنفہ محمد یوسف کوکن عمری ایم اے ریڈر مدراس یونیورسٹی مدراس۔ شائع کردہ اسلامی پبلشنگ کمپنی اندرون لوہاری گیٹ لاہور، صفحہ ۱۶۷ میں ہے۔

(۲) ”قرآن مجید میں بکثرت اس قسم کی آیتیں ملیں گی جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا اوپر ہے اور وہاں سے رسولوں کے نام پیام آتے ہیں۔ حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے“ اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے ”اللہ عرش پر ہے۔“ اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے جہت بھی مانی اور اس کے لیے مکان بھی مانا اور اللہ تعالیٰ کو محدود بھی مانا۔ کیا آپ اور آپ کے پرکھوں، پرانوں کا یہی عقیدہ ہے، صاف لکھئے۔ (۳) اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد عرش پر دراز اور قائم ہو گیا۔“ یہاں ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ کو مجسم مانا۔ کیا آپ اور آپ کے بڑوں کا یہی عقیدہ ہے صاف لکھئے۔

(۴) کتاب مذکورہ صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”ثم استوی علی العرش “اعراف اور رعد اور یونس اور فرقان اور سجدہ اور حدید۔ پھر عرش پر دراز اور قائم ہو گیا۔ الرحمن علی العرش استوی۔ سورہ طٰہٰ، رحمٰن عرش پر دراز ہو گیا۔“ معاذ اللہ۔ پرواز صاحب فرمائیں کہ ان کا مقتدا ابن تیمیہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور دراز ہونے کا کیا مطلب ہے۔ کیا خدا بھی گھٹتا بڑھتا اور لمبا اور کم ہوتا ہے۔ اور سکڑتا اور دراز ہوتا ہے۔ کیا خدا میں ربڑ کی خاصیت ہے یا خراطین (کیچوے) کی خاصیت ہے؟ تو خوب یاد رکھئے کہ گھٹنا بڑھنا کمی زیادتی یہ سب مخلوق کی شانیں ہیں اور خدا تعالیٰ کو ایسا ماننا خدائے تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ پرواز صاحب جلدتر فرمایئے کیا آپ اور آپ کے بڑے بوڑھے وہابی دیوبندی، ندوی، الیاسی، مودودی، خاکساری، احراری، جمعیت العلمائی خدا تعالیٰ کو گھٹنے بڑھنے والا مانتے ہیں۔ اگر ہاں تو دلائل دیں اور اگر نہیں تو اس عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ پر کیا فتویٰ ہے؟

(۵) اور اسی کتاب ابن تیمیہ صفحہ ۱۶۸ میں ہے کہ ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی عرش اور استویٰ کے یہی معنی لیتے تھے جس کی اوپر تشریح کی گئی ہے۔“ اور اسی کے صفحہ ۱۷۰ میں لکھا ہے کہ ”استوی علی العرش“ میں یہی تیسرے معنی مراد لیے گئے ہیں، اس کے علاوہ جو کچھ معانی بیان کیے جاتے ہیں وہ سب تاویل باطل کی حیثیت رکھتے ہیں۔“ پرواز صاحب فرمائیں کہ ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ کیسا ہے حق یا باطل جو حق ہو اس پر دلائل دیں اور حکم لکھیں۔

یہ شاہ صاحب نے ابن تیمیہ کا رد کیا یا اس کی موافقت فرمائی یہ بھی لکھیے کہ شاہ صاحب اور ابن تیمیہ میں کون سچا ہے؟ صاف صاف نام بنام لکھئے ان احکام کو اگر تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ "النجوم الشہابیہ علی مال تراجم الوہابیہ" دیکھئے ۹

(۸) اور اسی کتاب ۶۹ کے صفحہ ۵۵۸ میں لکھا ہے کہ "ابن تیمیہ نے نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کے قبور کی زیارت کو اجمالی طور پر قطعی معصیت قرار دیا ہے۔" ۱۰ فرمایئے اور صاف صاف فرمایئے، کیا آپ زیارت روضہ نبوی کو گناہ اور حرام جانتے ہیں۔ اور دیوبندی وندوی والیاسی تبلیغی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ جناب آرزو صاحب آپ بھی خاموش نہ رہیں۔ آپ بھی صاف صاف فرمائیں کیا آپ بھی زیارت قبور انبیائے کرام علیہم السلام کو گناہ اور حرام سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو پرواز صاحب کے مضمون مذکور سوال سے جلد اپنی صفائی و بیزاری کا اعلان کر دیجئے اور مسلمانوں کو مغالطہ سے بچایئے۔ اور اسی کتاب ابن تیمیہ کے صفحہ ۵۵۹ پر لکھا ہے کہ "امام موصوف (ابن تیمیہ) مطلق زیارت قبور کے منکر نہیں تھے البتہ خاص زیارت قبر کے مقصد سے سفر کرنے کو حرام سمجھتے تھے۔" یعنی ابن تیمیہ کے نزدیک اس کے باپ کی قبر پر جانا جائز ہے اور مزار اقدس نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ شریف کو جانا حرام ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، پرواز صاحب آپ کے بڑوں پرکھوں کا یہ عقیدہ "شہاب ثاقب" میں شیخ دیوبند و صدر جمعیۃ (مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی) نے لکھ دیا ہے، آپ کے چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ مسلمان بھائی پرواز صاحب کو خوب پہچان لیں۔

(۹) اور محبوبان خدا سے استغاثہ و استعانت کے متعلق اسی کتاب کے صفحہ ۵۳۸ میں ہے کہ "امام ابن تیمیہ سے اس کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے غیر اللہ سے استغاثہ کرنے والوں کی سخت مذمت کی اور لکھا کہ غیر اللہ سے استعانت (مدد مانگنا) درحقیقت ایک طرح کا شرک ہے۔" ۱۱ یہ ہے ابن تیمیہ کا دھرم اور شاہ صاحب قصیدہ اطیب النغم اور "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں خود مدد مانگتے اور مدد مانگنا سکھاتے ہیں تو آپ کے نزدیک جناب شاہ صاحب ابن تیمیہ کے فتوے سے کون ہوئے مسلم یا مشرک؟ صاف صاف لکھئے۔ پرواز صاحب اندھیریاں نہ ڈالئے اپنا عقیدہ کھلم کھلا بیان فرمایئے۔ اینچ پینچ اور تکڑم بازی سے ابن تیمیہ کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ کیا شاہ صاحب اسی کی صفائی فرما رہے ہیں جس کے فتوے سے خود شاہ صاحب مشرک اور مشرگ گر ہو رہے ہیں۔ کیا یہ بات قرین قیاس ہے کہ شاہ صاحب ابن تیمیہ کی خوبی اس

کی تعریف لکھیں مگر خود اپنا عقیدہ اس کے عقیدے کے موافق نہ کریں۔ اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ شاہ صاحب کو اس کے عقیدوں کی خبر ہی نہیں اور وہابی پروپیگنڈے کی بنا پر لکھ دیا تو یہ تصدیق و تائید اور ہم نوائی **ہرگز نہیں**۔ دوم یہ کہ خط مذکور سوال ہی شاہ صاحب کا نہیں، یہ خط ہی کسی کا گڑھا ہوا ہے جو شاہ صاحب کے نام سے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر آپ تو فرمائیں کہ آپ ان سنی مسلمانوں کو جو یا رسول اللہ ﷺ الغیاث یا علی مشکل کشا یا غوث المدد یا خواجہ غریب نواز کہنے والے ہیں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ ابن تیمیہ اور "تقویۃ الایمان" اور "کتاب التوحید" اور "الہدیۃ السنیہ" اور "تحفہ وہابیہ" کے فتوے تو معلوم ہیں لیکن آپ بھی اپنا عقیدہ اور فتویٰ لکھئے کہ آپ کا مذہب بھی کھلے۔

(۱۰) اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۲ میں ہے کہ "امام موصوف (ابن تیمیہ) نے نزول باری کے مسئلہ پر متکلمانہ بحث کی اور متکلمین کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ خدا آسمان سے دنیا پر اسی طرح اترتا ہے جس طرح کہ میں منبر کے ایک زینہ سے دوسرے زینہ پر اتر آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ منبر کے ایک زینے سے دوسرے زینے پر اتر آئے۔" ۱۲ معاذ اللہ، یہ اترنا چڑھنا بھی تغیر ہے یا نہیں؟ اور تغیر حدیث کی دلیل ہے یا نہیں تو ثابت یہ ہوا کہ ابن تیمیہ کو خدا تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو خدا ہی نہیں سمجھتا بلکہ کسی موہوم و مزعوم کو خدا مانتا ہے جو ابن تیمیہ کی طرح اترتا چڑھتا ہے۔ جس کو برابر تنزل و ترفع ہوتا ہے۔

پرواز صاحب کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اگر نہیں تو اس عقیدے کی بنا پر ابن تیمیہ کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور کیا شاہ صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا اگر نہیں تو کیا اسلامی عقائد کے مخالف کی شاہ صاحب نے تصدیق و تائید لکھ دی۔ فی الحال یہ دس نمبر ہیں انہیں پڑھئے اور ہو سکے تو صفائی دیجئے اور ابن تیمیہ کے عقائد تفصیل کے ساتھ مع حوالہ بیان فرمایئے۔

آخر میں جناب آرزو صاحب سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ ان عقائد ابن تیمیہ کو پڑھئے اور بغور پڑھ کر اپنی صفائی فرمایئے اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچایئے۔ اور بقدر امکان شریعت مطہرہ کی پیروی فرمایئے۔ یہ آرزو صاحب کی خیر خواہی کے لیے لکھا گیا ہے۔

ہاں آخر میں پرواز صاحب سے یہ کہنا ہے کہ آرزو صاحب سے جو آپ نے دوستانہ کیا ہے تو آرزو صاحب کو آپ مشرک سمجھتے ہیں یا مسلمان کیونکہ آرزو صاحب کا نام ہی وہابی کس لیے۔ آپ کا نام نامی جناب غلام محمد صاحب ہے تو جلد اور صاف صاف لکھئے کہ غلام محمد نام رکھنا اسلام ہے یا شرک۔ اور غلام محمد

نام والا آپ کے فتوے سے مشرک ہے یا مومن؟ دیکھئے ''تقویۃ الایمان'' ۱۳ اور ''کتاب التوحید'' اور ''الہدیۃ السنیہ'' اور ''تحفہ وہابیہ'' اور ''نصیحۃ المسلمین'' اور ''بہشتی زیور'' حصہ اول اور ''تعلیم الاسلام'' حصہ چہارم کو سامنے رکھ کر کھلم کھلا فتوے دیجئے کہ غلام محمد آرزو صاحب یہ نام رکھا کہ آپ کے نزدیک مسلم ہیں یا مشرک۔ ہمت فرمایئے اور کتب مذکورہ سے یہ مسئلہ صاف صاف لکھ کر ہندوستان اخبار میں خصوصیت کے ساتھ چھپوایئے اور یاد رکھئے کہ شاہ صاحب کی پوزیشن کو تختۂ مشق نہ بنایئے۔

(ماہنامہ نوری کرن، دسمبر 1963ء و جنوری 1963)

حواشی

(۱) حضرت محبوب ملت کے اسی موقف کی تائید دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے عقیدت مند مولوی نجم الدین اصلاحی دیوبندی نے بھی کی ہے کہ ابن تیمیہ کے بارے میں جو شاہ ولی اللہ کی تصدیق ہے وہ لاعلمی کی وجہ سے ہے ذیل میں مولوی نجم الدین اصلاحی کا اقتباس ملاحظہ کریں جس میں لکھتا ہے کہ:

''کیا یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ مخدوم معین الدین نے بتکفیر شیخ اکبر اور مسائل فقہ میں قصر کی مدت یا حیض کے اکثر اور اقل کی تعیین اور اشعری طریقہ تاویل وغیرہ کے بارے میں ابن تیمیہ کا نکیر کرنا اور شدت سے تردید کرتے کرتے ایسے الفاظ کا زبان قلم پر جاری ہو جانا بھی دریافت فرمایا تھا اور شاہ ولی اللہ نے اس کی بھی توثیق و تحسین فرمائی تھی؟ حاشا کہ ایسا نہیں ہوا ہوگا'' (مکتوبات شیخ الاسلام، صفحہ 381، جلد چہارم، مطبوعہ مجلس یادگار شیخ الاسلام قاری منزل پاکستان چوک کراچی)

(۲) اس بات کی تصدیق کے لیے مقدمہ وصایا و اربعہ از ڈاکٹر محمد ایوب قادری دیوبندی ملاحظہ کریں جس میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی تصنیفات میں تحریفات واقع ہوئی ہیں بلکہ کچھ کتابیں ان کے نام سے منسوب کی گئی ہیں جیسے البلاغ المبین و تحفۃ الموحدین وغیرہ کتب۔ اس کے علاوہ حکیم محمود احمد برکاتی نے اپنی کتاب ''شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان''، مولوی فیاض خان سواتی دیوبندی نے اپنی کتاب ''شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحبزادگان''، حکیم محمود احمد ظفر دیوبندی نے ''شاہ ولی اللہ اور ان کے تجدیدی کارنامے'' اور قاری عبدالرحمٰن پانی پتی نے ''کشف الحجاب'' میں تسلیم کیا ہے کہ شاہ ولی اللہ کی کتب میں تحریفات واقع ہوئی ہیں۔

(۳) جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب انفاس العارفین میں لکھا ہے کہ ''شیخ احمد قشاشی محمد بن یونس القشاشی المعروف عبدالنبی ابن شیخ احمد الدجانی کے فرزند تھے اور شیخ یونس کو عبدالنبی اس لیے کہتے تھے کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔'' (انفاس العارفین، صفحہ 321)

(۴) حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب نے حجۃ العمل فی ابطال الحیل کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا۔

(۵) مولانا مخصوص اللہ صاحب دہلوی نے معید الایمان کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا۔

(۶) (ترجمہ) اوامر و نواہی اور اخبار و بیان میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے اس لیے مذکورہ بالا امور میں اللہ اور رسول کے مابین تفریق (فرق کرنا) جائز نہیں۔ (الصارم المسلول اردو، صفحہ 83، مترجم غلام احمد حریری، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، غزنی سٹریٹ لاہور)

(۷) اطیب النغم میں سے شاہ ولی اللہ کے اشعار ملاحظہ کریں:

ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ

ومنتجع الغفران من کل تائب

ترجمہ: ایسی پریشانی کے عالم میں مجھے کوئی سہارا نظر نہیں آتا سوائے آنحضرت کے جو ہر سختی اور مصیبت میں غمزدہ کے چنگل مارنے کی جگہ ہیں اور جو ہر توبہ کرنے والے کے لیے مغفرت طلب کرنے کی جگہ ہیں۔ (قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم، صفحہ 29، 30، مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک نمبر 14، کراچی نمبر 38)

(۸) اس کتاب کا وہی ایڈیشن میرے پاس موجود ہے جو حضرت محبوب ملت رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کتاب پر سن اشاعت درج نہیں لیکن مولف نے کتاب کا سن تالیف 1959 لکھا ہے۔ (میثم عباس رضوی)

(۹) ''النجوم الشہابیہ'' پاکستان میں مکتبہ غوثیہ مریدکے نے شائع کی ہے۔

(۱۰) جیسا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''الجواب الباہر فی زوار المقابر'' میں جھوٹ بولتے ہوئے کہا ہے کہ ''علماء میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس نے یہ لکھا ہو کہ محض زیارت قبر مکرم یا کسی اور قبر کے لیے رخت سفر باندھنا جائز ہے بلکہ جید علماء کرام نے ایسے سفر کو حرام قرار دیا ہے۔'' (الجواب الباہر، صفحہ 52، مکتبہ الدعوۃ پاکستان)

(۱۱) ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت'' کے صفحہ 62 پر لکھا ہے کہ ''جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ قبروں سے منت ماننا خدا سے مرادیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے یا اس سے مصائب دور ہوتے ہیں رزق کھلتا ہے جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے تو وہ کافر بلکہ مشرک ہے اور اس کا قتل شرعاً واجب ہے۔'' (اصحاب صفہ، صفحہ 62، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ لاہور)

(۱۲) مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں ابن تیمیہ کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں کہتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میں ابن تیمیہ کے پاس جمعہ کے دن گیا یہ جامع مسجد میں بیٹھے واعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے کہا خدائے برتر آسمان سے دنیا پر اس طرح اترتا ہے جس طرح دیکھو یہ میں ممبر سے اترتا ہوں ایک زینہ اتر کر بتایا اس پر ایک مالکی فقیہ جس کا

نام ابن الزبیر اتفاقی مخالفت میں کھڑا ہو گیا تمام اس فقیہ پر ٹوٹ پڑے اور اسے اس قدر گھونسوں اور جوتوں سے مارا کہ اس کا عمامہ گر پڑا اور سر پر ریشمی ٹوپی دکھائی دینے لگی۔" (سفر نامہ ابن بطوطہ صفحہ 127 مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

(۱۳) اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے پہلے باب کے شروع میں غلام محی الدین اور غلام معین وغیرہ ناموں کو شرک قرار دیا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 25 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

(حواشی از میثم عباس رضوی)

❖❖❖

دیوبندی علماء کا کوے کے گوشت کی دعوت کھانا

یہ نایاب اخبار ہمیں مولانا لال محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے علمی خزانے سے ان کے صاحبزادے مولانا قاری خلیل احمد چشتی صاحب کے توسط سے دستیاب ہوا جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ (ایڈیٹر)

"کوے کا گوشت حلال ہے"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 7 اگست 1976)

دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچا چٹھا

مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات علامہ سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالےٰ

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق وانتم تعلمون

اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

قال النبی صلےٰ اللہ علیہ وسلم

اترغبون عن ذکر الفاجر اذکروا الفاجر بما فیہ کما یحذرہ الناس

کیا فاجر کے ذکر سے تم منہ پھیرو گے، بیان کرو جو کچھ فاجر کے اندر عیب ہو تا کہ لوگ اس سے بچیں

چونکہ بعض ہمارے سنی بھائی دیو بندیوں کے وہابی اور لامذہب ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ اور یہ ناواقفیت بوجہ ادعائے حنفیت ہے جو محض ان لوگوں کا تقیہ ہے۔ اس لیے ہم بہ تعمیل ارشاد جناب باری عزاسمہ و جناب رسالت پناہ ﷺ اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں یہ مختصر فہرست ان کے عقائد و اعمال کے کہ جو خلاف اہل سنت والجماعت ہیں۔ ان کے اماموں اور پیشواؤں یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں سے مع نشان صفحہ و سطر لکھ کر پیش کرتے ہیں، جس کا جی چاہے ان کی کتابوں میں دیکھ لے اور حوالہ جات کی مطابقت کر لے تا کہ پھر کسی کو گنجائش چوں و چرا کی نہ رہے اور ہمارے سنی بھائی بعد علم و دریافت حال ان کی حنفیت کے فریب میں نہ آئیں۔ آخر علمائے عرب و عجم میں سے کسی نے تکفیر کسی نے تضلیل کسی نے تفسیق جو کی ہے وہ بلا وجہ تو نہیں ہے۔ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (جن کو مولوی رشید احمد و خلیل احمد بھی براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۸ سطر ۴ میں شیخ العلماء اور ہمارے شیخ الہند اور صفحہ ۲۵ سطر ۲ میں تمام علماء مکہ پر فائق بتلا رہے ہیں) بعد دریافت حالات مولوی رشید احمد کی نسبت "تقدیس الوکیل" مطبوعہ صدیقی پریس واقعہ قصور ۱۳۱۴ھ کے

صفحہ ۳۰۷ سطر ۱۸ میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "میں جناب مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا۔ پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (یعنی غیر رشید) جس طرف آئے ایسا تعصب برتا کہ اس میں ان کی تحریر و تقریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے۔ پھر ان کی تمام باتیں خلاف عقائد و اعمال اہل سنت و جماعت بیان فرما کر صفحہ ۳۰۹ سطر ۱۹ میں یہ لکھا ہے کہ میں اپنے محبین کو منع کرتا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور ان کے چیلے چانٹوں کے ایسے ارشادات نہ سنیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا۔ لیکن جب جمہور علمائے صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین ان کی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھ کو کیا شکایت ہوگی۔ اور صفحہ ۳۱۰ سطر ۵ میں یہ بھی فرمایا ہے۔

"میں بھی اس زمانہ کے حالات اور مولوی رشید احمد اور ان کے چیلے چانٹوں کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

پس اے بھولے بھالے سنی بھائیو، تم کو بھی بعد دریافت چند عقائد و اعمال مندرجہ فہرست ہذا بموجب ہدایت مسلمہ امام الطائفہ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ان (دیوبندیوں) کی فریب دہندہ باتوں کی طرف ہرگز التفات نہیں کرنا چاہیے اور بموجب ارشاد حضرت مولوی صاحب ممدوح الصدر ان صورت کے سنی اور سیرت کے وہابیوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگنی چاہیے اور ان کی صحبت سے بھاگنا چاہیے کہ یہ ایک فتنہ عظیم تباہ کن دین و ایمان ہندوستان میں پھیلا ہے۔ یہ لوگ اپنے مذہب جدید کی اشاعت میں ہر حیلہ سے رات دن مصروف و مشغول ہیں۔ اور ہمارے سنی بھائی بوجہ جہالت ان کے شکار ہو رہے ہیں۔ سنیو خدا کے واسطے اس فہرست کو خوب غور سے پڑھو اور جس سنی کو اللہ پاک توفیق عطا کرے۔ وہ اس کو حسبۃً للہ اور چھپوا کر مفت تقسیم کرے اور گوشہ گوشہ ہندوستان میں پھیلا دے تا کہ سنی ان سے واقف ہوں اور ان کو اپنے سے علیحدہ ہو جائیں۔

فہرست مختصر عقائد و اعمال دیوبندیاں

(۱) وہابیوں کو اچھا جاننا

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول مطبوعہ برلا پریس مراد آباد ۱۳۲۳ھ کے صفحہ ۸ سطر ۴ میں تحریر ہے کہ "محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان

کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 265، 266، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت اس کو اور اس کے متبعین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں۔ دیکھو شامی باب البغاۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت اور اس کے ملک کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے۔

هنالك الزلازل والفتن و بها يطلع قرن الشيطان۔

یعنی اس جگہ زلزلے اور فتنے ہیں اور اس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

لہٰذا علماء کا اتفاق ہے کہ وہ شیطان کا سینگ یہی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اسی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ذریات میں سے ابن سعود نے حرمین شریفین پر مسلط ہو کر کیا کچھ نہ کر دکھلایا۔ مساجد و مقابر کی بے حرمتی آثار متبرکہ صحابہ و اہل بیت کا انہدام اہالیان شہر پر بے حد مظالم برپا کرنا۔ جس سے ہر ایک ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔ ہر طرف سے اس کی حرکات ناملائم پر اظہار نفرت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ علماء اس کی تردید میں رسالہ پر رسالہ تحریر فرما رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس کو مولوی رشید احمد ان لوگوں کی تعریف کرتے ہیں اب تو صاف ظاہر ہو گیا کہ مولوی رشید احمد اور ان کے متبعین وہابی ہیں ان کا حنفی ہونا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ وہابیوں کا حنبلی ہونا، یہ ایک پردہ ہے۔ جس کی آڑ میں بھولے بھالے سنیوں کا شکار کرتے ہیں۔ حنفیوں کو ان کی حنفیت کا ہرگز خیال نہ کرنا چاہیے جبکہ ان کے عقائد خلاف احناف ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہم مذہب ہی ہم مذہب کی تعریف کیا کرتا ہے۔

(۲) غیر مقلدوں کو اہل سنت سمجھنا

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد جلد دوم کے صفحہ ۱۲، سطر ۱۳ میں تحریر ہے کہ "(مولوی نذیر حسین دہلوی سرگروہ غیر مقلدین) کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی سخت بیجا ہے۔ عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں۔ البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔" (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 62، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت بوجہ خلاف عقاید اس گروہ غیر مقلدین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور گمراہ کہتے ہیں۔ چنانچہ بکثرت رسائل علمائے اہل سنت کے ان کے رد میں موجود ہیں۔ اور مولوی رشید احمد اور ان کے مقلدین پکے لامذہب ہیں۔ مسلمانو! غور کرو۔ اگر کوئی سنی یہ کہے کہ ہم اور رافضی عقائد میں ایک ہیں۔ پھر کیا کوئی اس کو سنی کہہ سکتا ہے۔ سنی، رافضی، خارجی عقائد سے ہوتے ہیں کہ اعمال سے۔ افسوس صد افسوس ایسے کھلا کھلم اقرار پر بھی ان کے تبعین سر پھوڑتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سنی حنفی صوفی اور محدث تھے۔ اب فرمائیں کہ خود ان کی تحریر معتبر ہے۔ یا ان کے تبعین کی تقریر:

فافهم ولا تكن من المجادلين۔

غیر مقلدین کے عقائد واعمال کی کامل تردید کے لیے فتح المبین معہ دبوس المقلدین ملاحظہ کیجئے ان کی گمراہی ولامذہبی پر پانچ سو علمائے عرب وعجم کا متفقہ فتویٰ ہے۔

(۳) تقلید شخصی کوئی ضروری نہیں

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ میں لکھا ہے کہ اگر عامی کو "اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری معلوم ہو تو دوسرے امام کے قول پر عمل کر لیوے اس قدر تنگی نہ اٹھاوے" یہ جواب جمع بین الصلوۃ کے بارہ میں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 286 مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لو حضرات ناظرین کیا اب بھی کوئی بات غیر مقلدی کی باقی رہی ہے۔ مریدین اور تبعین اپنے اور اپنے امام کے جامہ حنفیت کے چاک کو کہاں تک رفو کریں گے۔ کیا اس کھلم کھلا ثبوت پر سر پھوڑیں گے اور اس کو اور اپنے کو حنفی بنا دیں گے۔ احناف کے نزدیک جمع بین الصلوتین یعنی دو نمازوں کا ملا کر ایک وقت کے اندر پڑھنا سوائے عرفات اور مزدلفہ کے ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور یہ جائز بتلا رہے ہیں اس مسئلہ میں بھی خلاف احناف ہو گئے اور جب جمع بین الصلوۃ میں عامی کو ترک تقلید کی اجازت دے دی۔ تو دوسرے مسائل کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ جن مسئلہ میں امام اعظم کی پیروی کرنے میں دشواری ہو تو ان کی تقلید چھوڑ کر دوسرے امام کی پیروی کرلے۔ اسی کا نام لامذہبی ہے۔

(۴) امکان کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین قاطعہ کے صفحہ ۳ سطر ۹ میں ہے کہ "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے" (براہین قاطعہ، صفحہ 6، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی) اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد ومد سے لکھا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو ضال اور فاسق اور کافر کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور وقوع کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کردی ہے۔ رسالہ صیانۃ الناس عن وساوس الخناس کے اندر مطبوعہ فتویٰ موجود ہے۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

☆☆☆

اول تو اس مسئلہ کی ترویج غیر مقلدین سے ہوئی ہے۔ چنانچہ صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد رشید مولوی نذیر حسین دہلوی کے صفحہ ۵ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ پھر حضرات دیوبند نے تو اس کو کمال عروج پر پہنچا دیا۔ علمائے اہل سنت نے بکثرت اس کے رد کئے مگر یہ حضرات اپنی ہٹ سے نہیں ہٹتے ہیں اور طرح طرح کی رنگ آمیزیاں کرکے اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہے۔ دیکھو فتح المبین جس میں سینکڑوں علمائے عرب وعجم کے دستخط اور مواہیر ثبت ہیں اور دیکھو تقدیس الوکیل جس میں مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی (جن کو خود مولوی رشید احمد وخلیل احمد شیخ الہند تعلیم کر رہے ہیں) معہ دیگر علمائے مکہ اس مسئلہ میں کس قدر خلاف ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ یہ ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ عالم تو عالم جاہل بھی اپنے رب کریم کو کذب و دروغ جیسی گندی وقبیح صفت کے ساتھ متصف کرنے کو گوارا نہیں کر سکتا۔ جب خدا کے لیے کذب مانا جائے گا تو اس کا کلام لامحالہ محتمل کذب ٹھہرے گا۔ اور کلام اللہ لائق حجت نہ رہے گا۔ اور جب کذب جو باتفاق عقلا عیب ونقص ہے۔ اس کو ممکن بالذات مانا اس کا صدور ذات باری عز اسمہ سے محال نہ جانا۔ تو پھر جملہ عیوب ونقائص کا صدور بھی ممکن مانا۔ اس مسئلہ کی پوری تشفی بخش بحث عام فہم کتاب "توضیح العقائد" کے اندر ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۵) رحمۃ اللعالمین حضور ﷺ کی صفت نہیں ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۵ میں درج ہے۔ "رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 218، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت بوجہ خلاف عقاید اس گروہ غیر مقلدین کو خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور گمراہ کہتے ہیں۔ چنانچہ بکثرت رسائل علمائے اہل سنت کے ان کے رد میں موجود ہیں۔ اور مولوی رشید احمد اور ان کے مقلدین پکے لامذہب ہیں۔ مسلمانو! غور کرو۔ اگر کوئی سنی یہ کہے کہ ہم اور رافضی عقائد میں ایک ہیں۔ پھر کیا کوئی اس کو سنی کہہ سکتا ہے۔ سنی، رافضی، خارجی عقائد سے ہوتے ہیں کہ اعمال سے۔ افسوس صد افسوس ایسے کھلا کھلم اقرار پر بھی ان کے تبعین سر پھوڑتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سنی حنفی صوفی اور محدث تھے۔ اب فرمائیں کہ خود ان کی تحریر معتبر ہے۔ یا ان کے تبعین کی تقریر:

فافهم ولا تكن من المجادلين۔

غیر مقلدین کے عقائد واعمال کی کامل تردید کے لیے فتح المبین معہ دبوس المقلدین ملاحظہ کیجئے ان کی گمراہی ولامذہبی پر پانچ سو علمائے عرب وعجم کا متفقہ فتویٰ ہے۔

(۳) تقلید شخصی کوئی ضروری نہیں

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ میں لکھا ہے کہ اگر عامی کو "اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری معلوم ہو تو دوسرے امام کے قول پر عمل کر لیوے اس قدر تنگی نہ اٹھاوے" یہ جواب جمع بین الصلوٰۃ کے بارہ میں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 286، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لو حضرات ناظرین کیا اب بھی کوئی بات غیر مقلدی کی باقی رہی ہے۔ مریدین اور تبعین اپنے اور اپنے امام کے جامہ حنفیت کے چاک کو کہاں تک رفو کریں گے۔ کیا اس کھلم کھلا ثبوت پر سر پھوڑیں گے اور اس کو اور اپنے کو حنفی بنادیں گے۔ احناف کے نزدیک جمع بین الصلوٰتین یعنی دو نمازوں کا ملا کر ایک وقت کے اندر پڑھنا سوائے عرفات اور مزدلفہ کے ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور یہ جائز بتلا رہے ہیں اس مسئلہ میں بھی خلاف احناف ہو گئے اور جب جمع بین الصلوٰۃ میں عامی کو ترک تقلید کی اجازت دے دی۔ تو دوسرے مسائل کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ جس مسئلہ میں امام اعظم کی پیروی کرنے میں دشواری ہو تو ان کی تقلید چھوڑ کر دوسرے امام کی پیروی کرلے۔ اسی کا نام لامذہبی ہے۔

(۴) امکان کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین قاطعہ کے صفحہ ۳ سطر ۹ میں ہے کہ "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے" (براہین قاطعہ، صفحہ 6، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و مد سے لکھا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی نے وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کو ضال اور فاسق اور کافر کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور وقوع کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کردی ہے۔ رسالہ صیانۃ الناس عن وساوس الخناس کے اندر مطبوعہ فتویٰ موجود ہے۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

☆☆☆

اول تو اس مسئلہ کی ترویج غیر مقلدین سے ہوئی ہے۔ چنانچہ صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد رشید مولوی نذیر حسین دہلوی کے صفحہ ۵ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ پھر حضرات دیو بند نے تو اس کو کمال عروج پر پہنچا دیا۔ علمائے اہل سنت نے بکثرت اس کے رد کئے مگر یہ حضرات اپنی ہٹ سے نہیں ہٹتے ہیں اور طرح طرح کی رنگ آمیزیاں کرکے اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہے۔ دیکھو فتح المبین جس میں سینکڑوں علمائے عرب وعجم کے دستخط اور مواہیر ثبت ہیں اور دیکھو تقدیس الوکیل جس میں مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی (جن کو خود مولوی رشید احمد و خلیل احمد شیخ الہند تعلیم کر رہے ہیں) معہ دیگر علمائے مکہ اس مسئلہ میں کس قدر خلاف ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ یہ ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ عالم تو عالم جاہل بھی اپنے رب کریم کو کذب و دروغ جیسی گندی وقبیح صفت کے ساتھ متصف کرنے کو گوارا نہیں کر سکتا۔ جب خدا کے لیے کذب مانا جائے گا تو اس کا کلام لامحالہ محتمل کذب ٹھہرے گا۔ اور کلام اللہ لائق حجت نہ رہے گا۔ اور جب کذب جو باتفاق عقلا عیب ونقص ہے۔ اس کو ممکن بالذات مانا اس کا صدور ذات باری عزاسمہ سے محال نہ جانا۔ تو پھر جملہ عیوب ونقائص کا صدور بھی ممکن مانا۔ اس مسئلہ کی پوری تشفی بخش بحث عام فہم کتاب "توضیح العقائد" کے اندر ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۵) رحمۃ اللعالمین حضور ﷺ کی صفت نہیں ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۲ سطر ۱۵ میں درج ہے۔ "رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 218، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر 2، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

لوحضرات اب کیا کہو گے۔اب تو جناب سرور کائنات مفخر موجودات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا تمام عالم کے واسطے رحمت ہونا کہ جو صفت مخصوصہ جناب نبی اکرم ﷺ ہے،اس سے بھی انکار کردیا۔

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين

جیسی جلی اور صریح نص قرآنی کے بھی منکر بن گئے۔کیا ایسی آیت کسی اور کے حق میں بھی نازل ہوئی ہے۔

نعوذ باللہ العظیم۔

(۶) سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو علم غیب ثابت کرنے والا کافر ہے

فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۹ میں ہے"جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے...... وہ بیشک کافر ہے۔"(فتاویٰ رشیدیہ،صفحہ 179،مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں اپنے حبیب کی نسبت علم غیب ثابت فرمارہے ہے۔چنانچہ ارشاد ہے۔

و علمك مالم تكن تعلم۔

یعنی تجھ کو وہ چیزیں سکھلادیں جن کو تو نہیں جانتا تھا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وما هو على الغيب بضنين۔

یعنی ہمارا حبیب غیب کی باتیں بتلانے پر بخیل نہیں ہے۔یعنی وہ خود جانتا ہے اور دوسروں کو بھی بتلاتا ہے

اب فرمائیں کہ اس اطلاق کفر سے کون کافر ہے؟

(۷) شیطان لعین کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے،اس کے خلاف عقیدہ شرک ہے:

براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ سطر ۲ میں ہے،"شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکرایک شرک ثابت کرتا ہے۔"(براہین قاطعہ،صفحہ 55،مطبوعہ دارالاشاعت،اردو بازار کراچی)

☆☆☆

سبحان اللہ یہ عجیب شرک ہے کہ شیطان لعین کے ساتھ تو جائز ہو اور جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناجائز۔کیا شرک میں بھی تقسیم ہے۔نعوذ باللہ من هذا الهذيانات۔ اس ظالم کے نزدیک شیطان ملک الموت کی وسعت علم کی نصوص تو ہیں۔اور حضور اکرم ﷺ کے وسعت علم کی نصوص نہیں ہیں حالانکہ احادیث صحیحہ میں حضور پرنور خود تصریح فرماتے ہیں۔

فعلمت ما فى السموٰة والارض

اور

فكشف الله لى ما كان وما يكون

حضور کے علم کی نصوص دیکھنا ہو تو"الکلمۃ العلیا"(۱) اور"امداد اللہ"ملاحظہ فرمائیے۔

(۸) صحابہ کو کافر کہنے والا سنی ہے

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۲ سطر ۱ میں درج ہے،"جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔"(فتاویٰ رشیدیہ،صفحہ 248،مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب،دکان نمبر 2،اردو بازار کراچی)

☆☆☆

ہم اہل سنت اس بات کو موجب امتیاز شیعہ سنی سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک صحابہ کا تکفیر کرنے والا ہرگز سنی نہ ہوگا۔وہ پکا رافضی ہے۔حدیث شریف میں لا تسبوا اصحابى یعنی میرے صحابیوں کو برا مت کہو۔دوسری حدیث میں آیا ہے۔ اکرموا اصحابى فانهم خياركم ۔یعنی میرے صحابیوں کی تعظیم کروکہ تحقیق وہ تم سے بہتر ہیں۔نیز فرماتے ہیں۔صلی اللہ علیہ وسلم اصحابى كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔پس جس کا تم اتباع کرلوگے،ہدایت یافتہ ہوجاؤگے۔ اللهم ارزقنا اتباعهم۔

(۹) جناب رسول اللہ ﷺ جیسا علم پاگل اور جانور کو بھی ہے

حفظ الایمان کے صفحہ ۷ سطر ۳۱ میں درج ہے۔"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔اگر بعض علوم

(۱) یہ کتاب مسئلہ علم غیب پر بڑی کمال کتاب جسے حضور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے تصنیف کیا ہے(میثم رضوی)

غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضوری کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو و بکر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے...... اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔" (حفظ الایمان، صفحہ 13 و 14، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی)

☆☆☆

یہاں تو تھانوی صاحب نے اپنے اوپر غضب ہی کر ڈالا۔ ان کے اگلے غیر اللہ کو علم غیب ثابت کرنے والے کو کافر کہتے مر گئے۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ سے نمبر ۶ میں لکھا گیا اور پچھلے بھی اسی حکم پر چیخ پکار مچا رہے ہیں۔ تھانوی صاحب وہی علم غیب دیوانوں اور جانوروں کے لیے ثابت کر رہے ہیں۔ اب بولو وہابیو تمہارے ہی فتووں سے تھانوی صاحب کافر ہوئے یا نہیں یا تمہارے مذاہب میں پاگل اور جانور عین اللہ ہیں؟ پس تمہارے نزدیک تو تھانوی صاحب اثبات علم غیب غیر اللہ کی وجہ سے کافر ہوئے اور اہل سنت کے نزدیک توہین علم شریف کی وجہ سے جیسا کہ "حسام الحرمین" شاہد ہے، چلو چھٹی ملی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم...... نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے...... کیا اب بھی متبعین اور مریدین یہی رونا روئیں گے کہ ہائے اہل سنت نے ہمارے پیشوا کو کافر بنا دیا۔ اب تو بڑے بڑے وہابیہ بھی اس کی تکفیر میں شریک ہیں۔ اللہ اللہ کیا ضد کیا ہے کہ انبیاء و اولیاء کو علم غیب عطائے جناب باری عز اسمہ اگر کوئی مانے تو وہ بلاشبہ کافر اور خود دیوانوں اور جانوروں کے لیے علم غیب ثابت کریں جس میں کتے گدھے سور سب ہی آ گئے۔ تب بھی ایمان میں شمہ خلل نہ آوے یہ ہے وہابیت اور خانہ ساز شریعت **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**...... کس قدر گستاخی اور بے ادبی ہے کہ حضور فخر دو عالم ﷺ کے علم شریف کی کچھ تخصیص نہیں جیسا کہ پاگلوں اور جانوروں کو علم غیب حاصل ہے۔ ویسا ہی حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے **نعوذ باللہ من ھذا الھذیانات**۔ یہ بھی کفر نہ ہوا تو پھر کچھ کفر کوئی چیز ہی نہیں رہے گا۔ یہ تشبیہ توہین آمیز بلاشبہ کمال بے ادبی ہے جو سراسر کفر ہے۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

سچ ہے یہ آگ فتنہ و فساد کی دنیا میں یوں ہی لگ رہی ہے۔

(۱۰) تقیہ درست ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۱۲۸ سطر ۱۷ میں یہ عبارت درج ہے کہ "آپ کے سفر حج کی خبر سے مسرور ہوا۔ حضرت کی خدمت میں نیاز مندانہ حاضر ہوتا اور اگر کوئی امر خلاف طبیعت دیکھو تو سکوت اختیار کرنا...... وہاں چند آدمی بد وضع جمع ہیں ان سے مت الجھنا اپنے عقائد اور عمال جیسے یہاں ہیں ویسے ہی رکھنا۔ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۱۳۶، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

☆☆☆
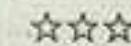
اب فرمایئے کہ اس گروہ کا کیا اعتبار رہا۔ روافض یہی تقیہ کی آڑ میں سنیوں کا شکار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ گروہ بھی۔ اب تو سیدھے سادھے سنیو! ذرا دیکھ بھال کر وعظ کہلوانا اور نمازوں میں امام بنانا اور مدرسوں میں مدرس رکھنا کہ اکثر جگہ جھگڑے اسی تقیہ کی بدولت ہو رہے ہیں۔

(۱۱) مولود شریف بدعت و حرام و فسق ہے اور اس کی مثال کنہیا کے سانگ کی ہے یا روافض کے مجالس نقل شہادت کی اور قیام بروقت ذکر ولادت ہر صورت سے بدعت و منکر و حرام و فسق و کفر و شرک و اتباع ہوا کبیرہ ہے

براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۴ میں یہ عبارت بعینہ موجود ہے کہ "اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور یہ حرکت قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کی یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں" (براہین قاطعہ، صفحہ ۱۵۲، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی) اور فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۵۰ سطر ۶ میں اس طرح تحریر ہے کہ "عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام اور تداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانے میں درست نہیں۔ علیٰ ہذا عرس کا جواب ہے" (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی) براہین کے صفحہ ۱۴۲ سطر ۹ میں درج ہے کہ "یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق اور

تیسری صورت میں کفر وشرک اور چوتھی صورت میں اجتماع وکبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع وجائز نہیں۔
(براہین قاطعہ، صفحہ۱۵۲، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

☆☆☆

مسلمانو! اس دریدہ دہنی اور گستاخانہ تشبیہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ کہاں محفل مولود شریف اور کہاں کنہیا کا سانگ نعوذ باللہ العظیم، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی صاحب کے پیر ومرشد "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں مولود اور قیام کو بدلائل قاطعہ وحج باہرہ ثابت فرما کر صفحہ۵ سطر۸ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

"مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔" مرید رشید ہنود اور روافض سے بدتر بتلا رہے ہیں۔ اب فرمایئے پیر ومرشد ہی کون ٹھہرے۔ اسی طرح بیشمار علماء صالحین اور اولیائے مقبولین جو صدیوں سے اس فعل حسنہ کے عامل اور پابند ہیں بموجب تحریر گنگوہی وانبیٹھوی کیسے ہوئے؟ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ "زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح" کے اندر حدیث صحیحہ سے عرس کرنا ثابت فرمارہے ہیں اور وہ حدیث صحیح یہ ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشھداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون۔

لیجئے شاہ صاحب بھی ان کے نزدیک بدعتی ہوئے معاذ اللہ ایسی جرات اور بیباکی اور گستاخی پر سچ فرمایا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے:

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ مدرسہ دیوبند میں جلسہ دستار بندی کے اندر تداعی اور اہتمام کیوں ہوتا ہے اور وہ اس تداعی اور اہتمام سے بدعتی کیوں نہیں ہوتے شریعت خانہ ساز اسی کا نام ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

کیا دیانت ہے خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق توبہ عطا فرمائے اور مخلوق کو ان کی گمراہ کنندہ باتوں سے بچاوے آمین بثم آمین۔ دنیا جانتی ہے کہ بلا اہتمام وتداعی کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ خواہ دنیا کا ہو یا دین

کا اگر کسی شخص کی دعوت کی جاتی ہے تو لامحالہ یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں روز فلاں وقت فلاں مکان میں آپ تشریف لائیں۔ آپ کی دعوت ہے یا شادی کرتے ہیں۔ تو ضرور پہلے سے لوگوں کو دن اور تاریخ مقرر وکر کے مدعو کرتے ہیں۔ شاید ان لوگوں کے ہاں محض اتنا ہی کہہ دینا کافی ہوتا ہوگا کہ آپ کی دعوت ہے اب وہ بیچارہ اگر یہ دریافت کرنے کہ کب ہے کہاں ہے کس مکان میں ہے تو مولوی صاحب کی مشکل کہ دن و تاریخ مقرر کرتے ہیں تو اہتمام وتداعی اور تعیین تاریخ کی وجہ سے کافر ومشرک ہوتے ہیں اور اگر مقرر نہ کریں تو پھر لوگوں کا شریک دعوت اور شادی ہونا، کھانا کھانا محال۔ ہم نے خود دیکھا کہ یہ حضرات اپنے جلسوں میں مہینوں پہلے سے اعلان کرتے اور تاریخیں مقرر کرکے لوگوں کو دعوتیں دیتے اور حد سے زائد اہتمام وتداعی کرتے جلوس نکالتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان کی شریعت خانہ ساز کے احکام دوسروں کے لیے ہیں نہ خود ان کے لیے۔

(۱۲) افصح العرب والعجم وفخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو علمائے دیوبند کے سبب سے اردو بولنا آ گیا

براہین قاطعہ کے صفحہ۲۶ سطر۱۳ میں یہ عبارت درج ہے۔ "ایک صالح فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی، آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا، جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔" (براہین قاطعہ، صفحہ 30، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی)

☆☆☆

علمائے دیوبند سے صدیوں پیشتر تو یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ انا افصح العرب والعجم اور ان حضرات کے نزدیک اب اردو آئی اور وہ بھی علمائے دیوبند نے سکھائی۔ خدارا انصاف اور ان لوگوں کے عقائد کی داد......

(۱۳) دیسی کوا حلال ہے بلکہ جہاں نہ کھاتے ہوں وہاں کھانا ثواب ہے

فتاویٰ رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ۱۷۵ سطر۲ میں اس سوال پر کہ "جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہیں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہو گا۔ نہ عذاب" سطر۴ میں اس کا جواب ہے کہ "ثواب ہوگا۔" (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 583، مطبوعہ محمد علی

کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

یہ مسئلہ بھی بالکل خلاف اہل سنت جماعت ہے۔ رد زیغ زاغ میں چالیس سوال فاضل بریلوی قدس سرہ نے خود گنگوہی صاحب کے پاس اس کے متعلق بذریعہ رجسٹری روانہ کئے۔ ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ ''قول الصواب'' مولوی عبداللہ ٹونگی نے جس پر بہت سے علماء کی مواہیر ثبت ہیں اس کے رد میں طبع کرا کر شائع کیا اور دیگر فتاوے ہر بلاد سے اس زاغ کی حرمت میں لکھے گئے۔ موضح القرآن میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب برادر خورد حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ترجمہ کنز الدقائق مسمی باحسن المسائل میں مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی بھی اسی کوے کو حرام لکھ رہے ہیں۔

(۱۴) تیجہ چالیسواں گیارہواں یہ سب طریقے ایصال ثواب کے بدعت وحرام ہیں

براہین کے صفحہ ۱۰۱ سطر ۶ میں درج ہے کہ'' علماء اس اجتماع سوئم کو بدعت وحرام کہتے ہیں۔'' (براہین قاطعہ، صفحہ نمبر 116، مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار کراچی) فتاوی رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۰۴ میں ہے کہ ''تیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت وضلالت ہیں۔'' (فتاوی رشیدیہ، صفحہ 135، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

اس مسئلہ میں بھی اہل سنت کے بالکل خلاف ہوگئے۔ حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ تحقیق حق المبین کے صفحہ ۱۱ کے اندر بحوالہ حاشیہ ہدایہ اس پر اجماع کل مذاہب اربعہ کا نقل فرما رہے ہیں اور خلاف اس کے معتزلہ کا مذہب بتلا رہے ہیں۔ جلد دوم تفسیر عزیزی صفحہ ۱۱۱ کے اندر مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ ان سب رسوم صالحہ کو جائز قرار دے رہے ہیں اسی طرح فیصلہ ہفت مسئلہ میں حاجی امداداللہ صاحب پیر ومرشد گنگوہی وانبیٹھوی نے ان سب باتوں کو بدلائل قاطعہ وواضحہ ثابت کیا ہے پس اب ان کا منع کرنا بقول شارح ہدایہ خرق اجماع ہے اور مذہب اعتزال کو رواج دینا ہے۔

(۱۵) دادا پیر سے بغض شرعی رکھے اور تمام عمر برا جانے اس پر بھی اپنے پیر سے فیض یاب ہوسکتا ہے

فتاوی رشیدیہ میں حصہ اول کے صفحہ ۶۲ سطر ۶ میں کسی شخص کے اس سوال پر کہ'' زید عمرو سے مرید ہے اور عمرو بکر سے مرید ہے اور بکر خالد سے مرید ہے، اب ولید زید سے مرید ہونا چاہتا ہے اور خالد کو کہ جو

زید کے دادا پیروں میں ہے، خوش عقیدہ وبزرگ نہیں جانتا اب استفسار یہ امر ہے کہ یہ شخص ولید زید سے مرید ہو کر کچھ فیض یاب بھی ہوسکتا ہے یا نہیں درآنحالیکہ خالد کو برا جانتا رہے اور اپنے دل میں خالد کی جانب سے کچھ بغض شرعی بھی رکھتا ہے۔'' یہ جواب تحریر ہے کہ'' یہ شخص فیض یاب ہوسکتا ہے۔'' (فتاوی رشیدیہ، صفحہ 50، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

☆☆☆

کیوں حضرت بھی کسی نے پیر سے سنا ہے یا کسی کتاب میں ایسا لکھا دیکھا ہے۔ یہ مسئلہ اس بنا پر ہے کہ حضرت حاجی امداداللہ صاحب پیر ومرشد گنگوہی کو تو برا جانتے رہو اور بدعتی سمجھتے رہو اور ان کو یعنی گنگوہی صاحب کو قابل جان کر فیض حاصل کرتے رہو۔ کیونکہ حضرت حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے خلاف ہیں جیسا کہ'' فیصلہ ہفت مسئلہ'' اور نیز دیگر تحریرات وتقریظات حضرت موصوف سے ظاہر ہے۔ افسوس صد افسوس، پیروں اور استادوں کے خلاف نے ہی تو یہ رسوائی کا زمانہ دنیا میں ان کو دکھلایا اور آخرت میں جو ہوگا معلوم ہوجائے گا۔ اعاذنا اللہ تعالے۔

☆☆☆

اور بہت سی باتیں ہیں جو ہم نے بوجہ طوالت قلم انداز کردیں۔ اگر کوئی مفصل ان لوگوں کے عقائد پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو'' کشف ضلال دیوبندیاں'' بریلی سے طلب کرکے ملاحظہ کرلے۔

اب اگر کوئی دیوبندی بعد ملاحظہ فہرست ہذا یوں کہے کہ ہمارے یہ عقیدے نہیں ہیں تو اس سے یہ کہا جاوے کہ فھو المراد۔ مگر ان پیران طائفہ کی نسبت بھی تو کچھ فرمایئے کہ اب بعد علم ان لوگوں کو برا ہی جانو گے یا انہیں کلمات رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حکیم الامۃ سے یاد فرمائے گا ورنہ پھر وہی بات ہوگی کہ رافضی اور خارجی وغیرہ کی باتیں ہورہی ہیں۔ خود رافضی اور خارجی برے نہیں (نعوذ باللہ) پھر آپ ہی انصاف سے فرمادیجئے کہ کوئی بھی اس کے قول کو یاد کرسکتا ہے اور یہ انکار اس کا محمول تقیہ پر ہوگا یا نہیں۔ آخر یہ بزرگی سنی ہی ہونے کی وجہ سے تھی جب وہ نہیں تو پھر بزرگی کہاں رہی اب آپ صاحبوں کو اختیار ہے۔

قد جاء کم الحق من ربکم فمن اھتدیٰ فانما ھتدیٰ لنفسہ و من ضل فانما یضل علیھا۔

محبت خدا اور محبت رسول جس دل میں ہوگی وہ خود بعد ملاحظہ فہرست ہذا ان لوگوں کی نسبت فیصلہ کرلے گا۔ ان کو اہل سنت سے سمجھنا خود ضلالت ہے۔

عرض ضروری

ان لوگوں سے کسی مسئلہ فرعی میں بھی فتویٰ لینا درست نہیں ہے جیسے دوسرے فرقوں سے۔ اگر کوئی ان کی ظاہری حنفیت کے ادعا پر دھوکہ کھا کر کسی مسئلہ فرعی میں فتویٰ طلب کرے تو بعد علم اپنے علماءؒ سے ضرور تصدیق کرالے۔ بغیر تصدیق کے ہرگز عمل نہ کر بیٹھے کیونکہ اکثر ان کی عبارت کو یا شاذہ مرجوحہ ہوتی ہے۔ سنی اپنی کتابوں کے نام سن کر یقین کر لیتے ہیں چنانچہ ایک حوالہ معہ عبارت کے خاص مولوی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی کا آپ صاحبوں کو دکھلا کر ان کے دھوکہ دہی اور دروغ گوئی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۶ سطر ۷ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "عبدالحق روایت کرتے ہیں مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ کے صفحہ ۹ سطر ۱۲ میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ "در بعضے روایت آمدہ است کہ گفت آنحضرت ﷺ کہ من بندہ، ام نہ دانم آنچہ در پس دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ است۔ بعض روایات بے اصل کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کر کے لکھ دیا اور شیخ کا قول جو اس کے رد میں تحریر ہے یعنی یہ کہ (اس بات کی کوئی اصل نہیں اور اس کے ساتھ روایت کرنا صحیح نہیں ہوا ہے) اس کو ہضم کر گئے جس سے ان کا مطلب فوت ہوتا تھا۔ وہ عبارت نہیں لکھی اور آدھی کو عبارت جس سے ان کا مقصود یعنی توہین علم رسول ﷺ کہ جو کفر ہے حاصل ہوتا تھا، وہ نقل کر دی۔ جب یہ حال ان کے اکابروں کا ہے تو پھر ذریات کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ذریات نے قنوت نازلہ کا فتویٰ کہ جو بکثرت چھاپ کر ہر شہر اور قصبات میں تقسیم کیا ہے وہ بھی بالکل خلاف مذہب احناف ہے، فرمایئے یہ اضلال نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ خدارا انصاف یہی وجہ ہے کہ جو مولوی رحمت اللہ اور صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان کی باتیں ہرگز نہ سنی جاویں، اب تو ان کا حال سن لیا دین اور اسلام کو بچانا اور نمازوں کو سنبھالنا تمہارا کام ہے کہ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسوں سے سلام و کلام جائز ہے۔

اطلاع

اللہ تعالے سیٹھ جمال بھائی و قاسم بھائی صاحبان تاجران پادرہ ضلع بڑودہ ضلع گجرات کو سب اہل

سنت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرماوے کہ ان حضرات نے اس وقت میں اپنی عالی ہمتی کو فی سبیل اللہ کام میں لا کر اور ملک پر دعوت مناظرہ دے کر اس گروہ کی بددینی اور مذہبی اچھی طرح سے دکھلا دی اور ظاہر کر دیا کہ جب خود مولوی اشرف علی امام الطائفہ باوجود تقاضائے اشد اپنے اوپر سے اس کفر کا الزام نہ اٹھا سکے جس کو مدت سے علمائے عرب و عجم نے ان پر عائد کر رکھا ہے تو پھر دوسرے کو کیا مجال گفتگو رہی اور ہر جگہ کے ناواقف نادار غریب مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے اس سے نجات مل گئی۔ یہ سکوت پورے آٹھ ماہ کا مولوی اشرف علی کی طرف سے صاف عجز اور کھلی شکست ہے۔

سنی بھائیو! زمانہ نہایت پر فتن ہے اگر اپنے ایمان کو درست رکھنا ہے تو ان سے اور سب بدمذہبوں سے بھاگو خواہ وہ وہابی دیوبندی ہو یا مرزائی قادیانی یا چکڑالوی قرآنی یا رافضی یا خارجی یا صلح کل ہو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اعدائے دین برہم کن دین و ایمان و تفرقہ انداز بین المسلمین ہیں۔ حضور مخبر صادق و مصدوق ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، سب دوزخی ہوں گے اور وہ فرقے وہ ہوں گے جو جماعت سے علیحدہ ہوں گے۔ ایک فرقہ ناجی بڑی جماعت والا ہوگا۔ پس الحمد اللہ اہل سنت والجماعت کا ہی بڑا فرقہ ہے اور یہی فرقہ بموجب فرمان نبوی ﷺ اہل حق ہے، جس سے تمام روئے زمین بھری ہوئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے گروہ کے اندر داخل ہو کر اپنے ایمان کو تباہ مت کرنا اور دوزخی مت بن جانا۔ اس فہرست اور اعلان کے پڑھنے کے بعد ان لوگوں سے ہرگز محبت مت رکھنا کہ ان کی محبت مزیل ایمان ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

ازطرف علمائے اہل سنت وجماعت

دستخط	دستخط	دستخط
فقیر امجد علی اعظمی صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف	فقیر قادری ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رضوی اشرفی چشتی صابری مشہدی	ابو محمد دیدار علی الرضوی القادری
ابو البرکات سید احمد مدرس دار العلوم حزب الاحناف لاہور	محمد نعیم صدر مدرس مدرسہ اہل سنت مراد آباد	سید محمد رکن الدین نقشبندی الوری
محمد عبد المجید دہلوی مدرس مدرسہ معینیہ اجمیر شریف	امتیاز احمد انصاری مدرسہ دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف	محمد خلیل الرحمن بہاری قادری حنفی مدرس مدرسہ اسلامیہ مدراس
محمد عبد الحمید نقشبندی مجددی	محمد علی ہیڈ مولوی کالج ریاست کوٹہ راجپوتانہ	خلیل الدین ہیڈ مولوی مدرسہ ریاست کاٹھیاوار
سید عبد اللہ عفی عنہ چاوہ ضلع ڈیرہ خان	بشیر احمد واحدی رانگوی	سراج احمد متعلم مدرسہ حزب الاحناف لاہور
سید منور علی مدرس عربی شہر انبالہ	محمد کرم الدین عفا عنہ متوطن بھین ضلع جہلم	ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی
ابو الرشید محمد عبد العزیز امام مزنگی	عبد الرحمن امام مسجد مزنگ	محمد شریف کوٹلی لوہاراں
قاضی فضل احمد بیانوی	محمد اشتیاق علی انصاری متعلم مدرسہ حزب الاحناف	محمد اسماعیل سنگر مرالی
محمد شریف متخلص سیف مدرس مدرسہ عربیہ ریاست ٹونک	عبد الحی مدرس دار العلوم اجمیر شریف	احمد حسین رامپوری رکن دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف
قاری محمد جان بخاری سمرقندی	محمد شریف بخاری مرغنانی	غلام نبی قندھاری
العبد الضعیف خلیل الدین احمد الہ آبادی	بادشاہ میاں حافظ حامد حسین ادیب اجمیر شریف	احقر محمد محمود غفر اللہ الودود الوری قاضی قاضی فضل احمد لدھیانوی
سید محمود الوری	مہر دین متعلم مدرسہ حزب الاحناف لاہور	

ضروری نوٹ: اس رسالے کے دو نسخے ہمارے پیش نظر ہیں پہلا وہ جس کو انجمن حزب الاحناف لاہور نے اپنے سلسلہ نمبر ۱۳ میں شائع کیا اور اس کا دوسرا نسخہ وہ ہے جسے سید عبد القدیر شاہ سجادہ نشین (رسول شاہیاں) درگاہ شریف نے شائع کروایا۔ دوسری بار کے شائع شدہ میں علماء کی تصدیقات زیادہ تھیں اس لیے ان کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ (عبد المصطفیٰ رضوی)

نظریاتِ صحابہ

حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی

اللہ تعالیٰ نے اصحاب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضور علیہ السلام کی صحبت وخدمت کے لئے منتخب فرمایا اور ان کو ہدایت اور رشد کا مرکز بنایا۔ ان کی تابعداری پر رضا کا پروانہ عطا فرمایا اور ان کی شخصیات اور نظریات کے مخالف پر غیر اسلامی حرکت کا فرمان صادر فرمایا۔ درج ذیل آیات قرآنیہ سے یہ بات ثابت ہے۔ غور فرماویں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ (البقرۃ:۱۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے (اور) لوگ ایمان لائے (تو) کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے۔ سن لو یقیناً وہی بے وقوف ہیں مگر وہ نہیں جانتے۔

الناس (لوگ) سے مراد اصحاب النبی ﷺ ہیں۔ (تفسیر جلالین، ص ۵)۔

مہاجرین اور انصار صحابہ مراد ہیں۔ (تفسیر مظہری، جلد ا، ص ۲۷، تفسیر خازن وبغوی جلد ا، ص ۲۹)

لَهُمْ۔ ہم ضمیر کا مرجع منافقین ہیں یا یہودی۔ (تفسیر خازن وبغوی، جلد ا، ص ۲۹)

یہودی مراد ہیں۔ (تفسیر ابن عباس، ص ۴)

لَهُمْ سے مراد منافقین ہیں اور الناس سے مراد حضور کے صحابہ ہیں۔ (تفسیر مجمع البیان للطبرسی شیعہ، جلد ا، ص ۵۰)۔

یعنی جب منافقین (ظاہری طور پر مسلمان اور اندر سے کافر) اور یہودیوں سے کہا جاتا

ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جیسے حضور علیہ السلام کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے۔
حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمان لائے تو منافق اور یہودی جواب دیتے ہیں کہ ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ بیوقوف (صحابہ) ایمان لائے۔ ای **لا نفعل کفعلھم** (تفسیر جلالین، ص ۵)۔ یعنی "ہم صحابہ والے کام نہیں کرتے"۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیات اور نظریات کے منکرین کا یوں رد فرمایا کہ خبردار! یقیناً وہی (یہودی اور منافق) بے وقوف ہیں بے علم ہیں جاہل ہیں اور بے خبر ہیں۔

اس آیت کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

۱) صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ایمان اتنا کھرا اور کامل و اکمل ہے کہ اوروں کو بھی حکم ہو رہا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے مگر منافق اور یہودی اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریات اور افعال و کردار اتنا برحق ہیں کہ اوروں کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے نظریات اور افعال کو اپناؤ مگر منافق اور یہودی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نظریات اور کاموں سے منہ موڑتے ہیں۔

۳) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے عقائد، نظریات اور اعمال کے پیش نظر سب و تبرا کرنا، گالی دینا، ان کو بے وقوف کہنا منافقوں اور یہودیوں کا طریقہ ہے۔

۴) صحابہ کی شخصیات اور نظریات کا منکر بظاہر کتنا پڑھا لکھا ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بے وقوف ہے، بے علم ہے جاہل اور اجہل ہے عقلمند اور صاحب علم وہی ہے جو صحابہ کی شخصیات اور ان کے نظریات کو برحق مانے۔

آیت نمبر ۲۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ . تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (پ۱۱، سورۃ التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمہ: "اور سب میں اگلے، پہلے مہاجر اور انصار (صحابہ) اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ سابقین اولین (صحابہ) مہاجرین اور انصار اور قیامت تک ان کے سچے پکے تابعداروں سے، ان کا پروردگار راضی ہے اور ان کے لئے جنت کے باغ تیار کئے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تابعداری میں بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کے نظریات کا تابعدار بنائے۔

آیت نمبر ۳

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ (پ۲۶، سورۃ الفتح: ۲۹)

ترجمہ: تا کہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیات اور نظریات سے کافروں کے دل جلتے ہیں۔ مومنوں کے دل اور جگر ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

۴) حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۵۴)

ترجمہ: "میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی اتباع کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"۔

وقال ابن الربیع والسیوطی اخرجه ابن ماجه...... ویوده حدیث مسلم۔ (ملخصاً عن المرقات، جلد ۵، ص ۵۲۳، تفسیر خازن جلد ۱، صفحہ ۳۶۵)

۵) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

میرا طریقہ لازم پکڑنا اور خلفاء راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔

۶) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نجات پانے والی جنتی جماعت وہ ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کی تابعدار ہوگی"۔

ثابت ہوا کہ نظریات اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم کی تابعداری میں ہدایت ہے ورنہ ضلالت (گمراہی) ہے۔

منکرین وگستاخ صحابہ دو قسم ہیں۔

(۱) شخصیات صحابہ رضی اللہ عنہم کے منکر، صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کو کافر اور منافق کہنے والے مثلاً ملا محمد باقر مجلسی رافضی شیعہ نے لکھا۔ (نقلِ کفر، کفر نباشد۔ فیضی)

''ہیچ عاقل را مجال آں ہست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسیکہ عمر را مسلمان داند'' (العیاذ باللہ) (جلاء العیون، ص ۴۵، طبع تہران ایران)

ترجمہ: ''کسی عقل مند کو مجال ہے کہ وہ عمر کفر میں شک کرے اور اس شخص کے کفر میں شک کرے جو عمر کو مسلمان جانتا ہے''۔

''پس لعنت خدا و رسول برایشاں باد و بر ہر کہ ایشاں را مسلمان داند و ہر کہ در لعن ایشاں توقف نماید''۔ (العیاذ باللہ۔ فیضی) (جلاء العیون، صفحہ ۴۶، طبع تہران ایران)

ترجمہ: ''پس خدا اور رسول کی ان پر لعنت ہو اور ہر اس شخص پر جو ان کو مسلمان جانے اور ہر اس شخص پر جو ان پر لعنت کرنے میں توقف کرے''۔

(۲) صحابہ کے عقائد اور نظریات اور اعمال پر کفر و شرک اور بدعت (گمراہی) کا فتویٰ لگانے والے۔ صحابہ کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں مگر ان کے نظریات اور اعمال کو نہیں مانتے یہ پہلی قسم سے زیادہ خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے محفوظ رکھے۔

اب صحابہ کے کچھ نظریات و اعمال بدلائل پیش کرتا ہوں۔ پڑھ کر خود سوچیں کہ صحابہ کے تابعدار کون ہیں اور صحابہ کے مخالف کون ہیں۔

تعظیم مصطفیٰ ﷺ:

۱) صحابہ رضی اللہ عنہم تمام فرائض سے اہم فرض حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم، ادب و احترام کو جانتے تھے۔

(الف) حضور ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی گود میں سلایا اور نماز عصر فریضہ

خداوندی کو حضور کی نیند و آرام پر نثار کر دیا۔ بیدار نہیں کیا۔ اہم فریضہ نماز عصر کو حضور کے آرام پہ قربان کر دیا اور حضور نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيْ طَاعَتِكَ۔ ترجمہ ''اے اللہ! علی تو تیری اطاعت میں تھا''۔ امام طحاوی اور امام قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (خصائص کبریٰ، جلد ۲، ص ۸۲. اخرجه ابن منده و ابن شاهين و الطبرانی باسانيد بعضها علی شرط الصحيح عن اسماء واخرجه ابن مردويه والطبرانی بسند حسن عن ابی هريره)

(ب) نماز عصر فرض ہے۔ حضرت علی نے تو نماز عصر قربان کی۔ نماز عصر سے اہم فرض حفاظت جان ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند پر غار ثور میں جان سانپ اور زہر کے حوالے کر دی مگر حضور علیہ السلام کو نہ اُٹھایا نہ جگایا۔ اسی لئے میرے اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے:

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پہ نماز
اور وہ بھی عصر جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
(حدائق بخشش)

(ج) عروہ نے کہا

فو الله ما تنخم رسول الله ﷺ نخامة الا وقعت فی كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذا توضا كادوا يقتتلون علی وضوئه واذا تكلم خفضوا اصواتهم عنده وما يحدون النظر اليه تعظيما له فرجع عروة الی اصحابه فقال ای قوم! والله لقد وفدت علی الملوك قيصر وكسری و النجاشی والله ان رأيت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب محمد

محمدًا ۔(اخرجہ البخاری عن المسور بن مخزمة جلد ۱، ص ۳۷۹، باب الشروط فی الجهاد کتاب الشروط، صحیح بخاری، جلد ۱، ص ۳۸، الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۱، ص ۲۴۱، بخاری جلد ۱، ص ۳۱)

ترجمہ: ”پس اللہ کی قسم حضور ﷺ نے جب بھی لعاب دہن ڈالا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے اپنی ہتھیلیوں میں لے کر اپنے چہروں اور بدن پر ملتے۔ جب حضور علیہ السلام حکم فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلدی سے اس پر عمل کرتے۔ جب حضور ﷺ وضو فرماتے تو استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے۔ اور جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور تیز نگاہ سے حضور ﷺ کو نہ دیکھتے۔ تعظیم حبیب ﷺ کے پیش نظر۔ عروہ جب واپس اپنوں میں آئے، کہا۔ ”اے قوم! اللہ کی قسم میں بصورت وفد کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے پاس گیا۔ کسی بادشاہ کے ماننے والے اپنے بادشاہ کی تعظیم اتنی نہیں کرتے جتنا کہ اصحاب محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں“۔ (صحیح بخاری جلد ۱، ص ۳۷۹)

(د) فرجع عثمان فقالوا له طفت بالبیت قال بئسما ظننتم بی فوالذی نفسی بیده لو مکثت بها مقیما سنة ورسول الله ﷺ مقیم بالحدیبیة ما طفت بها حتی یطوف بها رسول الله ﷺ ولقد دعتنی قریش الی الطواف بالبیت فابیت فقال المسلمون رسول الله ﷺ کان اعلمنا بالله واحسنا ظنا ۔(رواه البیهقی عن عروة، الخصائص الکبریٰ، جلد ۱، ص ۲۴۶)

ترجمہ: ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ سے واپس حدیبیہ آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے عثمان کیا تو نے بیت اللہ کا طواف کیا؟ ذوالنورین نے فرمایا تم نے برا گمان کیا۔ اللہ کی قسم۔ اگر میں ایک سال بھی بیت اللہ رہتا اور حضور ﷺ حدیبیہ میں رہتے تو میں طواف نہ کرتا، جب تک حضور طواف نہ کرتے۔ قریش نے کہا طواف کر لے (اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو جا) تو میں نے انکار کر دیا۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہم سے اعلم باللہ ہیں۔ (حضور ﷺ نے فرمادیا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ طواف نہیں کرے گا) اور ہم سے بہتر ظن والے ہیں“۔

چند اہم نکات:

☆ حضرات! مقام غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۔ ترجمہ ”تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی زیادہ حفاظت کرو“۔ قضا نہ ہونے دینا۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز عصر سے حضور ﷺ کی عزت و عظمت اور آرام کو اہم فرض سمجھا اسی لئے عصر کو حضور علیہ السلام کے آرام پر قربان کر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۔ ترجمہ ”اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو“۔ مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس حکم خداوندی سے اہم، حکم خداوندی حضور ﷺ کے ادب، آرام اور تعظیم کو جانا لہٰذا جسم کو سانپ کے حوالے کر دیا۔ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا مگر حضور علیہ السلام کی تعظیم و آرام میں فرق نہ آنے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۔ حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بموقع حدیبیہ، عمرہ کے احرام کے ساتھ بیت اللہ گئے۔ کفار و مشرکین نے کہا۔ اے عثمان عمرہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے عمرہ کرو۔ مگر جامع القرآن حضرت عثمان نے اللہ کے اس حکم سے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ والے حکم کو مقدم سمجھا۔ عمرہ حضور کی عزت پر قربان کر دیا۔ میں حضور کے بغیر عمرہ نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کو وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا سے پہلے بیان فرمایا۔ لہٰذا تعظیم مصطفیٰ ﷺ مقدم ہے عبادات مولیٰ پر۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ (هکذا قال النبی ﷺ کما مر)

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم:

صحابہ کرام حضور ﷺ کو یا سے پکارتے تھے۔

حضور ﷺ کے استقبال کی خوشی میں اہل مدینہ نے جلوس نکالا اور راستہ میں بآواز بلند پکارتے تھے ”یارسول اللہ“۔

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَ الْخَدَمُ فِي

الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔(صحیح مسلم، جلد۲،ص۴۱۹)

ترجمہ: پس مرد اور عورتیں گھروں کی چھت پر چڑھ گئے۔ غلام اور خادم راستوں میں پھیل گئے اور باآواز بلند پکارتے تھے یا محمد یارسول اللہ یا محمد یارسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اہل مدینہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر راستہ میں یارسول اللہ کہہ رہے تھے۔ اگر حضور ہر راستہ میں تھے تو حاضر و ناظر ثابت اور اگر حضور ﷺ بظاہر ایک راستہ میں تھے تو جس راستہ میں حضور ﷺ بجسدہ العنصری نہ تھے تو وہاں بھی صحابہ یارسول اللہ کا نعرہ لگا رہے تھے۔

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دکھ درد دور کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کو یا سے پکارا۔ (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، حصن حصین: ۲۷۵، طبع نور محمد، ص۳۰ طبع مصر)

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دکھ درد کے وقت حضور ﷺ کو یا سے پکارا۔ (رواہ البخاری فی الادب المفرد، ص۱۴۲)

(د) حضرت راجز نے (دور سے) حضور کو مدد کے لئے یا سے پکارا اور حضور نے ان کی مدد کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

راجز یستصرخنی اغثنی یارسول اللہ ۔(طبرانی صغیر ص ۲۰۱، الاصابہ جلد۴، ص۲۹۷، کتاب الاستیعاب جلد۲، ص۴۳۶، بیہقی جلد۹، ص۲۳۳، زرقانی علی المواھب جلد۲، ص۲۹۰، مدارج النبوۃ جلد۲، ص۲۸۲، تاریخ حبیب اللہ ص: ۱۰۰)

ترجمہ: ''یہ راجز ہے مجھ سے مدد مانگ رہا ہے اور کہتا ہے اغثنی یارسول اللہ۔ اللہ کے رسول میری مدد کریں''۔

(س) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے مسیلمہ کذاب کی جنگ میں خاص اسلامی نعرہ مارا اور حضور کو یا سے پکارا۔ حضور کے وصال کے بعد اور مدینہ منورہ سے دور صحابہ

نے یہ نعرہ رسالت لگا۔

وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ۔ (البدایہ والنہایہ، جلد۶، ص:۳۲۴)

اس دن مسلمانوں کا علامتی نعرہ حضور کو پکارنا تھا۔

(ص) اور نماز میں مدینہ منورہ سے دور رہ کر اور حضور کے وصال کے بعد بھی صحابہ پڑھتے تھے۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' ایھا النبی ندا ہے۔

اہل مدینہ حضور ﷺ کو یا سے پکاریں۔ حضور ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس حضور ﷺ کو ''یا'' سے پکاریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر صحابہ حضور ﷺ کو ''یا'' سے پکاریں۔ حضرت راجز حضور ﷺ کو ''یا'' سے پکاریں۔ حضرت خالد بن ولید صحابی، سیف اللہ حضور ﷺ کو ''یا'' سے پکاریں۔ اب اگر کچھ لوگ نبی کو ''یا'' سے نہ پکاریں بلکہ منع کریں۔ حرام، بدعت، ضلالت اور شرک قرار دیں، تو یہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نظریات کے مخالف ہو کر گستاخ صحابہ ہوئے یا نہ؟۔

انگوٹھے چومنا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے چومے۔ (المقاصد الحسنۃ، صفحہ ۳۹۰، موضوعات علی قاری، صفحہ ۷۳، طبع مصر. طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۲۲، وبمثلہ یعمل فی الفضائل وذکر القھستان عن کنزالعباد وذکر الدیلمی فی مسند الفردوس، ھامش جلالین صفحہ ۳۵۷، ردالمحتار، جلد ۱ صفحہ ۳۹۸) اب جو لوگ حضور علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز، حرام اور بدعت کہتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں۔

عبد مصطفیٰ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اور حضرت بلال کو عبد کوئے مصطفیٰ ﷺ بتایا۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

(مثنوی روم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو حضور کا عبد بتایا فکنت عبدہ و خادمہٗ۔ (ازالۃ الخفاء۔ کنز العمال، جلد ۳، ص ۱۲۷)

اب جو لوگ عبدالنبی، عبدالرسول، عبدالمصطفےٰ کے ناموں پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ درحقیقت فاروق اعظم ﷛ کو اور صدیق اکبر ﷛ کو مشرک کہہ کر گستاخ صحابہ بنتے ہیں۔

علم غیب:

حضرت سوادابن قارب کا عقیدہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کل غیب جانتے ہیں۔ فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب۔ ترجمہ: "پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اور (یارسول اللہ) آپ ہر غیب پر مامون ہیں"۔ (عمدۃ القاری، شرح بخاری، جلد ۱۸، ص ۸ و مختصر سیرت رسول، از عبداللہ ابن محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی مطبوعہ جامعہ اثریہ جہلم)

حضور ﷺ نے یہ سن کر انکار نہ فرمایا بلکہ برقرار رکھا۔ تو اب جو لوگ حضور علیہ السلام کے علم غیب کے منکر ہیں اور اس کو شرک کہتے ہیں تو وہ حضور ﷺ کے صحابی حضرت سواد بن قارب ﷛ کے دشمن اور گستاخ ہیں۔

دعا بعد نماز جنازہ:

حضرت عبداللہ بن سلام صحابی اور دیگر صحابہ سے نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت۔ حضرت عبداللہ بن سلام ﷛ جب حضرت عمر ﷛ کے جنازہ سے رہ گئے تو فرمایا ان سبقتمونی بالصلوۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعاء لہ۔ اگر تم نے حضرت عمر ﷛ کا جنازہ پہلے پڑھ لیا تو ان کے لئے دعا میں پہل نہ کرو یعنی بعد جنازہ دعا میں مجھے شامل ہونے دو۔ (مبسوط امام سرخسی، جلد ۲، ص ۶۷)

اب جو شخص نماز جنازہ کے بعد دعا کا منکر ہے اور اسے گمراہی اور حرام و ناجائز قرار دیتا ہے وہ صحابی رسول عبداللہ بن سلام اور دیگر صحابہ کا منکر اور گستاخ ہے۔

اذان اور درود و سلام:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ صحابی موذن اذان کے بعد پڑھتے تھے السلام علیک یارسول اللہ۔ (تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک لامام سیوطی، جلد ۱، ص ۹۳، طبع مصر، درۃ الناصحین لامام عثمان بن حسن، صفحہ ۵۹، طبع مصر)

نورانیت و توسل:

حضور ﷺ کی نورانیت، توسل وسیلہ اور میلاد کے بارے میں صحابی رسول و عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔

اخرج الحاکم والطبرانی عن خریم بن اوس قال ھاجرت الی رسول اللہ ﷺ منصرفہ من تبوک فسمعت العباس یقول یارسول اللہ انی اریدان امدحک قال قل لا یفضض اللہ فاک۔

ترجمہ: "امام حاکم اور طبرانی خریم اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث لائے ہیں۔ میں نے ہجرت کی رسول اللہ ﷺ کی طرف غزوہ سے مڑتے وقت پس میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مدح کروں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے"۔

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آٹھ اشعار پڑھے۔ آخری دو شعر کا متن اور آٹھوں اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

وانت لما ولدت اشرقت ال　　ارض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذالک الضیاء وفی　　النور وسبل الرشاد تخترق

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، جلد ۱، ص ۳۹)

ترجمہ: زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سائے میں خوشحال تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے، جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا)۔

اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ اور نہ علق بلکہ (صلب آباء میں) محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ کشتی (نوح) میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نسریت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفان پہنچ رہا تھا۔ وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا، دوسرا طبقہ ظاہر ہو جاتا تھا۔ (یعنی یہ مادہ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگر منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نار خلیل میں ورود فرمایا۔ چونکہ آپ ان کی صلب میں مختفی تھے تو وہ کیسے جلتے؟ یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ آپ کی فضیلت پر شاہد ظاہر ہے اولاد خندف میں سے ایک ذروہ عالیہ جاگزیں ہوا۔ جس کے تحت میں حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے۔ اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور ہدایت کے راستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب، اشرف علی تھانوی، ص ۹،۸)

اب جو حضور علیہ السلام کی نورانیت اور وسیلہ اور میلاد بیان کرنے کے منکر ہیں وہ حضرت عباس صحابی اور عم رسول ﷺ کے منکر اور گستاخ ہیں۔

وسیلہ بزرگانِ دین:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ محبوبانِ خدا سے توسل کے قائل تھے۔

اللهم انا كنا نتوسل اليک بنبينا ﷺ فتسقينا وانا نتوسل اليک بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ (رواہ البخاری، جلد ۱، ص ۱۳۷)

ترجمہ: "اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا توسل کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا۔ اور اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، ہمیں بارش دے، تو بارش سے سیراب کیے جاتے"۔

اب جو لوگ محبوبانِ خدا کے وسیلہ کے قائل نہیں اور اس کو حرام و ناجائز کہتے ہیں وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم

ہیں کیونکہ کنا جمع کا لفظ ہے۔

غیب کی کل خبریں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اعتقاد تھا کہ حضور علیہ السلام ساری مخلوق کے سارے حالات جانتے ہیں۔

يقول (عمر) قام فينا النبی ﷺ مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم۔ (رواہ البخاری، جلد ۱، ص ۴۵۳)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہم میں کھڑے ہوئے اور ہمیں ابتدائے مخلوق سے حالات کی خبر دینی شروع کی یہاں تک کہ جنتی بہشت میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے اور دوزخی دوزخ میں اپنے مقامات میں داخل ہوئے۔

اس کی شرح میں محدثین نے لکھا۔

حاشیہ نمبر ۱۰۔ فاخبرنا الخ غايت للاخبار ای حتی اخبر عن دخول اهل الجنة والغرض انه اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جميعا۔ (اعنی کرمانی شرح بخاری، خير الجاری شرح بخاری، عمدة القاری شرح بخاری، فتح الباری شرح بخاری، ارشاد الساری)

ترجمہ "حضور ﷺ نے (ہر چیز کی) ابتداء، گزران اور انجام سب سے آگاہ فرمایا"۔

قال الطيبی دل ذالک انه اخبر عن جميع احوال المخلوقات۔

"امام طیبی نے فرمایا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام نے ساری مخلوق کے سارے حالات بیان فرمائے"۔

اب جو لوگ حضور ﷺ کو مخلوق کے کسی ذرہ سے بے علم اور بے خبر جانتے ہیں وہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دشمن اور گستاخ ہیں اور نظریہ فاروقی کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔

اللہ اور رسول اعلم ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ اور رسول اعلم ہیں (بہت علم والے

ہیں) دونوں کے لئے ایک خبر اعلم بیان کرتے تھے۔ فرق نہ کرتے تھے، اللہ بھی اعلم حضور بھی اعلم۔ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے کہا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۹،۱۳)

اب جو لوگ حضور کے علم کی کمی بیان کرتے ہیں وہ گستاخ صحابہ اور نظریات صحابہ کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

بے مثل آقا:

صحابہ کرام حضور علیہ السلام کو بے مثل مانتے تھے۔ قالوا انا لسنا کھیئتک یارسول اللہ۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۷)

ترجمہ: "یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کی مثل نہیں"۔

لم ار قبلہ وبعدہ مثلہ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۱۶)

ترجمہ: "یعنی حضور ﷺ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں"۔

اب جو لوگ بے مثل مصطفیٰ ﷺ سے مثیت کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ صحابہ کے نظریات کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

بدعت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نظریہ تھا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہوتی بلکہ کچھ بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں۔ کل بدعۃ ضلالۃ مخصوص عنہ البعض ہے۔

قال عمر نعم البدعۃ ھذہ۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص ۲۶۹)

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے"۔

سارا رمضان نماز تراویح جماعت سے پڑھنا اچھی بدعت سے اچھی ایجاد ہے۔ اب جو لوگ ہر اچھی ایجاد پر گمراہی کا فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرت کے دشمن ہیں اور حضرت عمر ﷺ کے نظریہ سے منہ موڑ کر بے دین ہوئے۔

دعائے مصطفیٰ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ

حضور علیہ السلام کی ہر دعا تو کجا بلکہ دل کی خواہشیں بھی رد نہیں کرتا۔ بلکہ محبوب کے دل کی ہر خواہش کو جلدی پورا کرتا ہے۔

ما اری ربک الا یسارع فی ھواک۔ (بخاری شریف، جلد ۲، ص ۷۰۶، ۷۶۶)

ترجمہ: "نہیں دیکھتی میں آپ کے رب کو، یا نہیں دیکھا جاتا آپ کا رب مگر اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ (یارسول اللہ) آپ کی خواہش پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے"۔

حضور علیہ السلام نے اس عقیدہ اور نظریہ کو سن کر انکار نہ کیا بلکہ برقرار رکھا۔

اب جو لوگ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، رسول کی دعا بھی رد ہو جاتی ہے، نامنظور ہو جاتی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے منکر اور گستاخ ام المومنین ہیں اور نظریہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے منکر ہو کر بے دین ہوئے۔

ہاتھ پاؤں چومنا:

صحابہ رضی اللہ عنہم، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں اور قدموں کو چومتے تھے۔

نقبل ید رسول اللہ ﷺ ورجلہ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۰۲، ۴۰۳)

ترجمہ: "ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں کو چومتے تھے"۔

اب جو لوگ ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کے منکر ہیں وہ گستاخ صحابہ اور بے دین ہیں۔

بے سایہ:

حضرت عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضور علیہ السلام کو بے سایہ مانتے تھے۔ (خصائص کبریٰ للسیوطی، جلد ۱، ص ۶ عن ذکوان، مدارج النبوۃ، جلد ۲، ص ۱۶۱، مدارک جلد ۳، صفحہ ۳۲۲، روح البیان جلد ۴، صفحہ ۱۱۲)

اب جو لوگ حضور ﷺ کو اپنے جیسا باسایہ مانتے ہیں وہ حضرت عثمان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابی کے دشمن ہیں اور نظریہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے منکر ہو کر بے دین ہیں۔

بے عیب:

حضرت حسان صحابی رضی اللہ عنہ، حضورﷺ کو ہر عیب سے پاک مانتے تھے۔

خلقت مبراء من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

(قصائد مدحیہ)

ترجمہ: ''یا رسول اللہ! آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق پیدا فرمایا''۔

اب جو لوگ حضور علیہ السلام کی طرف کسی عیب اور کمی کی نسبت کرتے ہیں وہ پکے بے دین مرتد واجب القتل ہیں۔

مندرجہ بالا دلائل کے پیش نظر دو گروہ بے دین ہوئے۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام استعمال کر کے تنظیمات قائم کرنے والے مگر عقائد سے روگرداں) سچے پکے اور کھرے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہﷺ اور صحابہ اور آلِ محمد کو ماننے والے (اہل ان کے محب و متبع) کامیاب و کامران ہوئے۔ فللہ الحمد

بصارت:

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ حضورﷺ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے۔

عن عائشة قالت کان رسول اللہ ﷺ یری فی الظلماء کما یری فی الضوء۔ (رواہ ابن عدی والبیہقی وابن عساکر، الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ا، ص ۶۱)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ روشنی اور اندھیرے میں برابر دیکھتے تھے''۔

حضورﷺ رات اور دن میں برابر دیکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہما کا اعتقاد تھا کہ حضورﷺ رات اور دن میں برابر دیکھتے۔

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ یری باللیل فی الظلمة کما یری بالنہار فی الضوء۔ (رواہ البیہقی، الخصائص الکبریٰ جلد ا ص ۶۱)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ رات کی تاریکی میں اس طرح دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں''۔

اب جو لوگ حضورﷺ کی نظر کو اپنے دیکھنے پر قیاس کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضور کو دیوار پیچھے نظر نہیں آتا تھا وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نظریے کے مخالف ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم ہو کر بے دین ہیں۔

باخبر نبی:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعتقاد تھا کہ حضورﷺ ہر شخص کے کل اعمال بھی جانتے ہیں اور ستاروں کی تعداد سے بھی باخبر ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضورﷺ سے پوچھا کہ آسمان کے تاروں کے برابر کسی کی نیکیاں ہیں؟ حضور نے فرمایا: وہ عمرؓ کی نیکیاں ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ''ابوبکرؓ کی نیکیاں کہاں گئیں؟'' فرمایا کہ عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (رواہ رزین مشکوٰۃ، ص ۵۶۰)

قدم بوسی:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضورﷺ کے قدموں پر ہاتھ رکھتے تھے۔

فوضعت یدی علی قدمیه۔ (نسائی، جلد ا، ص ۱۵۱)

ترجمہ: ''پس میں نے آ کر حضور علیہ السلام کے دونوں قدموں پر ہاتھ رکھا''۔

اب جو لوگ قدموں پر ہاتھ رکھنے پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ صحابی کو مشرک کہہ کر خود بے دین ہوتے ہیں۔

قبر بوسی:

حضرت بلال مؤذن رسول وصحابی رسول رضی اللہ عنہ نے مزار اقدس پر منہ ملا۔ فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجهه علیه۔ (رواہ ابن عساکر بسند جید، خلاصة الوفا للسمهودی، ص ٦٦، ٦٧) "حضرت بلال رضی اللہ عنہ مزار کے پاس روتے تھے اور مزار اقدس پر اپنا چہرہ ملتے رہے۔

اب جو لوگ مزار کے بوسہ اور مزار پر منہ ملنے کو شرک اور گمراہی قرار دیتے ہیں وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مشرک اور گمراہ کہہ کر بے دین ہوئے۔

(ب) حضرت ابوایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے مدینہ منورہ میں پہلے میزبان تھے انہوں نے آپ ﷺ کی قبر پر اپنا چہرہ ملا۔ واضعا وجهه علی القبر۔ (رواہ احمد بسند حسن، خلاصة الوفاء، ص: ٨٨) "حضرت (ابوایوب) نے اپنا چہرہ (منہ) مزار پر رکھ دیا"۔

اب جو لوگ مزار پر چہرہ ملنے کو شرک کہتے ہیں اور اس کو قبر پرستی کہتے ہیں، وہ صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری پر شرک اور قبر پرستی کا فتویٰ دے کر خود بے دین بنتے ہیں۔ لہٰذا "حب واتباع صحابہ رحمت اللہ اور بغض وعدم اتباع صحابہ لعنت اللہ"۔

اللہ تعالیٰ منکرین نظریات صحابہ رضی اللہ عنہم سے بچائے۔ سادہ لوح مسلمانو! منافقوں سے بچو اور سچے دل سے صحابہ واہل بیت مصطفیٰ ﷺ کے تابعدار بن جاؤ۔

چوتھی قسط

اکاذیب آلِ نجد

{غیر مقلد وہابیوں کے جھوٹ}

مناظر اسلام ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

٧٥...... صحابہ کرام اپنی زندگی میں جس راہ پر گامزن رہے وہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ (اصلی اہلسنت ص ١٩)

یہ جھوٹ اور صحابہ کرام پر بہتان ہے، انھوں نے اجماع، اکابرین کے فیصلے اور قیاس اور رائے کو بھی اپنایا اور غیر مجتہد صحابہ ان کی رائے پر عمل (تقلید) بھی کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ اہلحدیث ج ١ ص ٥٨، ٥٩، اعلام الموقعین ج ١ ص ١٦، لابن قیم۔

٧٦...... "امام غزالی کے متعلق بریلویوں کی ایک اور گپ"، (ص ٣٣ حاشیہ) کا عنوان لکھا۔

لیکن وہ اتنا تنا بھول گئے کہ پہلی گپ کونسی تھی یا ان کی اپنی عقل کا پھیر ہے۔ اور پھر اس کے تحت نقل کیا گیا حوالہ حاجی امداد اللہ کا ہے اور وہابیوں کے نزدیک "بریلویت" کی ابتداء فاضل بریلوی سے ہے تو پھر اسے بریلویوں کی گپ کہتے ہوئے کچھ تو شرم آنی چاہیے تھی۔ یا وہ بتا دیتے کہ انھوں نے اپنا موقف بدل لیا ہے

نوٹ: میاں قادریار کے غیر مستند اور بے بنیاد "اصلی معراج نامہ" سے اہلسنت پر بہتان سراسر وہابی نجدی سیالکوٹی اثری کی گپ ہے۔ جس کو پیش کرتے ہوئے اسے حیا نہیں آئی۔

٧٧...... اثری نجدی کا "لمحہ فکریہ نمبر ٢"، (ص ٣٨) کے تحت لکھا ہے کہ قادری صاحب اور ان کے اکابر کے نزدیک فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت صرف وہی ہے جو چاروں مذاہب پر بیک وقت کاربند ہو...... الخ۔

یہ وہابی اثری کا جھوٹ اور اتہام ہے "بیک وقت" کے الفاظ کسی جگہ بھی موجود نہیں۔ لہٰذا جب بنیاد ہی غلط ہے تو اس پر کھڑی کی گئی عمارت بھی منہدم ہو گئی۔ روپے والی مثال بھی باطل ہے۔ کیونکہ اہلسنت

کے یہ چاروں مذاہب عقائد اور اصولیات میں متفق ہیں، باقی رہا اختلاف تو وہ صرف فروعی اور اجتہادی مسائل میں ہے۔اور یہ اختلاف خود صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں بھی موجود تھا حتی کہ خود وہابیہ بھی اس قسم کے اختلاف سے محفوظ نہیں۔

یہ بات بھی یادرہے کہ ہمارے نزدیک تو چار مذاہب کا تصور ہے جبکہ وہابیوں کے ہاں تو تقریباً ہر مولوی مستقل مذہب ہے۔باوجود اس کے یہ لوگ تمام وہابیوں کو اہلحدیث کہتے نہیں شرماتے، اس صورت میں اگر عام وہابی ایک مولوی کے موقف پر عمل کرتا ہے تو دوسرے کے موقف کو چھوڑ دیتا ہے اور اگر دوسرے کے موقف کو اپنائے تو تیسرے کا موقف کچھ اور ہوتا ہے مثلاً راقم الحروف نے مسئلہ تراویح پر وہابیوں کے آٹھ متضاد موقف لکھے ہیں ملاحظہ ہو دروس القرآن ص ۲۶۵ تا ۲۷۱۔

اب اگر حق ایک کے پاس ہے تو دوسرے کو باطل کہنا چاہیئے اور اگر سب کے پاس حق ہے تو پھر ایک کے قول پر عمل کر کے وہ ایک حصے کو لے رہا ہے اور سات حصے ترک کر رہا ہے اس کے باوجود اگر کوئی وہابی کہے کہ میرے پاس آٹھ حصے ہیں اور میں سب کا مالک ہوں تو بتایئے جن لوگوں کو چار کا عدد گوارا نہیں (اور وہ روپے کی مثال دے کو اسے رد کرتے ہیں) وہ آٹھ کا عدد برداشت کرلیں تو جاہلوں اور احمقوں کے بھی سردار نہیں ہوں گے؟

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہابیوں کے نزدیک بھی یہ چاروں مذاہب برحق ہیں ملاحظہ ہو اس کتاب کا عنوان ,,تقلید کی حمایت،، اور وہ ان چاروں کے علاوہ ایک پانچویں ,,اہلحدیث مذہب،، کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ثناء اللہ امرتسری نے ,,اہلحدیث کا مذہب،، کے نام پر مستقل کتابچہ لکھ رکھا ہے اب کیا حال ہے ان غالی، متشدد اور متعصب وہابیوں کا جو فرقہ ناجیہ اہلسنّت وجماعت کو پانچ مذاہب پر مشتمل سمجھتا ہے اور ان چاروں کو برحق جان کر ان میں سے صرف ایک پانچویں دھرم (وہابی مذہب) کو لازم پکڑتا ہے اور دوسرے چاروں کو ترک کردیتا ہے۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گیا
اثری کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

۷۸.....حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے دیوبندیوں کو الزامی جواب دیتے ہوئے ,,بدعت حسنہ

،،کی مختلف مثالیں دی ہیں ان میں شریعت وطریقت کے چار چار سلسلے گنوائے، حالانکہ یہ ایسے ہی جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کو ,,اچھی بدعت،، قرار دیا۔

(بخاری ج ۱ص ۲۶۹، مشکوۃ ص ۱۱۵)

اس کی حقیقت نہ سمجھنے کی بناء پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف شیعوں نے اودھم مچا دیا، اور یہاں وہابیوں نے اپنی خرد ماغی کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کی عبارت کو وق مفہوم مخالف کا لباس پہنا دیا۔اور اثری وہابی نے لکھ مارا ,,کہ آپ کے نزدیک جو شخص مذاہب اربعہ سے خارج ہے وہ اہل بدعت و نار سے ہے اور آپ کے حکیم الامت کے نزدیک جو شخص شریعت وطریقت کے مذکورہ سلسلوں میں شامل ہو اوہ بالکل بدعتی ہے،،(ص ۳۶)

یہ وہابی ملاں کا جھوٹ ہے حضرت مفتی صاحب نے ,,وہ بالکل بدعتی ہے،، نہیں فرمایا بلکہ بدعت کی مثالیں بطور الزام دی ہیں۔اور ذہن نشین رہے کہ مذاہب اربعہ کے مدون ومرتب ہونے کے بعد جو ان سے خارج ہوگا وہ بدعتی ہے، مفتی صاحب نے یہاں بدعت سیۂ وضلالہ کی بات نہیں کی ,لہذا کوئی تعارض و تضاد نہ رہا۔یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی شیعہ وہابیوں کو کہہ دے کہ "ہر تراویح پڑھنے والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بالکل بدعتی ہے،، تو جو جواب وہ وہاں دیں گے وہی یہاں سوچ لیں۔

۷۹.....اثری وہابی نے مزید جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے: پس جس طریق پر قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر گزرے ہیں وہی طریق حق اور موجب نجات ہے اور وہ کیسا تھا؟ لوگ بغیر کسی ایچ پیچ اور کھینچ تان کے اور بغیر کسی کی تقلید کے قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔(اصلی اہلسنّت ص ۵۲)

قرون ثلاثہ میں ہر کوئی مجتہد نہ تھا اور نہ ہی صرف قرآن وحدیث پر عمل تھا اجماع وقیاس بھی تھا بلکہ مجتہدین، اجتہاد کرتے تھے اور غیر مجتہد لوگ ان کی رائے اور قیاس پر عمل کرتے تھے یہی تقلید ہے۔ملاحظہ ہو! فتاوی اہلحدیث ج ۱ص ۵۶۔

خود اثری وہابی نے بھی لکھا ہے کہ اگر ان (قرآن وحدیث) میں کوئی چیز نہ مل سکے تو اجماع صحابہ کرام اور اگر وہاں سے بھی نہ ملے تو پھر قیاس،، (اصلی اہلسنّت ص ۱۹) معلوم ہوا کہ اجماع اور قیاس پر بھی عمل ہوتا تھا اور کرنا بھی چاہیئے۔

(جاری ہے)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

مناظر اہل سنت علامہ مفتی محمد راشد محمود رضوی

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی بیوی کو غصے میں آکر طلاق دے دی، لڑکی کا بیان ہے کہ زید نے اس طرح کہا کہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ (نوٹ) لڑکی کو سات ماہ کا حمل ہے اور لڑکا کہتا ہے کہ میں نے دو دفعہ طلاق دی ہے اور میں اس کا حلفیہ بیان یا قسم دینے کو تیار ہوں۔ کتنی طلاقیں واقع ہوئی ہیں؟ شرعی رہنمائی فرمائیں۔

سائل: ظہیر احمد قادری ٹیکسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ محمد مظفر کا اپنی والدہ سے جھگڑا ہو رہا تھا۔ اس کی والدہ نے کہ اپنی اگر بیوی کو نہ چھوڑو گے تو تم سور کھاؤ۔ اس طرح تین مرتبہ بولی۔ مظفرؔ نے کہا طلاق دیتے ہیں۔ پھر اس نے بلا قصد غصہ کے ساتھ اپنی والدہ کے سامنے کہا، طلاق طلاق، طلاق، بغیر مخاطب کرنے کسی کو اب شرعاً مظفر کی بیوی پر طلاق پڑے گی یا ایسا؟ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ تین طلاقیں ہو گئیں بے حلالہ (شرعیہ) اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (فتاوی

رضویہ) اس مسئولہ صورت میں بھی اگلی دو طلاقوں کے طلاق نسبت عورت کی طرف نہیں جبکہ وقوع طلاق کے لئے نسبت و اسناد کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے وقوع طلاق کا حکم فرمایا۔ اس لئے کہ اگر چہ لفظ میں نسبت نہیں ہے مگر نیت میں نسبت ضرور ہے۔ اور قرینہ سے ثابت ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں تین طلاقیں واقع ہو جائے گی۔ مگر زید جب کہ دو طلاقوں کا اقرار اور تیسری کا انکار کرتا ہے اور بیوی طلاقوں کا اقرار کرتی ہے تو ایسی صورت میں یعنی بحالت اختلاف طلاق کا ثبوت گواہوں سے ہوگا۔ اگر دو عادل شرعی گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے تو زید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو تین طلاقیں ثابت ہو جائے گی۔ پھر اگر شوہر نفی کے گواہ دے گا اس کی بات ہرگز نہ مانی جائے گی۔ البتہ عورت شرعی گواہ نہ دے سکے تو زید پر حلف رکھا جائے گا اگر قسم کھا کر کہہ دے گا کہ میں نے بیوی کو دو طلاقیں دی ہیں تین طلاقیں نہیں دیں تو تین طلاقیں ثابت نہ ہوں گی۔ ایسا ہی فتاوی رضویہ میں لکھا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ "البینة علی المدعی والیمین علی من انکر۔" شوہر اگر جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا وبال اس پر ہوگا

.واللہ تعالی اعلم بالصواب .

الجواب صحیح — کتبہ:

(مفتی) راشد محمود رضوی غفرلہ

(مفتی) ابو محمد ہاشم غفرلہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ، ۲۵ مئی ۲۰۱۱ء

(قسط 6)

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی

E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

تضاد نمبر 31:............ غیر مقلدوں کے پرانے پیشوا ابن حزم اندلسی نے اپنی کتاب "المحلیٰ" میں اجماع کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "جس مسئلہ میں کسی ایک صحابی کا اختلاف منقول ہو یا اس بات کا یقین نہ ہو کہ سب صحابہ اس سے آگاہ تھے اور اسکو تسلیم کرتے تھے تو اسکو اجماع نہیں کہتے جو شخص اسکو اجماع قرار دے وہ کاذب ہے اور منہ سے ایسی بات نکالتا ہے جسکی اسکے پاس کوئی دلیل نہیں"

(المحلیٰ جلد اول صفحہ 102 مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور)

اس سے تھوڑا مزید آگے لکھا ہے کہ "جب صورت حال یہ ہو کہ جملہ اہل ایمان کے مابین ایک ایسا شخص موجود ہو جسکے بارے میں معلوم نہ ہو کہ آیا وہ مسئلہ زیر بحث میں ان کے ساتھ متفق ہے یا نہیں اگر اس صورت کا نام اجماع رکھا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ جب دو یا تین یا چار یا اس سے کم وبیش آدمی تمام اہل ایمان سے نکل جائیں تو اسکو بھی اجماع کہا جائے اندریں صورت نتیجہ یہ نکلے گا کہ جب کہنے والا صرف ایک ہو تو اسکو بھی اجماع قرار دیا جائے اور یہ باطل ہے"

(المحلیٰ جلد اول صفحہ 103 مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور)

ابن حزم کے یہ دو اقتباس آپ نے ملاحظہ کیے جس میں ابن حزم اندلسی کا موقف ہے کہ ایک بھی شخص اگر کسی مسئلہ میں اختلاف کرے اور باقی تمام لوگ متفق ہوں تو اسکو اجماع نہیں کہہ سکتے کیوں کہ اس میں اختلاف واقع ہو گیا اب جو اسے اجماع کہے وہ جھوٹا ہے۔ اب اسکے برعکس زمانہ حال کے مشہور غیر مقلد مولوی ارشاد الحق اثری نے اپنی کتاب "توضیح الکلام" میں لکھا ہے کہ اجماع کا اطلاق اکثریت پر

بھی کیا جاتا ہے۔ ذیل میں غیر مقلد وہابی مولوی کے اپنے الفاظ ملاحظہ کریں جس میں لکھتا ہے کہ

"اجماع کا لفظ کبھی اکثریت پر بولا جاسکتا ہے"

توضیح الکلام جلد اول صفحہ 77 مطبوعہ ادارہ اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد)

یعنی ارشاد الحق اثری وہابی اجماع کو اکثریت پر محمول کر کے حسب تصریح ابن حزم اندلسی جھوٹا ٹھہرا۔

تضاد نمبر 32:............ امام الوہابیہ دیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" صفحہ 96 میں لکھا ہے کہ

"اعمال میں ان چاروں مذہبوں کی متابعت جو تمام اہل اسلام میں مروج ہیں بہت عمدہ ہے"

"(صراط مستقیم صفحہ 96 مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور)"

یعنی یہ چاروں فقہی مذاہب حنفی شافعی مالکی وحنبلی کی پیروکاری بہت عمدہ کام ہے لیکن کیا کیجئے کہ اپنی دوسری کتاب "ایضاح الحق" میں اسماعیل دہلوی نے اسکے خلاف لکھ مارا تفصیل ملاحظہ ہو "ایضاح الحق" میں لکھا ہے کہ "ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک مخصوص امام کی تقلید کو واجب قرار دینا۔۔۔۔۔ اور اس طرح کے اپنے ایجاد کردہ نئے امور نکالتے ہیں اور پھر ان کو شرعی احکام دینی عبادات اور ایمانی صفات میں شامل کرتے ہیں تو یہ سب امور بدعات حقیقیہ کی قسم سے ہیں۔

(ایضاح الحق صفحہ 82 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

قارئین آپ ملاحظہ کریں کہ امام الوہابیہ ودیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی ایک کتاب میں ان چاروں مذاہب فقہ کی تقلید کو عمدہ قرار دے رہا ہے تو دوسری کتاب میں اسی فعل کو بدعت حقیقیہ میں داخل کر رہا ہے؟ یہ تضاد بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟

اپنی کتاب "تذکیر الاخوان" میں بھی مولوی اسماعیل دہلوی نے تقلید کے خلاف لکھا ہے کہ

"اس زمانہ میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور نئے عقیدے اور رسم ورسوم جو رائج ہیں ایک جہاں اس میں گرفتار ہے جیسے۔۔۔۔۔۔ مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا"

(تذکیر الاخوان صفحہ 25، 28 مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ لاہور)

یعنی وہ مقلدین جو اپنے ائمہ کے اقوال کی تحقیق نہیں کرتے وہ سراسر غلط ہیں سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا اسماعیل دہلوی کے تمام مقلدین نے بھی اسکے اقوال کو قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پرکھا ہے یا نہیں؟ یقیناً نہیں تو پھر مولوی اسماعیل دہلوی کی ایسی تقلید بھی غلط نہ ٹھہری؟ یقیناً یہ غیر مقلدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے

ضروری نوٹ: صراط مستقیم کے شروع میں مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ "اس کتاب کی اثنائے تحریر میں چند اوراق جناب افادت مآب قدرہ فضلائے زماں زبدہ علماء دوراں مولانا عبدالحی دام اللہ برکاتہ جو حضرت سید صاحب بارگاہ عالی کے ملازموں کے سلک میں منسلک ہیں کے لکھے ہوئے ہیں جن میں چند مضامین ہدایت آگیں حضرت سید صاحب کی زبان سے سن کر مولانا صاحب نے تحریر کئے تھے ملے پس ان اوراق کو حلوای بے دود اور غنیمت بے مشقت سمجھکر اس کتاب کے دوسرے اور تیسرے باب میں بعینہ درج کر دیا"

(صراط مستقیم صفحہ 3,4 مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور)

اس مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم کا مرتب مولوی اسماعیل دہلوی ہی ہے اور اسکے مضامین سے سو فیصد متفق بھی ہے اس لئے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسکے دو باب مولوی عبدالحی کے ہیں تو اسکی وضاحت بھی اس اقتباس میں ہو گئی کہ مولوی عبدالحی کے لکھے ہوئے چند اوراق تھے جن کو پسند کر کے مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں شامل کیا تھا۔

مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی، مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتوئ کفر کی زد میں

میثم عباس رضوی
E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

دیوبندیوں کے امام انقلاب مولوی عبیداللہ سندھی نے اپنی تفسیر "الہام الرحمٰن" میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی اور صابی من گھڑت کہانی قرار دیا ہے۔ مولوی عبیداللہ سندھی کے الفاظ ملاحظہ کریں جس میں کہتا ہے کہ:

"یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے ان میں جب علی نہیں تھا بعض اسلام تھا یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے جو لوگ اس قسم کی روایت پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ (الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن، صفحہ 318، مطبوعہ مکتبہ اوراق، 32 میکلیگن روڈ، چوک اے جی آفس لاہور)

اس عبارت میں آپ ملاحظہ کریں کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو یہودیوں اور صابیوں کا عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے نعوذ باللہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ امت مسلمہ جو حیات عیسیٰ کی قائل ہے یہودیانہ عقیدہ رکھتی ہے (نعوذ باللہ)۔ نیز اس اقتباس کی آخری سطر ملاحظہ کریں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس عامیانہ انداز سے کیا کہ شاید کوئی مہذب انسان اپنے باپ کا نام بھی اس طرح نہ لے۔ یہ ہے دیوبندیوں کے امام انقلاب مولوی عبیداللہ سندھی کا طریق ادب، مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی کا حیات عیسیٰ اور عقیدہ آمد مہدی کے خلاف ایک مستقل مقالہ بھی ہے جس کا نام "عقیدہ انتظار

مسیح ومہدی'' ہے۔ اور اسے الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ نے (مکان نمبر ون-اے 7/3 ناظم آباد نمبر 1، کراچی 74600) اگست 1998ء میں شائع کیا تھا۔ مولوی عبید اللہ سندھی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر (یعنی مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی) کو مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی نے کافر قرار دیا ہے ذیل میں مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے شائع کردہ ''فتاوٰی قادریہ'' میں سے بطور اختصار صرف وہی سطور نقل کی جارہی ہیں جن میں حیات عیسیٰ کے منکر کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی لکھتا ہے کہ ''جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اس پر فتوٰی کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا۔'' (فتاوٰی قادریہ، صفحہ 32، مطبوعہ در مطبع قیصر ہند، لدھیانہ) اس کے ایک سطر بعد لکھا ہے کہ ''جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجے کا ضال اور مضل ہے۔'' (فتاوٰی قادریہ، صفحہ 32، مطبوعہ در مطبع قیصر ہند، لدھیانہ)

مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتوٰی کے مطابق مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر قرار پایا۔ یوں دیوبندیوں کا فتوٰی کفر ان کے اپنے گھر میں ہی کام آ گیا۔ اب دیگر دیوبندی علماء کے فتاوٰی کا بھی انتظار رہے گا کہ آیا وہ مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی کے فتوٰی کفر کو غلط ٹھہراتے ہیں یا مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کی تکفیر کر کے دیوبندی مفتی کی تائید وتوثیق کرتے ہیں؟

❖❖❖

دیوبندیوں کے ''امام اعظم'' مولوی انور شاہ کشمیری کا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی فقہ میں مہارت کا اقرار

مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے اپنی مولفہ کتاب انوار الباری میں نقل کیا ہے کہ ''ہمارے قریبی زمانہ کے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی ہمارے حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ علم فقہ میں بڑی دست گاہ رکھتے تھے۔'' اس سے تھوڑا مزید آگے دیوبندی مولوی احمد بجنوری دیوبندی نے لکھا کہ ''یہ حقیقت بھی ہے کہ ان کے فتاوٰی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے فقہ میں بڑی وسیع نظر تھی۔''

(انوار الباری جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۴۹-۱۵۰، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

قسط 6

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس رضوی

E-Mail: massam.rizvi@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر 18: مشہور دیوبندی مفتی عیسیٰ خان نے تبلیغی جماعت کے مبلغ اعظم مولوی طارق جمیل کے خلاف ایک کتاب بنام "کَلِمَةُ الْهَادِیْ" لکھی ہے جس میں مولوی طارق جمیل کا رد کیا گیا ہے۔ اس وقت میرے سامنے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے اس میں دیگر دیوبندی علماء کی تقاریظ کے ساتھ مولوی محمد رویس خان دیوبندی رئیس محکمہ القضاء والافتاء میرپور آزاد کشمیر کی تقریظ بھی شامل ہے اس تقریظ میں مولوی رویس خان دیوبندی نے لکھا ہے کہ

1:- "تبلیغی جماعت میں شامل جہلا مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے نبی نہیں کہتے اگر ان کو مرزا غلام احمد اور اسکی ذریت کے خوفناک انجام کی خبر نہ ہوتی"۔

اسکے بعد پیر مہر علی شاہ علامہ ابو الحسنات قادری اور شاہ احمد نورانی کی تحریک ختم نبوت میں خدمات کو تسلیم کیا گیا ہے اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ

''میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک طرف درس قرآن ہو رہا ہو تو یہ تبلیغی درس سننے کی بجائے فضائل اعمال لے کر بیٹھ جاتے ہیں ان کے نزدیک نہ بدر کی اہمیت ہے نہ احد کی نہ خندق کی نہ خیبر کی نہ کربلا کی''۔

(کلمة الهادی صفحہ 13 مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ)

قارئین یہ تمام باتیں لکھنے والا بریلوی نہیں بلکہ دیوبندی مفتی ہے اس تقریظ میں تبلیغی جماعت کی اصل حقیقت کو قدرے کھل کر بیان کیا گیا ہے اسی لیے اس کتاب "کلمة الهادی" کے دوسرے

ایڈیشن میں یہ تقریظ ڈھونڈ ھنے سے بھی آپ کو نہ ملے گی۔ جی ہاں۔! اس کتاب میں سے اس تقریظ کو نکال دیا گیا ہے یوں اس طرح اس تقریظ کو نکال کر دیوبندیوں کے نامہ اعمال میں ایک اور تحریف کا اضافہ ہو کر لیا۔ اب آیئے اور ذیل میں کلمۃ الہادی کے پہلے ایڈیشن میں شامل تقریظ کا عکس ملاحظہ کریں۔

العلامۃ الفہامۃ مولانا القاضی محمد رویس خان مدظلہ رئیس محکمۃ القضاء والافتاء

میر پور آزاد کشمیر

گرامی قدر حضرت علامہ مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب گورمانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا طارق جمیل صاحب کی تقاریر پر آپ نے جو تنقیدی مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں آپ نے نہایت نرم الفاظ استعمال فرما کر شاید "تبلیغیوں" کو قریب لانے کی کوشش فرمائی ہے۔ میرے خیال میں تبلیغی جماعت میں شامل جہلاء مولانا الیاس رحمہ اللہ کو اور اپنے دیگر زعماء کو ڈر کے مارے "نبی" نہیں کہتے۔ اگر ان کو مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت کے خوفناک انجام کی خبر نہ ہوتی بُرا ہو مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس عمل، سپاہ صحابہ، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان اور مظفر علی خان شمسی، مولانا ظفر علی، علامہ اقبال، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ابو الحسنات قادری، سید محمد یوسف بنوری، مولانا غلام اللہ خان، سید عنایت اللہ شاہ بخاری، مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، منظور احمد چنیوٹی، غلام غوث ہزاروی، علامہ خالد محمود، ضیاء القاسمی او دیگر علماء کا جنہوں نے ختم نبوت کی تحریک چلا کر مرزائیت کو جلا وطن کر دیا اور اس ناپاک پودے کی جڑیں اکھاڑ دیں۔

میرے خیال میں مولانا طارق جمیل کی گفتگو / تقاریر اس قابل نہیں کہ ان پر کوئی علمی تنقید یا تبصرہ کیا جائے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک طرف درس قرآن ہو رہا ہو تو یہ تبلیغی درس سننے کے بجائے "فضائل اعمال" لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک نہ بدر کی اہمیت ہے، نہ اُحد کی، نہ خندق کی،

نہ خیبر کی، نہ کربلا کی، ان کے بس میں ہو اور ان میں اگر قوت تحریر ہو تو یہ حضرات بدر سے لیکر کربلا تک اور کربلا سے لیکر بوسنیا، فلسطین، کشمیر، افغانستان، قبرص، عراق، تاجکستان، اراکان اور تاتاریوں کی یلغار کے خلاف ابن تیمیہ کی جدوجہد احمقانہ تحریکیں قرار دے دیں۔ خلافت فی الارض کا مفہوم قیامت تک ان کی سمجھ میں نہیں آئیگا۔ آپ کا مقالہ وقیع ہے اور دندان شکن ہے۔

نہایت احترام کے ساتھ

آپ کا مخلص

قاضی محمد رویس خان ایوبی

سرپرست مجلس افتاء

آزاد کشمیر ، 25-3-09

(کلمۃ الہادی صفحہ 13، 14 مطبوعہ مکتبہ المفتی جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ)

ضروری نوٹ

کلمہ حق شمارہ نمبر 6 صفحہ 86 پر کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی کتاب "راہ ہدایت" کی بجائے راہ سنت لکھا گیا جس کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے، قارئین کرام اپنی شمارہ نمبر 6 میں تصحیح یوں کرلیں

(راہ ہدایت صفحہ 135 مطبوعہ گوجرانوالہ)

تبصرہ کتب

ضروری نوٹ: کتابوں پر تبصرہ سرسری مطالعہ کے بعد کیا جاتا ہے لہٰذا کسی بھی کتاب کے مندرجات کی ذمہ داری کلمہ حق کی انتظامیہ کو نہیں جاسکتی۔

الصوارم الہندیہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی کتاب مبارکہ "حسام الحرمین" جس میں مرزا قادیانی اور دیوبندی اکابرین کی کفریہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ جات شامل ہیں جس میں انہوں نے مرزا قادیانی اور دیوبندی اکابرین اور ان کے مویدین کو کافر قرار دیا۔ متحدہ ہندوستان میں حسام الحرمین کی تائید خلیفہ اعلیٰ حضرت امام المناظرین شیر بیشہ اہل سنت حضرت ابو الفتح علامہ محمد حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے یہاں کے علماء کرام سے کروائی اور اس کو "الصوارم الہندیہ" کے نام سے شائع کیا کافی عرصہ پہلے یہ کتاب کراچی کے ایک ادارہ نے شائع کی تھی۔ اس کے بعد یہ کتاب مارکیٹ سے ختم ہوگئی جس کی اشاعت کی اشد ضرورت تھی جسے اہلسنت وجماعت کے قدیم اشاعتی ادارے نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی نے شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کیا۔ الصوارم الہندیہ کے شروع میں حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کا ایک مقدمہ شامل ہے جس میں دیوبندی بریلوی اختلاف کی وجوہات اور اعتراضات کے جوابات ہیں۔ الصوارم الہندیہ کے آخر میں صدر الافاضل فخر الاماثل تاج المناظرین حضرت علامہ نعیم الدین مرآد آبادی کا رسالہ مبارکہ "التحقیقات" بھی شامل ہے جس میں دیوبندیوں کی تقیہ بازی یعنی "المہند" کا رد بلیغ کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ اپنے موضوع پر ایک اہم دستاویز ہے اس لیے یہ تاریخی دستاویز ہر اہلسنت کے پاس ہونی چاہیے۔

ملنے کا پتہ: دارالنور، مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

فون: 042-37247702 موبائل: 0300-8539972, 0314-4979792

فیصلہ مقدسہ

محبوب ملت حضرت علامہ مولانا محمد محبوب علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے کچھ کلام مختلف جگہوں سے اکٹھا کیا اور اسے کلام اعلیٰ حضرت سمجھ کر حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع کر دیا۔ اس کلام میں کاتب کی غلطی کی وجہ سے کچھ کلام حضرت سیدہ عائشہ کے قصیدہ میں شامل ہوگیا۔ حضرت محبوب ملت عدیم الفرصتی کی وجہ سے اس پر توجہ نہ کر سکے اور یوں یہ کلام غلط ہی شائع ہوگیا۔ بعد میں اس غلطی پر مطلع ہو کر حضرت محبوب ملت نے اپنا توبہ نامہ شائع کروایا جس کی تصدیق اس وقت کے اکابرین علماء اہلسنت نے کی اس مجموعہ کو مولانا عزیز الرحمٰن بہاولپوری نے فیصلہ مقدسہ کے نام سے مرتب کر کے شائع کروایا۔ اس کے ساتھ مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری کی کتاب "اوراق غم" میں شامل کچھ اغلاط پر ان کا توبہ نامہ وتصحیح نامہ بھی شامل ہے جس کا نام "اظہار حقیقت" ہے۔ دیوبندی وہابی ایسی ڈھیٹ قوم ہے کہ باوجود اس کے کہ ہر دو حضرات (یعنی مولانا محبوب علی خان ومولانا ابوالحسنات سید احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر اعتراضات کرنے سے باز نہیں آتے۔ یہ مجموعہ ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس مجموعہ کو بھی النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی نے شائع کیا ہے۔

تقسیم کار: دارالنور، مرکز الاویس، ستا ہوٹل، داتا دربار مارکیٹ لاہور

فون: 042-37247702 موبائل: 0300-8539972, 0314-4979792

سوانح شیر بیشہ اہلسنت

امام المناظرین خلیفہ اعلیٰ حضرت شمشیر بے نیام ابوالفتح حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلفاء میں ایک امتیازی شان کے حامل ہیں۔ آپ نے اپنے ایام طالب علمی میں ہی دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی یٰسین خام سرائی دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دی جس پر اعلیٰ حضرت نے انہیں ابوالفتح کا لقب دیا۔ حضرت امام المناظرین نے ساری زندگی احقاق حق وابطال باطل کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا اور فرقہائے باطلہ کے ساتھ مناظرے کر کے انہیں ذلیل وخوار کیا جن میں دیوبندی فرقے کا مشہور مناظر مولوی منظور مفرور نعمانی سرفہرست

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

کی عقائد، اصلاح سائنس، فقہ، سیاست اور سیرت پر تصانیف

1۔ صراط الابرار = اسلامی عقائد پر 137 سوالات کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات — صفحات=225 — ہدیہ:140

2۔ صحابہ کرام کی حقانیت = شیعہ کے 58 اعتراضات، قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات — صفحات=150 — ہدیہ:100

3۔ سنت مصطفیٰ اور جدید سائنس = حضورﷺ کی 111 سنتوں پر جدید سائنسی تحقیق — صفحات=200 — ہدیہ:120

4۔ کڑوا سچ = اخباری ثبوتوں کے ذریعے بدمذہبوں پر ایک سو اعتراضات قائم کیے گئے ہیں — صفحات=224 — ہدیہ:160

5۔ دکھ درد اور بیماریوں کا علاج = قرآنی آیات اور دعاؤں کے ذریعہ 400 روحانی علاج — صفحات=150 — ہدیہ:100

6۔ شریعت محمدی کے ہزار مسائل = ایک ہزار فقہی مسائل کا آسان زبان میں حل — صفحات=450 — ہدیہ:250

7۔ قرآن مجید اور سو عقائد = سو سے زائد قرآنی آیات سے عقائد اہلسنت کا ثبوت — صفحات=100 — ہدیہ:40

8۔ اسلام اور سیاست = اسلامی سیاست اور غیر اسلامی سیاست میں فرق — صفحات=280 — ہدیہ:140

9۔ مظلوم کے آنسو = جہاد کے معنی، مفہوم، اقسام، شرائط اور مجاہدین کی داستان — صفحات=135 — ہدیہ:90

10۔ کلمہ طیبہ (تشریح) = کلمہ طیبہ کے ہر ہر لفظ کی مفصل تشریح اور تقابل ادیان — صفحات=160 — ہدیہ:90

11۔ رسائل ترابیہ = بسنت کی حقیقت، ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟ اپریل فول اور کھیل کود کے احکام — صفحات=105 — ہدیہ:100

12۔ شادی کا تحفہ = نکاح کا مفہوم اور طریقہ اور میاں بیوی کے حقوق — صفحات=80 — ہدیہ:40

13۔ شرک و بدعت کیا ہے؟ = شرک و بدعت کی مفصل تعریف — صفحات=160 — ہدیہ:90

14۔ فساد کی جڑیں = دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ کے اسباب اور احادیث — صفحات=80 — ہدیہ:40

15۔ ہم نماز کس کے پیچھے ادا کریں = فقہ کی روشنی میں بدمذہب امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم — صفحات=80 — ہدیہ:50

16۔ صحاح ستہ اور عقائد اہلسنت = اہلسنت کے سو سے زائد عقائد کا احادیث سے ثبوت — صفحات=650 — ہدیہ:300

17۔ قرآن مجید سے چار سو علاج = قرآن مجید کی آیات اور سورتوں سے پریشانیوں کا علاج — صفحات=300 — ہدیہ:150

18۔ جاہلانہ رسومات کے خلاف امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے 100 فتوے — صفحات=130 — ہدیہ:100

19۔ اعلیٰ حضرت اور سائنسی تحقیق = امام احمد رضا کی مختلف اقسام کی چیزوں پر فاضلانہ تحقیق — صفحات=225 — ہدیہ:140